مستند کُتب دیوبندیہ کے حوالہ جات سے مزین

دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف

از قلم

مناظر اسلام ترجمان مسلک رضا مبلغ اہل سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مدظلہ العالی

دار الغوثیہ سمندری شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میثم قادری

مستند کتب دیوبندیہ کے حوالہ جات سے مزین

مناظر اسلام ترجمان مسلک رضا مبلغ اہل سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مد ظلہ العالی

دار الغوثیہ سمندری شریف
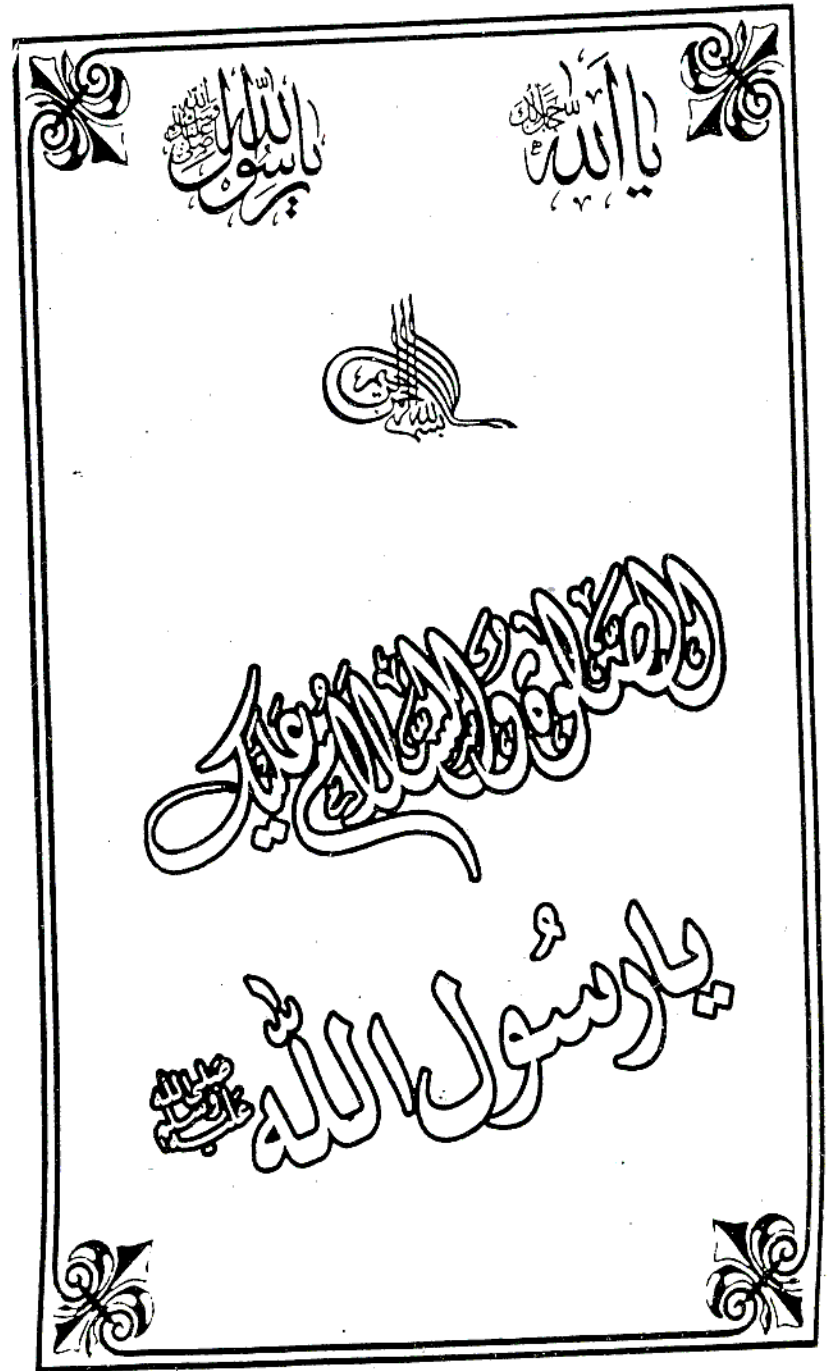
فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
تقریظ مبارک مولانا ضیاء اللہ قادری	۲۱
تقریظ مبارک مولانا محمد انوار حنفی	۲۲
تقدیم	۲۴
اس تحریر کا سبب	۲۶
ہندوستان میں وہابیت و دیوبندیت کے فتنہ کی بنیاد اول	۲۸
دیوبندی دھرم میں باادب بے ایمان اور بے ادب باایمان	
اسماعیل دہلوی کا مزید فتنہ وشورش برپا کرنا	۳۳
اسماعیل دہلوی اپنے اکابر کا سخت مخالف تھا	۳۴
دیوبندی مذہب دین اسلام سے جُدا ہے	۳۵
دیوبندی حقیقتاً وہابی ہیں	۳۷
کانپور میں اشرف تھانوی کا تقیہ کر کے سنی بن کر رہنا لمحہ فکریہ	۴۰
دیوبندیوں کا حنفی کہلوانا بھی ان کی دھوکہ دہی ہے	۴۲
علامہ شامی پر دیوبندیوں کی برہمی لمحہ فکریہ	۴۴
دیوبند کے نام کی کہانی	۴۶
دیوبندیوں کا حقائق ومعارف کی تبلیغ کا طریقہ	۴۸
علمائے دیوبند کی توحید-لمحہ فکریہ	۴۹
اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے	۴۹
اللہ تعالیٰ کا جھوٹ واقع ہوگیا	۵۰
اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے پاک نہیں ہے	۵۰
اللہ تعالیٰ مکار ہے	۵۱
اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ علم غیب نہیں بوقت ضرورت دریافت کرتا ہے	۵۱
بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے	۵۱
خدا کی قبر	۵۱
تمام بُرے افعال اللہ کی ذات میں ممکن ہیں	۵۲
اللہ تعالیٰ سے چوری وشراب خودی ہوسکتی ہے	۵۲
اللہ تعالیٰ کی خطرناک بے ادبی	۵۲
اللہ تعالیٰ کو پہلے بندوں کے کاموں کی خبر نہیں، کرنے کے بعد ہوتی ہے	۵۳
دیوبندیوں کا رب رشید احمد گنگوہی ہے	۵۳
گنگوہی خدا اور اس کی قبر کوہ طور ہے	۵۴
حق رشید احمد گنگوہی کے تابع ہے	۵۴
طارق جمیل دیوبندی کے عظمت خداوندی کے خلاف عقائد ونظریات	۵۵
طارق جمیل دیوبندی کا اللہ تعالیٰ پر بہتان	۵۶
غیر اللہ کو سجدہ کے متعلق دیوبندی نظریات	۵۷

R:S: 200

عنوان	صفحہ
دیوبندیوں کے بزرگوں کو سجدہ تعظیمی کرنے کا جواز	۵۷
غیر خدا کو سجدہ عشق میں کوئی ضابطہ نہیں	"
اگر سجدہ بزرگ کی طرف ہو اور نیت خدا کی ہو تو حرج نہیں	"
اگر سجدہ بزرگ کی طرف ہو اور نیت خدا کی ہو تو حرج نہیں	"
بزرگ کو سجدہ کرنے والے پر طعن و ملامت نہ کرو	۵۸
حسین احمد مدنی کو سجدہ	"
کعبہ معظمہ کے متعلق دیوبندی عقائد	۵۹
استنجاء کرتے وقت کعبہ کی طرف پیٹھ کرنا جائز ہے	"
دیوبندیوں کا کعبہ گنگوہ ہے	"
سجدہ کرنے کے لئے کعبہ کی طرف منہ کرنا شرط نہیں ہے	"
قرآن مجید کو ہذیان اور بکواس سے تشبیہ	۶۰
قرآن مجید کے متعلق تحریف کا دیوبندی عقیدہ	"
دیوبندی شیخ الہند کی خود ساختہ آیت	"
سپاہ صحابہ کے کرتوت	۶۱
قرآن مجید کے دیوبندی تراجم اور توہین باری تعالیٰ	۶۲
امام الانبیاء محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق دیوبندی عقائد	۶۶
نماز میں حضور ﷺ کا خیال بیل گدھے کے خیال سے کئی درجے بدتر ہے	"
امام الانبیاء ﷺ اور دیگر تمام انبیاء چمار سے زیادہ ذلیل اور ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں	۶۷
حضور ﷺ اور دیگر تمام انبیاء بڑے بھائی ہیں اور ہم چھوٹے	"
حضور ﷺ کی گنوار جیسی حیثیت	۶۸
انبیاء و اولیاء کو سفارشی ماننے والا ابوجہل جیسا مشرک ہے	"
رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا	"
حضور ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء کو اپنے قبر و حشر کے حال کا بھی علم نہیں	"
اللہ کے سوا کسی کو نہ مان	"
خدا چاہے تو کروڑوں محمد کے برابر پیدا کر ڈالے	۶۹
حضور ﷺ اور دیگر انبیاء گاؤں کے چودھری جیسے	"
حضور ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء کی تعریف عام بشر سے بھی کم کرو	"
حضور ﷺ کسی چیز کے بھی مختار نہیں	"
حضور ﷺ کفار جیسے ہیں	۷۰
حضور ﷺ کو پاگلوں گدھوں جانوروں جیسا علم غیب ہے	"

عنوان	صفحہ
حضور ﷺ کے علم سے ملک الموت اور شیطان کا علم زیادہ ہے	۷۰
حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار	۷۱
خاتم النبیین ہونا حضور ﷺ کی صفت خاصہ نہیں	۷۲
خاتم النبیین کا معنی آخر نبی سمجھنے والے جاہل ہیں	"
انبیاء سے امتی عمل میں بڑھ جاتے ہیں ..	۷۳
نبی پاک ﷺ کی حیات بالذات کی طرح دجال بھی حیات بالذات ہے	"
انبیائے کرام معصوم نہیں	۷۴
رحمۃ اللعالمین ہونا حضور ﷺ کی صفت خاصہ نہیں	"
بشریت میں مماثلت کا دعویٰ	۷۵
حضور ﷺ کو بھائی کہنا نص کے موافق ہے	"
نبی پاک ﷺ مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں	"
حضور ﷺ پر بہتان	"
حضور ﷺ نے بلا عدت نکاح پڑھ لیا	۷۶
حضور ﷺ بہروپیا تھے	"
حضور ﷺ کا میلاد منانا ہندوؤں کے کرشن کے جنم منانے سے بھی بدتر ہے	"
دیوبند مولوی بانی اسلام ﷺ کے ثانی ہیں	۷۷
حضور ﷺ کا روضہ مبارک حرام بنا ہوا ہے	۷۷
حضور ﷺ کو طاغوت کہہ سکتے ہیں	"
دیوبندی مولوی حضور ﷺ کے برابر ہیں	۷۸
حضور ﷺ سے لوگ علم میں بھی بڑھ سکتے ہیں	"
حضور ﷺ کو کافر سے بھی تھوڑا علم ہے کہ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں	"
حضور ﷺ اپنی جان کے بھی نفع نقصان کے مالک نہیں	"
حضور ﷺ کے گنبد روضہ اطہر کو گرانا واجب ہے	۷۹
حضور ﷺ تہذیب اخلاق سے بے خبر تھے	"
حضور اکرم ﷺ کو میدان کی شکست	"
حضور اکرم ﷺ پر غیر نبی کی برتری	۸۰
انبیائے کرام سے جادوگر زیادہ طاقت رکھتے تھے	"
تاویل سے حضور ﷺ کی توہین کرنے والا کافر نہیں	۸۱
مثل انبیاء ہونے کا دعویٰ	"
انبیائے کرام پر برتری کا دعویٰ	"
بانی تبلیغی جماعت کے جنازے پر وما محمد	

عنوان	صفحہ
الا رسول قدخلت من قبله الرسل	
کی تلاوت	۸۱
انبیاءکرام کا عذاب الٰہی سے بچ جانا	
غنیمت ہے	۸۲
انبیاء سے محبت ضروری نہیں ہاں دیوبندیوں	
سے محبت ضروری	"
حضرت یوسف کے ثانی گنگوہی کے	
کالے بندے تھے	۸۳
گنگوہی کے کمالات وطاقت حضرت عیسیٰ	
سے زیادہ	"
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رسول اور نبی ہونے	
کا انکار	۸۴
انبیاءکرام کی بے بسی	"
مولوی طارق جمیل کا حضور اکرم ﷺ کو	
سب سے بڑا فقیر ثابت کرنا	۸۵
انبیائے کرام احکامات خداوندی کی حقیقت	
سمجھانے سے قاصر تھے	"
علمائے دیوبند کے بیان کردہ خواب	۸۶
توہین ہی توہین الوہیت ورسالت اللہ کی	
گود میں نانوتوی	"
قرآن مجید پر پیشاب	"
حضور اقدس ﷺ کا غیر عورت سے	
بغل گیر ہونا	"
حضور اقدس ﷺ اردو میں دیوبندی	

عنوان	صفحہ
علماء کے شاگرد	۸۶
حضور اقدس ﷺ دیوبندی علماء کے	
باورچی	۸۷
حضور اقدس ﷺ کو دیوبندی مولوی نے	
پل صراط سے گرنے سے بچایا	"
حضور اقدس ﷺ تھانوی کی شکل میں .	۸۸
حضور اقدس ﷺ دیوبندی مولوی کے	
پیچھے بیٹھے	"
حضور اقدس ﷺ کا جسم مبارک نانوتوی	
کے جسم میں سما گیا	"
تخت پر تھانوی کا وعظ کرنا حضور ﷺ اقدس	
کا نیچے بیٹھنا	"
حضور ﷺ مقتدی اور تھانوی امام	"
حضور ﷺ کے فرمان مبارک کی بے وقعتی	"
نانوتوی کعبے کی چھت پر	۸۹
بہشت کے چھپر مدرسہ دیوبند میں	"
اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو	
بیوی سے تعبیر کرنا	"
حضرت عائشہ صدیقہ کا تھانوی کی اقتداء	
میں تراویح کے لئے آنا اور خود صفیں بچھانا ...	"
دیوبندی مولوی کو حضرت علی کا غسل کروانا اور	
حضرت فاطمہ کا کپڑے پہنانا	۹۰
حضرت سیدنا فاطمہ نے مولوی کو اپنے سینے	
سے چمٹالیا	"

عنوان	صفحہ
حضرت ابوبکر وعمر کی شکل میں شیطان	۹۰
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	
فریادی بن کر دیوبندی کے دروازے پر......	"
حضرت ابراہیم علیہ السلام مقتدی دیوبندی مولوی	
امام	۹۱
حضور اقدس ﷺ مقتدی دیوبندی	
نواب امام............	"
دیوبندیوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ اشرف علی	
رسول اللہ	"
دیوبندیوں کا درود-اللھم صل علیٰ سیدنا	
ونبینا ومولانا اشرف علی	"
قرآن مجید کے دیوبندی تراجم میں توہین	
نبوت ورسالت............	۹۲
خارجیت اور دیوبندیت	۹۶
امام حسین کا ذکر عشرہ محرم میں منع ہے	"
امام حسین کا غم کرنا حرام ہے	"
امام حسین کی سبیل کا پانی حرام اور سودی روپے	
سے ہندوؤں کے پیاؤ پانی جائز ہے......	۹۷
سرکار امام حسین کا روضہ حرام بنا ہوا ہے......	"
امام حسین ظاہر وباطن کے اندھے تھے.....	۸۹
یزید کی تعریف وتوصیف	"
امام حسین سے صدر ضیاء الحق اچھا تھا	۹۹
واقعہ کربلا حق وباطل کا معرکہ نہ تھا......	"
یزید کی پاکدامنی کے وکیل صفائی	

عنوان	صفحہ
دیوبندی علماء	۹۹
سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق	
دیوبندی امام کی بکواس	۱۰۲
دیوبندیت کی شیعیت نوازی	۱۰۳
صحابہ کرام کو کافر کہنے والا سنی مسلمان ہی	
رہتا ہے............	"
سب شیخین کفر نہیں ہے	۱۰۴
شیعہ کافر نہیں ہیں	"
شیعہ سے نکاح جائز ہے	۱۰۵
رشید گنگوہی کا شیعہ کی عیادت کرنا اور اس کی	
برکت عذاب میں تخفیف	۱۰۶
تعزیے کی اجازت اور اہل تعزیہ کی نصرت...	"
رافضی شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے	۱۰۷
رافضی کا ہدیہ قبول کرنا درست	۱۰۸
بانی دیوبند نے شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی ...	"
دیوبندی علماء کا شیعہ کا جنازہ پڑھنا	"
شیعہ کا جنازہ پڑھنا واجب ہے	۱۰۹
شیعہ کی بنائی مسجد میں نماز اور اپنی مسجد میں	
شیعہ کا چندہ جائز	۱۱۰
شیعہ دیوبندی بھائی بھائی	"
دیوبندی مولوی کے مرنے پر دیوبند کا ماتم	
کدہ بن جانا	"
دیوبندی مولوی کی قیادت میں ماتمی جلوس...	۱۱۱
دیوبندی علماء کی شیعیت نوازی پر مزید	

عنوان	صفحہ
حوالہ جات	۱۱۱
نام نہاد سپاہ صحابہ اپنے دیوبندی اکابر کی نظر میں	۱۱۷
دیوبندیت کی قادیانیت نوازی	۱۲۱
مرزا قادیانی نے جو توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام واہل بیت کی اس کی تاویل کرلو اور اس کو بُرا نہ کہو-اشرف تھانوی	"
مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی اسے سچا ماننے والے دیانۃً مسلمان ہی ہیں	"
جو مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی بوجہ تاویل اس کو کافر نہ کہے اس میں کچھ حرج نہیں اور وہ کافر نہیں	۱۲۲
تھانوی کو مرزا قادیانی کے کفر کی تحقیق نہ ہوئی تھی	"
قادنیوں سے نکاح جائز ہے	۱۲۳
رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دینا	۱۲۴
رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کرنا	۱۲۵
اشرف علی تھانوی مرزا قادیانی کی دہلیز پر	۱۲۶
نسلی مرزائی اہل کتاب اور اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے	۱۲۷
دیوبندی علماء کا مرزا قادیانی کو مستجاب الدعوات سمجھ کر دعائیں کروانا	"
قادیانی امام کی اقتداء میں دیوبندی علماء کی نمازیں	۱۲۸
قادیانیوں کو تکفیر سے بچانے کے لئے تاویلات	۱۲۹
قادیانی امام کی اقتداء میں نماز	"
قادیانیوں کی سخت الفاظ میں تردید زیادتی ہے	۱۳۰
قادیانیوں کی اشاعت اسلام میں شرکت اہل اسلام کے ساتھ	"
عقیدہ حیات مسیح یہودی اور صابی من گھڑت کہانی ہے	۱۳۱
دیوبندی شیخ احمد علی لاہوری کا مرزا قادیانی کو سچا نبی تسلیم کرنا	"
ابوالکلام آزاد کی مرزا قادیانی سے عقیدت اور اس کے جنازے میں شرکت	۱۳۲
دیوبندی اکابر کا اقرار حصول نبوت کے لئے تاریخی اقدامات کرنا	۱۳۳
دیوبندی اکابر کی انگریز نوازی	۱۳۵
انگریزوں پر حملہ کرنے والوں سے مسلمانوں کا لڑنا فرض ہے	"
نام نہاد مجاہدین تحریک بالاکوٹ کی گزر اوقات انگریزی امداد پر	۱۳۶
انگریزوں کا ان نام نہاد مجاہدین کی جنگی ضروریات پوری کرنا	"

عنوان	صفحہ
انگریزوں کا سکھوں کا زور کم کرنے کی خواہش کرنا	۱۳۶
انگریزوں کے جاسوس	۱۳۷
سید احمد بریلوی کو انگریزوں کی حمایت کا حاصل ہونا	"
تحریک بالاکوٹ کے نام نہاد مجاہدین کے لئے انگریزی کھانا	"
بانی دیوبند قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی کا سرکار انگریزی کا دلی خیر خواہ ہونا	۱۳۸
رشید گنگوہی سرکار انگریز کے فرمانبردار حقیقی تھے سرکار انگریز ان کے مالک	"
دیوبندی اکابر کا انگریز کے باغیوں سے لڑنا	۱۳۹
انگریز کے مخالف باغی اور انگریز کی رحم دل گورنمنٹ	"
اشرف علی تھانوی کو انگریز کی طرف سے چھ سو روپیہ ماہانہ ملنا	۱۴۰
تحریک ریشمی رومال کا راز کس نے فاش کیا	۱۴۱
اشرف علی تھانوی کی مزید انگریز نوازی	۱۴۲
مدرسہ دیوبند انگریزی حکومت کے خلاف نہیں بلکہ موافق سرکار انگریز ہے	"
بانی تبلیغی جماعت کو انگریز حکومت کی طرف سے وظیفہ	۱۴۳
جمعیت علماء اسلام انگریزوں کی مالی امداد اور ایماء پر قائم ہوئی	"
انگریز حکومت سے بغاوت خلاف قانون ہے	۱۴۳
انگریز کی فوج میں سرکار حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی	"
مدرسہ دیوبند کے مدرسین وغیرہ انگریزوں کے معتمد تھے	"
الطاف حسین حالی دیوبندی کی انگریز نوازی	۱۴۴
مسلم لیگ میں شرکت دیوبندی اکابر کی تعلیمات کے خلاف ہے	"
مسلم لیگ کی مخالفت	۱۴۵
مسلم لیگ بددین جماعت ہے	"
مسلم لیگ کی حمایت اور اس میں شمولیت کسی طرح گوارا نہیں ہے	"
علماء تھانہ بھون کی طرف سے مسلم لیگ کی مذمت	"
مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سور ہیں	"
دیوبندی علماء کی تحریکِ پاکستان دشمنی	۱۴۶
حسین احمد مدنی کی کانگرس نوازی	"
قائداعظم دیوبندی حسین احمد مدنی کی نظر میں	۱۴۷
تحریک پاکستان میں دیوبند کے طلباء کا کردار	۱۴۸
پاکستان کی پ بھی کوئی نہیں بنا سکتا	"
پاکستان بازاری عورت ہے	"
پاکستان پلیدستان ہے	۱۴۹
پاکستان نہیں بلکہ خاکستان	"

عنوان	صفحہ
پاکستان ایک سانپ ہے	۱۴۹
نظریہ پاکستان مسلمانوں کے لئے سراسر	
مضر ہے........................	"
مفتی محمود اور فضل الرحمٰن کی پاکستان دشمنی ..	۱۵۰
دیوبندی طلباء و علماء کی انگریز نوازی کا	
مزید ثبوت	"
دیوبندی اکابر کی ہندو نوازی	۱۵۲
کرشن و رام چندر کی نبوت اور ہندو مذہب	
کی صداقت	"
ہندو مذہب کی کانگرس میں دیوبندی	
مولوی شامل	۱۵۳
محمود الحسن کی جے گاندھی کی جے........	۱۵۴
قشقے لگائے ارتھی کو کندھا دیا............	"
ہندوؤں کے ہدیئے بخوشی قبول	۱۵۵
ہولی دیوالی کی پوڑیوں سے دیوبندی محبت ..	"
ہندوؤں کے پیاؤ پانی سبیل سے سودی	
روپیہ سے پانی جائز	"
دھرم سالہ کے پنڈت	۱۵۶
دیوبندی علماء و طلباء ہندو دھرم سالہ میں	"
دیوبندی اکابر ہندوؤں کے وفادار اور	
تنخواہ دار	۱۵۷
جواہر لال نہرو کی جوتی پر دس ہزار	
قائد اعظم وغیرہ قربان...............	"
ڈاکٹر راجندر پرشاد اور بھارتی ترانہ	
کے لیے دیوبندی علماء کا قیام	۱۵۷
گاندھی کی فوٹو کے سامنے اس کے لیے	
قرآن خوانی	۱۵۸
گائے کی قربانی اور گوشت کھانا ہندوستان	
میں غیر اسلامی ہے فتویٰ دیوبند...........	"
صد سالہ جشن دیوبند میں اندرا گاندھی کی آمد	"
دیوبندی اکابر کی تہذیب و تصوف	۱۶۱
عورت کی فرج سے روٹی لگا کر کھائی.........	"
نام نہاد حوروں سے زنا..................	۱۶۲
اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مزا کہاں مزا تو مذی	
میں ہے...........................	"
تھانوی کی بداخلاقی..................	۱۶۳
مرید کی خواہش کاش تھانوی صاحب شوہر	
ہوتے اور میں بیوی	"
ہر وقت لڑائی کا ہی معمول	"
ننگے بدن ملاقات	"
سر پر عمامہ کی بجائے عورت کا پاجامہ	۱۶۴
بیاہ کا مزہ	"
تھانوی صاحب کا ارشاد میں بکواسی ہوں	"
تھانوی کی فحش گوئی سے رغبت............	۱۶۵
تھانوی کا اقرار ہم نابکار نالائق اور گستاخ ہیں	"
تھانوی کا اقرار حلفیہ کہ میں سوروں کتوں	
سے بھی بدتر ہوں	"
بیوی خفا ہو اور استرے سے صفائی	"

عنوان	صفحہ
دیوبندی پیر کے منہ پر رنڈی کا پیشاب ...	۱۶۶
تھانہ بھون میں بے حیا ہی رہتے ہیں	"
پُھوسی..........................	۱۶۷
دین فروش......................	"
بے تہذیبی کے ساتھ سلسلہ گفتگو	"
آدمی پر آدمی	"
عوام کے عقیدے کی مثال گدھے کے	
عضو تناسل کی....................	۱۶۸
لہنگا اُٹھا کر مؤت دیا..............	"
آمادہ نر آ گیا	"
عابدت میں کاہلی...................	"
منکر نکیر سے زیادہ تھانوی کو جواب دینا	
مشکل.........................	"
مجھے کسی کا سلام نہ کہا کرو	۱۶۹
تھانوی بدتر ذلیل اور بُرا اور لٹھ پیر	"
مقدمہ بازی......................	"
غصہ کا زور......................	۱۷۰
تھانوی ہُد ہُد کی طرح بے وقوف	"
تکبر لذیذ	"
ہمارے بزرگ ہم کو بگاڑ گئے...........	۱۷۱
بے سند حکیم الامت نہ فقہیہ نہ مفسر بلکہ جاہل ..	"
سارے دیوبندی احمق اور بدفہم	"
اب کہ ماروں تیری..................	۱۷۲
ایک امرد لڑکے سے تعلق اس کو دیکھے بغیر	
چین نہ آنا....................	۱۷۲
دیوبندی حکیم الامت کے منہ پر تھپڑ اور	
سر پر گٹھڑی.....................	"
بدتمیزی کی مشق تھانوی پر	"
حُسن کے معاملہ میں دل پھینک دیوبندی	
امیر شریعت	۱۷۳
میں میرٹھ میں نوچندی دیکھنے گیا.........	"
اپنا نام اور گھر کا راستہ بھول گیا..........	۱۷۴
عصر کی نماز قضاء	"
بھائی کے سر پر پیشاب	"
تھانوی کی باپ سے شرارت	"
جوتہ امام......................	۱۷۵
نمازیوں کے جوتے چُرا لئے	"
مہمان کے کھانے میں کتا ڈال دیا	"
والد کی بدنامی کا سبب..............	۱۷۶
بازاروں میں چلتے ہوئے کھانا	"
میرا کفر نہ اسلام منصوص..............	"
امرد لڑکوں سے پراسرار حرکات کمر بند کھولنا ..	"
کنار و بوس	۱۷۷
بانسری والی حکایت	"
لڑکے سے عشق	"
خوبصورت لڑکے کو دیکھنے میں مستغرق	
مصافحہ بھول گئے	"
عورتوں سے نظر بازی	۱۷۸

عنوان	صفحہ
مختون سے کیا ڈر	۱۷۸
ہندوستانی عورتیں حوریں ہیں	"
جس کا دل دلبر میں ہو کب اس کو بس آتی ہے نیند	۱۷۹
ماں کے پیٹ سے نکلنے کو جی نہیں چاہتا	
دائی نے ٹانگیں پکڑ کھینچا	"
بے پردگی کی اجازت	"
گنگوہی اور نانوتوی کی باہمی محبت کا قصہ	
پراسرار مجامعت	"
دلبر و جاناں اور قرب جسمانی	۱۸۰
رشید گنگوہی کا قاسم نانوتوی سے نکاح؟	"
نانوتوی کا اقرار میں بے حیا ہوں	"
گنگوہی کا اقرار کہ میں ذلیل ہوں	"
عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے	۱۸۱
بیت الخلاء جانے کی دعا	"
مولوی الیاس کی نانی کے پاخانہ سے خوشبو	"
دیوبندی اکابر بگاڑنے کے ولی ہیں سنوارنے کے نہیں	"
دیوبندی عورتوں کے لئے تھانوی تعلیمی کورس تہذیب واخلاق	۱۸۲
ذکر پتلا یا موٹا	"
ذکر میں ضعف یا ڈھیلا پن	"
خصیہ	"
مجامعت	"

عنوان	صفحہ
غور کیجئے	۱۸۳
چڑیا چھوڑ آؤں	"
تھانوی کی خواجہ اجمیری سے عداوت اور بت پرستی کے فوائد سے آشنائی	"
میں دعوت میں حلال وحرام کو نہیں دیکھتا	۱۸۴
دارالعلوم دیوبند کے طلباء کی شرارتیں	"
خط کی بتی بنا کر کہا کہ اسے وہاں (دبر میں) لے لو	"
تھانوی کو اپنے نفس پر اعتماد نہیں	۱۸۵
بعض دیوبندی اہل علم کے ہاں جنت میں لواطت کا عمل	"
قاسم نانوتوی نے صریح جھوٹ بولنے کا اقرار کیا	"
تھانوی کے جسم کا میل دل میں جمع ہوتا رہتا	۱۸۶
بھنگ کی دوکان کے لیے تعویذ	"
دیوبندیوں کے ہاں ایک عظیم عبادت	"
دیوبندی مبلغ اعظم کی بیوی کی فیشن کے لیے بیوٹی پارلر پر تشریف آوری	۱۸۸
دن کو تبلیغ رات کو ڈرامہ	"
دیوبندی فقہ کے چند مسائل	۱۸۹
کوا کھانا ثواب ہے	"
مشت زنی جائز ہے	۱۹۰
فرج کی رطوبت پاک ہے	"
دیوبندی عقل کے فتوے سے اپنی ماں سے زنا	

عنوان	صفحہ
اور اپنا گونہہ کھانا جائز ہے	۱۹۱
ہولے کھانے کے لئے روزہ توڑ دیا	"
پیشات کے مل جانے سے بھی پانی پاک رہتا ہے	۱۹۲
سور کی چربی والا کپڑا پہن لو	"
بے وضو ہی نماز پڑھ لیا کرو اور شراب بھی پی لیا کرو	"
افیون کھاؤ	"
گونہہ کھانے کے لئے خنزیر بننا پڑے تو خنزیر بن کر بھی گونہہ کھا لیتے ہیں	۱۹۳
کچہری میں جھوٹ بولنا جائز	"
گندگی والا پانی پاک ہے	"
اپنی گائے بھینس سے زنا اور اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا	"
خاص حرام کا کھانا حلال ہے	۱۹۴
دیوبندی اکابر کی سود خوری	"
سود کھانے کا دیوبندی حیلہ	"
سود بھی ایک انعام	۱۹۵
حق تلفی مسلمان ہی کی کرو	"
منی آڈر کرنا سود میں داخل ہے	"
نکاح کے موقع پر ڈومنیوں کا گانا جائز	"
شراب کی آمدنی سے تنخواہ لینا جائز	۱۹۶
گھڑا بازی رقص و سرود سماع یا مزامیر تالیاں بجانا	"

عنوان	صفحہ
ہندوؤں کے میلے میں جانا جائز	۱۹۶
ایصال ثواب کا کھانا حرام ہے	"
چوری کا مال کھانے کی اجازت	"
بزرگان دین کے عرسوں کو جائز کہنے والوں سے دیوبندی عورتوں کا نکاح ناجائز	۱۹۷
ہندوؤں کے ہاتھ کا رس حلال ہے	"
کفار کے بتوں پر چڑھائے گئے چڑھاوے پاکیزہ اور حلال ہیں	۱۹۸
ہندو کا مسجد کے لئے چندہ دینا جائز ہے	"
ہندوؤں کی دیوالی کی مٹھائی جائز ہے	"
عرب وعجم کے علماء ومشائخ کا دیوبندیوں پر فتویٰ کفر	۱۹۹
دیوبندیوں کی تکفیر پر کئے جانے والے سوالات کے دیوبندی کتب سے جوابات	۲۰۲
دیوبندی اکابر کی تضاد بیانی کے ثبوت	۲۱۴
۱-علم غیب کے متعلق تھانوی عقیدہ	"
تھانوی کے عقیدے پر فتویٰ کفر	"
۲-نبی بڑے بھائی اسماعیل دہلوی کا عقیدہ	۲۱۵
دہلوی عقیدہ پر فتویٰ کفر	"
۳-شیطان کا علم زیادہ حضور اقدس ﷺ کے علم مبارک سے	"
جو حضور اقدس ﷺ سے کسی کو اعلم کہے وہ کافر ہے	"
۴-عصمت انبیاء سے انکار	۲۱۶

عنوان	صفحہ
فتویٰ کفر از مفتیان دار العلوم دیوبند	۲۱۶
۵-مسئلہ حاضر ناظر رسول کریم ﷺ	"
نبی پاک ﷺ کو حاضر ناظر ماننے والا کافر ہے	۲۱۷
۶-انبیاء واولیاء کو علم غیب حاصل ہونا	"
انبیاء واولیاء کے علم غیب کا قائل کافر ہے	"
۷-حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت زمانی سے انکار	۲۱۸
ختم نبوت زمانی کا منکر کافر ہے	"
۸-نبی پاک ﷺ اور اولیاء سے مدد مانگنا	"
انبیاء واولیاء سے مدد مانگنے والا مشرک ہے	۲۱۹
۹-حضور اقدس ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ مشکل کشا ؓ ہیں	"
انبیاء واولیاء کو مشکل کشا ماننے والے پکے کافر ومشرک	"
۱۰-یارسول اللہ ﷺ پکارنا	۲۲۰
یارسول اللہ کہنا کفر ہے	"
۱۱-عبد النبی عبد الرسول کہلوانا جائز ہے	"
عبد النبی اور عبد الرسول نام شرک ہیں	۲۲۱
دیوبندی اکابر کی رسول دشمنی	"
۱۲-شیخ کے ہاتھ چومنا	۲۲۲
ہاتھ چومنا موجب لعنت ہے	"
۱۳-امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں	"

عنوان	صفحہ
دیوبندی اکابر کا فتویٰ کفر	۲۲۲
۱۴-رشید احمد گنگوہی قبلہ وکعبہ ہیں	"
کسی کو خواہ انبیاء واولیاء ہوں کو قبلہ وکعبہ لکھنا مکروہ تحریمی ہے	۲۲۳
۱۵-وہابی خبیث ہیں	"
وہابی اچھے لوگ ہیں	"
دیوبندی اکابر کی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دوغلی پالیسی	۲۲۴
محمد ابن عبد الوہاب نجدی دیوبندی اکابر کی نظر میں	"
مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی	"
مولوی حسین احمد کانگریسی مدنی	"
مولوی انور کاشمیری شیخ الحدیث دیوبند	۲۲۵
قاری محمد طیب مہتمم مدرسہ دیوبند	"
دوسرا رُخ	"
مولوی رشید احمد گنگوہی کی محمد بن عبد الوہاب نجدی سے عقیدت ومحبت اور فتاویٰ کفر وشرک	"
کی تائید وحمایت	"
خود دیوبندیوں کا اقرار کہ واقعی ہم نے غلط مسائل لکھ کر اسلام کو تباہ کیا ہے	۲۲۶
اشرف علی کی غلط تصنیف	"
دیوبندیوں نے ہر کام کو بدعت کہہ کر مسلمانوں کو تباہ کیا ہے	"
کتاب اصلاح الرسوم غلط ہے مولوی خلیل احمد	

عنوان	صفحہ
کا اقرار	۲۲۶
دعوت فکر وانصاف	۲۲۷
اسماعیل دہلوی پر دیوبندی اکابر کا فتویٰ کفر والحاد	۲۲۷
بانی دیوبند قاسم نانوتوی پر دیوبندی اکابر کا فتویٰ کفر	۲۲۹
قاری طیب دیوبندی پر مفتی دار العلوم دیوبند کا فتویٰ کفر	۲۳۲
دیوبندی مولوی زکریا پر دیوبندی مفتی خیر المدارس کا فتویٰ	۲۳۵
احمد سعید چتروڑگڑھی دیوبندی کا گستاخ رسول ہونا خود دیوبندی کی زبانی	۲۳۶
امین اوکاڑوی اور قاضی مظہر حسین کا گستاخِ رسول ہونا خود دیوبندی کی زبانی	"
بلغۃ الحیران کے متعلق اشرف علی تھانوی کی رائے	۲۳۷
قاسمی دیوبندیوں کا غلام خانی دیوبندیوں پر عجیب وغریب فتویٰ	"
دیوبندی علماء کی اپنی پیر پرستی	۲۳۹
دیوبندی شیوخ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں	۲۴۱
دیوبندی پیر حاجی صاحب رب المشرقین ورب المغربین ہیں	"
دیوبندی قطب ساری مخلوق کے ربّ ہیں	۲۴۲
دیوبندی پیر رحمۃ اللعالمین ہیں	"

عنوان	صفحہ
تھانوی کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں	۲۴۲
دیوبندی اپنے بزرگوں کے بندے	"
دیوبندی مولوی کا مرید ہونے والا جنتی ہو جاتا ہے	۲۴۳
دیوبندی مولوی کو مافی الارحام کا علم ہے	"
دیوبندی پیر سب مریدین کی بخشش کروالے گا	"
دیوبندی پیر کے ہاتھ پاؤں چومنا	"
دیوبندی مولوی سب پاک ہیں	۲۴۴
دیوبندی شیوخ دلی حالات سے باخبر	"
دیوبندی پیر نے غائبانہ طور پر جہاز غرق ہونے سے بچالیا	"
پیغمبرانہ صحبت	۲۴۵
دیوبندی مولوی نوری فرشتے ہیں خاکی نہیں	"
نبوت کے سراج	"
ہر وقت مریدوں کے حالات کی نگرانی	۲۴۶
دیوبندی مولوی کے لئے علم غیب	"
دیوبندی پیر کی بیٹھک (جگہ) بابرکت اور نور ہے	۲۴۷
دیوبندی مولوی جو چاہیں وہ ہو جاتا ہے	"
دیوبندی مولوی کے چہرے سے انوار کا برسنا	"
دیوبندی مولوی کا نابینا کو بینا کر دینا	۲۴۸
لطافت ہی لطافت	"
دیوبندی مولوی بعد مرنے کے بھی تصرف	

عنوان	صفحہ
کرتے ہیں	۲۴۸
دیو بندی پیر نے بیمار کے منہ میں تھوک دیا شفا مل گئی	"
دیو بندی مولوی کو جھک کر سلام کرنا	"
دیو بندی مولوی کے عصا سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں	۲۴۹
رشید احمد گنگوہی ہی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں	"
دیو بندی مولوی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں .	"
دلی حالات پر مطلع	"
دیو بندی پیروں کو سجدہ کرنے کا جواز	"
غیر خدا کو سجدہ تعظیمی کرنے والے کو برا نہ کہو .	"
رشید احمد گنگوہی بانی اسلام کا ثانی ہے	۲۵۰
دیو بندی مولوی کی موت وفات سرور عالم ﷺ کا نمونہ ہے	"
دیو بندیوں کا ناجائز بھی جائز	"
اللہ تعالیٰ دیو بندی پیر کی شکل میں آ کر مدد کرتا ہے	"
اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے دیو بندی پیر کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے	۲۵۱
دیو بندی اپنے مولویوں سے مدد مانگتے ہیں ..	"
دیو بندی مولوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے	۲۵۲
دیو بندی کا اگالدان (بلغم والا) دھو کر پی لیا	۲۵۲
دیو بندی پیر سے محبت عشق کے درجے سے بھی زیادہ	"
دیو بندی مولوی کی غیب دانی	"
دیو بندی مولوی حاجت روا اور مشکل کشا ہیں	۲۵۳
دیو بندی بزرگ جامع کمالات اور بے نظیر تھے	۲۵۴
دیو بندی خانقاہ میں موجود بچے دوسرے مشائخ سے افضل ہیں	"
دیو بندی بزرگوں کی امام غزالی اور امام رازی پر برتری و اکملیت	۲۵۵
دیو بندی بزرگوں کے لئے غیب دانی، تصرف و استمداد کے ثبوت	"
خدا تعالیٰ کا حسین احمد مدنی کے روپ میں گلیوں میں پھرنا	۲۵۶
قدم چومنا	۲۵۷
بزرگوں کی جوتیاں سیدھی کرنا ہی سب کچھ ہے	"
دیو بندی بزرگ کے استنجاء کرنے والے ڈھیلے متبرک ہو گئے	"
دیو بندی مولوی مقام محمدی پر	"
دعوت انصاف	۲۵۸
اہل اسلام کے متعلق دیو بندی اکابر کے ..	۵۶۰

عنوان	صفحہ
فتاویٰ کفر و شرک وغیرہ	۵۶۰
کافر	"
مشرک	"
یہودی	"
غیر مسلم	۵۶۱
بدعتی	"
دجال	"
کمینہ	"
کتے	"
مرزائیوں سے بھی برے	"
کنجریوں سے تعلق	"
دیو بندی امام کے فتویٰ کی رو سے پوری دنیا کے مسلمان کافر ہیں	۵۶۲
دیو بندی اکابر کی پیٹ پرستی	۵۶۳
تھانوی کی ساری عمر مفت خوری میں کٹی ہے ..	"
اللہ واسطے کا کھانا کھاتے کھاتے تھانوی کی ساری عمر گزر گئی	"
مال مفت دل بے رحم	"
تھانوی کی لوگوں کے عطایا پر ہی گزر	۵۶۴
تھانوی کے ہاں ہدیئے نذرانے	"
خوب کھلاؤ پلاؤ	"
نذرانوں میں گنیاں	"
عمدہ مقوی غذائیں	"
پھل وصول کرنے کا نرالا حیلہ	"
کھانا اور دودھ	۵۶۵
مرغ خوری کے خواب	"
تھانوی کی پیٹ پرستی اس سے خواہ دوسرے کی دل شکنی ہو	"
اچھا کھانا	۵۶۶
حلوے کے لالچ میں دانتوں کو جواب	"
مٹھائی کے بغیر دعا نہیں چپکتی	"
نہ حلوے میں فرق آئے نہ جلوے میں	"
نذرانوں کی بھرمار اور بخل کا غلبہ	۵۶۷
مفت کے کھانے	"
ہندو تہوار ہولی دیوالی کی پوڑیاں	"
کنجری کی مٹھائی	"
کنجریوں کا مال طیب و پاک	۵۶۸
مفرحات	"
پچاس آموں کا نذرانہ	۵۶۹
فیرنی دہی کی	"
رس گلہ	"
گلگلے	"
سنترہ	"
دسترخوان بھی ہضم	"
ختم میں دعا کے لئے رقم	۵۷۰
مقویات	"
دیو بندی اکابر کی عیاشی	"
طلاء ممسک و ملذذ	"

عنوان	صفحہ
مقوی باہ	۲۷۰
دیوبندیوں کو چندہ دینے سے روکنے والے سے جہاد کرو	"
تھانوی کو اپنی وصیت موت میں چندہ اندوزی کی فکر	۲۷۱
دیوبندی اکابر کو مرتے وقت بھی پیٹ ہی کی فکر تھی	"
دیوبندی شیخ الاسلام کی مٹھائی کے لئے تگ ودو اور چھینا جھپٹی	۲۷۲
دیوبندی اکابر کا اپنے پیرومرشد	۲۷۳
حاجی امداداللہ مہاجر مکی سے سلوک بد	"
حاجی صاحب کے قول پر عمل کا نمونہ	"
جیسا آیا ویسا ہی گیا	"
علمی باتوں کا حاجی صاحب کو کیا پتہ	"
حاجی صاحب غلط کہتے ہیں	۲۷۴
منافق مرید	"
دیوبندی اکابر کے فتوؤں سے حاجی صاحب کا انکار	"
رشید احمد گنگوہی کا اپنے شیخ سے اختلاف	۲۷۵
حاجی امداداللہ سے مخالف عقائد ونظریات رکھو	"
اشرف علی دیوبندی کا انکار	"
دیوبندی اکابر کا اپنے پیرومرشد سے ہمیشہ اختلاف رہا	۲۷۶
دیوبندی اکابر کی تحریروں سے حاجی امداداللہ مہاجر مکی کی مخالفت	۲۷۶
دیوبندی اکابر کے ہاں اپنے پیرومرشد کے عقائد کفریہ اور شرکیہ	۲۷۷
حاجی صاحب کی غلط تحقیق	"
مشرک سے بیعت کہاں جائز؟	۲۷۸
دیوبندی اکابر کا اپنے شیخ کے رسالہ سے سلوک بد	"
مآخذ ومراجع	۲۷۹

تقریظ مبارک

مناظر اسلام شیخ الحوالہ جات کاشف اسرار دیوبندیت

حضرت علامہ مولانا **محمد ضیاء اللہ قادری** صاحب سیالکوٹ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

عزیز القدر مجاہد اہل سنت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی سلمہ اللہ ورسولہ الکریم کی تصنیف لطیف دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف کا مطالعہ کیا مولانا نے بڑی محنت سے اس کو تالیف فرمایا ہے دیوبندی اکابر کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کا بطلان پیش کر کے ان کو دعوت غور وفکر پیش کی ہے مولانا نے حوالہ جات درج کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے تاکہ حق کے متلاشی حضرات کو کسی قسم کے شکوک وشبہات کے اظہار کا موقع نہ ملے، مولانا کی یہ تحریر نئی نسل کے لوگوں کو موجودہ بے راہروی اور بے دینی سے بچانے کے لئے ایک گرانقدر تحفہ ہے دعا ہے کہ مولیٰ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اس تالیف کو عامۃ المسلمین کے لئے نافع بنائے، اور دنیا وآخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔

آمین ثم آمین

فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ

ایڈیٹر ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ

تقریظ مبارک

مناظر اسلام محقق العصر محدث جلیل حضرت مولانا محمد انوار حنفی صاحب
کوٹ رادھاکشن

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا فرما کر اس کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام اور رسل بھیجے تاکہ انسان معرفتِ الٰہیہ حاصل کر کے رضائے الٰہی کو حاصل کرلے۔ سلسلہ انبیاء و رسل کا اختتام جناب سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی یا رسول پیدا نہیں ہوسکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات خاتم النبیین ہے۔ العلماء ورثة الانبیاء علمائے کرام' انبیاء کرام کے وارث ہیں' کے تحت علمائے ربانی علمائے حق نے انسانیت کی ہدایت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردیں اور ہر قسم کے فتنوں کا مقابلہ کر کے اسلام کی اصل صورت کو قائم اور باقی رکھا۔ ان تمام فتنوں سے بڑے فتنے رافضیت و خارجیت تھے۔ جن فتنوں کی وجہ سے بے شمار مسلمانوں کے خون بہائے گئے۔ آج فتنہ دیوبندیت بھی خارجیت کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ اس فتنہ کی آبیاری ہندوستان میں انگریزوں نے کی اور بقول شبیر احمد عثمانی اکابرین علمائے دیوبند (اشرف علی تھانوی' مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت وغیرہ) کو چھ صد روپیہ ماہوار دیتا تھا۔

چنانچہ ان علمائے دیوبند نے اللہ تعالیٰ کی ذات سے لے کر انبیائے کرام' اولیائے کرام اور علمائے کرام کی شان میں گستاخیاں کیں۔ مسلمانانِ ہند کے مقابلہ میں انگریز کا ساتھ دیا۔ جب فتنہ قادیانیت انگریز نے شروع کیا تو مرزا قادیانی کے ۱۹۰۸ء میں ہونے تک اس کی تکفیر پر علمائے دیوبند نے کوئی کتاب تحریر کی نہ فتویٰ دیا بلکہ دیوبندیوں کے ایک بہت بڑے عالم ابوالکلام آزاد نے مرزا قادیانی کے جنازے کو کندھا دیا۔ اس صورت حال میں علمائے حق اہل سنت و جماعت نے ان تمام فتنوں کی سرکوبی کرنے کے لیے کتابیں لکھیں۔ فتاویٰ جات دیئے' تحریر و تقریر کے علاوہ عملی اعتبار سے بھولے بھالے مسلمانوں کو ان کا اصل چہرہ دکھلایا۔ موجودہ دور میں اس نہج پر کام کرنے والے علمائے حق جن میں ایک بہت بڑے عالم دین جو بیک وقت ایک عظیم محدث' عظیم فقیہ اور مفتی' ایک عظیم مناظر' ایک عظیم مصنف اور ایک دینی سکالر ہیں' وہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کاشف اقبال مدنی رضوی مدظلہ العالی کی عظیم شخصیت ہیں۔ آپ کی کتاب دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف ایک ایسی عظیم کتاب ہے کہ اس موضوع پر اگرچہ اب تک بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں لیکن یہ کتاب اپنے موضع پر ایک عظیم علمی شاہکار بلکہ اپنے اس موضوع پر ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا ہے۔

حضرت قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد کاشف اقبال مدنی صاحب نے دیوبندیت کے حوالہ سے کوئی بھی پہلو تشنہ نہیں رہنے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ صاحب کی اس کاوش کو قبولِ عام فرمائے اور عوام اہل سنت کو اس عظیم فتنہ سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

پروفیسر محمد انوار حنفی
دار العلوم حنفیہ رضویہ
کوٹ رادھاکشن

تقدیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ○

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ○

آج کل دیوبندی عوام الناس کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی) مشرک و بدعتی ہیں نعوذ باللہ اور ہم حق پر ہیں مگر اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ دیوبندیت کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ اور سرور کائنات امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سمیت دیگر انبیائے کرام، صحابہ کرام، ازواج مطہرات، اولیائے کرام کی توہین وتنقیص کرتا ہے اکابرین دیوبند کی گستاخانہ اور کفریہ عبارات کی بناء پر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجددِ دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز سمیت عرب وعجم کے سینکڑوں علماء ومشائخ نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا ان کے فتاویٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین اور ۲۴ الصوارم الہندیہ میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

اکابرین دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ان سے توبہ ورجوع کا کہا جاتا رہا مگر یہ لوگ اپنی کفریہ عبارات پر آخری وقت تک بضد وقائم رہے۔ اہل سنت و جماعت کے دیوبندیوں سے بنیادی اختلافات بھی یہی ہیں جس کو آج دیوبندی عامتہ الناس سے چھپاتے پھرتے ہیں حالانکہ ان سے اصولی اختلاف اہل سنت کا یہ ہے اور

اس کا اقرار خود دیوبندی علماء کو بھی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

شاید بہت سے لوگ ناواقفی سے یہ سمجھتے ہوں، کہ میلاد، قیام، عرس، قوالی، فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ رسوم کا جائز ناجائز اور بدعت غیر بدعت ہونے کے بارہ میں مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں جو نظریاتی اختلاف ہے یہی دراصل دیوبندی بریلوی اختلاف ہے مگر یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے کیوں کہ مسلمانوں کے درمیان ان مسائل میں اختلاف تو اس وقت سے ہے۔ جب دیوبند کا مدرسہ قائم بھی نہیں ہوا تھا۔ اور مولوی احمد رضا خان صاحب پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اس لئے ان مسائل کے اختلاف کو دیوبندی بریلوی اختلاف نہیں کہا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ان مسائل کی حیثیت کسی فریق کے نزدیک بھی ایسی نہیں ہے کہ ان کے ماننے اور نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو اہل سنت سے خارج کیا جا سکے۔

(فیصلہ کن مناظرہ ص ۶-۵، فتوحات نعمانیہ ص ۳۰۰ طبع لاہور)

معلوم ہوا، کہ اہل سنت و جماعت کا دیوبندیوں سے بنیادی اختلاف فروعی مسائل میں نہیں ہے۔ بلکہ ضروریات دین کا اختلاف ہے۔ جو شخص دیوبندیوں کو ضروریات دین میں اہل سنت کے ساتھ متفق بتلا کر اس کو فروعی اختلاف بتلانا چاہتا ہے یہ اس کی جہالت و خباثت پر دال ہے اگرچہ دیوبندی مذہب فروعی مسائل میں بھی سلف صالحین سے جُدا ہے۔ اس کا اقرار بھی دیوبندی علماء نے خود کیا ہے کہ اس سلسلے میں حضرات علماء فرنگی محلی لکھنؤ حضرت مولانا عین القضاء صاحب علیہ الرحمتہ، مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد سجاد صاحب بہاری مرحوم جیسے بہت سے علمائے کرام اور علمی سلسلوں اور خاندانون کا نام لیا جا سکتا ہے۔ ان حضرات کا مسلک حضرات علمائے دیوبند کے مسلک سے مختلف تھا۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص ۶، فتوحات نعمانیہ ص ۳۰۰)

دیوبندی بریلوی اختلافات کچھ ایسے ہیں کہ کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو

کر دیوبندیوں کی ان کفریہ و گستاخانہ عبارات کو پڑھے تو وہ دیوبندیوں کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا۔ علمائے دیوبند عوام کو مغالطہ دینے کے لئے نور و بشر، استمداد، میلاد شریف ختم و عرس وغیرہم مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اصل اختلاف ان مسائل میں ہے۔ حالانکہ اصولی اختلاف ان مسائل میں نہیں اصولی اختلاف تو یہ ہے کہ اکابرین دیوبند نے حضور مدنی تاجدار حبیب خدا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان رفیع میں گستاخی و توہین پر مبنی بے شمار عبارات لکھی ہیں اس بناء پر اکابرین اسلام نے ان کی تکفیر فرمائی ہے۔

اس تحریر کا سبب

عام طور پر عام لوگ یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ اہل سنت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سر بگریبان ہیں دونوں مکاتب فکر کے علماء اپنے حق میں قرآن و سنت کے دلائل دیتے ہیں ہم کدھر جائیں کیا کریں وہ بھی کلمہ گو ہیں وغیرہ وغیرہ اور بعض ناعاقبت اندیش اس کو فروعی اختلاف کہہ کر یہ بار آور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں نہ دیوبندی ہیں نہ بریلوی وغیرہ یہ حضرات صلح کلیت کا اس اعتبار سے پرچار کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ اس اختلاف کا نام لینے والے ہی اصل مجرم ہیں دوسری طرف دیوبندی اصولی اختلاف کو عوام الناس سے چھپاتے ہیں اس صورت حال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اصل اختلاف کو عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے۔ تاکہ عامتہ الناس حقیقت حال سے واقف ہو جائیں اور ایمان کے ڈاکو ان کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکیں صلح کلیت کے دام میں پھنس نہ جائیں۔ راقم الحروف نے دیوبندی مذہب کی حقیقت

ان کے اکابر کی مستند کتب سے پیش کر دی ہے۔ کتاب صفحہ و مطبع بھی لکھ دیا ہے۔ تاکہ حق کے متلاشی کو کسی قسم کی دِقت نہ ہو۔

راقم الحروف نے یہ کتاب آج سے پندرہ سولہ سال قبل لکھی تھی لیکن اُس وقت چھپ نہ سکی۔ اب بعض اضافوں کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

دعاؤں کا طالب

ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی
سرپرست انجمن فکر رضا پاکستان
مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام
سمندری ضلع فیصل آباد
۱۴ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ
۱۳۰۰-۴۱۲۸۹۹۳
۰۳۲۲-۶۰۶۱۴۰۵

ہندوستان میں وہابیت و دیوبندیت کے فتنہ کی بنیاد اوّل

حضور اقدس امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک ساری اُمت مسلمہ انہی عقائد پر کار بند رہی جو کہ اہل سنت و جماعت کے عقائد ہیں اور انہی عقائد کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شیخ الاسلام والمسلمین مجدد اسلام امام المحدثین والفقہاء امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز نے پیش کیا ہے انگریز منحوس کے برصغیر میں منحوس قدم لگنے سے قبل اسلام کی روشنی یہاں پہنچ چکی تھی۔ مگر یہاں بھی سب مسلمان انہی عقائد پر کار بند رہے۔

انگریز نے مسلمانوں کی شان وشوکت اور سیاسی غلبے کی عزت و آبرو صفحہ ہستی سے مٹانے اور اپنے استحکام اور اپنی خباثت کی تبلیغ کے لئے مکروفریب کا جال بچھا کر ظلم و استبداد کے پہاڑ توڑنے کے علاوہ مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول نکالنے کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا۔ وہ منصوبہ کیا تھا اس کو مفکر پاکستان علامہ اقبال نے یوں بیان کیا ہے۔

''روح محمد ﷺ ان کے بدن سے نکال دو''

اس منصوبے کے لئے انگریز منحوس نے بعض نام نہاد مسلمانوں کو خریدا، اور ان کی تنخواہیں مقرر کیں اور اہل اسلام میں تفریق اور رسول اقدس ﷺ کی توہین و

تنقیص کے لئے ان کو متعین کر دیا۔

ہندوستان میں سب سے پہلے مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان نامی کتاب لکھ کر اس فتنہ کی بنیاد رکھی۔

جس کا ذکر خود دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ

مولوی اسماعیل صاحب نے تقویۃ الایمان ۔۔۔۔۔۔ کو اُردو میں لکھا، اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا۔ جن میں سید صاحب مولوی عبدالحیٔ صاحب شاہ اسحٰق صاحب مولانا محمد یعقوب صاحب، مولوی فرید الدین صاحب مرادآبادی مومن خان عبداللہ خان استاد امام بخش صہبائی و مملوک علی صاحب بھی تھے۔ اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی۔ اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں، کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی۔ اگر میں یہاں رہتا تو ان مضامین کو میں آٹھ دس برس میں بتدریج بیان کرتا۔ لیکن اس وقت میرا ارادہ حج کا ہے اور وہاں سے واپسی کے بعد عزم جہاد ہے۔ اس لئے اس کام سے معذور ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس بار کو اٹھائے گا نہیں اس لئے میں نے یہ کتاب لکھ دی ہے گو اس سے شورش ہو گی، مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۹۸ طبع لاہور)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی اس عبارت سے معلوم ہوا۔ برصغیر پاک و ہند میں اس فتنہ کی بنیاد مولوی اسماعیل دہلوی نے رکھی۔ اور یوں ہندوستان میں وہابیت کے فروغ کا کام انگریز منحوس کے بل بوتے پر شروع ہو گیا۔

کتاب تقویۃ الایمان (جو حقیقت میں تفویۃ الایمان ہے یعنی ایمان کو برباد کرنے والی) میں انبیائے کرام کی توہین وتنقیص میں کوئی کسر نہ چھوڑی گئی، اور پوری امت مسلمہ کے عقائد پر کفر وشرک کے فتوے لگا کر پوری اُمت مسلمہ کو کافر ومشرک قرار دے دیا گیا۔ اسماعیل دہلوی نے مذکور تقویۃ الایمان محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر لکھی تھی۔

اس کتاب تقویۃ ایمان سے خود اس اسماعیل دہلوی کے خاندان کے اکابر حضرات بھی اس سے ناراض ہوئے، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمتہ نے اسماعیل دہلوی کے نام اپنے پیغام میں فرمایا کہ

میری طرف سے کہو اس لڑکے (اسماعیل) نامراد کو جو کتاب التوحید بمبئی سے آئی ہے۔ میں نے بھی اس کو دیکھا ہے اس کے عقائد صحیح نہیں بلکہ بے ادبی بے نصیبی سے بھرے ہوئے ہیں میں آج کل بیمار ہوں۔ اگر صحت ہوگئی۔ تو اس کی تردید لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تم ابھی نوجوان بچے ہو ناحق شوروشر برپا نہ کرو۔

(انوار آفتاب صداقت ج۱،ص۶۰۳، طبع لاہور، فریاد المسلمین ص۹۰)

مگر مولوی اسماعیل دہلوی نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمتہ کی بات ماننے کی بجائے مزید ضد کی، تو اس کے مقابلے کے لئے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگرد ہی تیار ہو گئے۔ پہلے تو اسے بے وقوف تصور کرتے تھے۔ جب اس نے مناظرے کے پیغام دینے شروع کئے۔ تو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمتہ کے شاگرد اس کے مقابلے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ (انوار آفتاب صداقت ج۱،ص۶۰۳)

پھر دہلی میں علمائے اہل سنت سے مناظرہ کی صورت بن گئی۔ مگر مناظرے میں یہ لاجواب ہو کر مفرور ہو گیا۔ یہ ہندوستان میں سنی اور وہابی کا پہلا مناظرہ تھا۔

(صمصام قادری ص۹، طبع دہلی)

تقویۃ الایمان کے انداز ولہجہ گستاخانہ ہونے کا خود مولوی اشرف علی تھانوی کو بھی اقرار ہے سوال وجواب دونوں پیش خدمت ہیں۔

سوال: وہابی کی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ کل مومن اخوۃ یعنی آپ میں سب مومن مسلمان بھائی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدا کے آگے پیغمبر ایسے ہیں جیسے چمار چوڑھے۔ تو آپ اس میں کیا فرماتے ہیں کہ (انبیاء کو) بھائی کہنا درست ہے کہ نہیں؟ اور چمار چوڑھے کے بارے میں بھی لکھنا ضرور بالضرور تاکیداً لکھا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہاں سب مومن مسلمان بھائی ہیں نفاق پڑا ہے۔ کیونکہ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ کہنا درست ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ کو بڑا بھائی کہتے ہیں اور سب جماعت کہتی ہیں کہ کہنا درست نہیں لہٰذا براہ مہربانی اس خط کا جواب بہت جلد لکھیے۔

الجواب: تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہو گئے۔ تو اس زمانہ کی جہالت کا علاج تھا۔۔۔۔۔ لیکن اب جو بعضوں کی عادت ہے کہ ان الفاظ کو بلاضرورت بھی استعمال کرتے ہیں یہ بے شک بے ادبی وگستاخی ہے۔۔۔۔ تقویۃ الایمان والوں کو بُرا بھی نہ کہا جائے، اور تقویۃ الایمان کے ان الفاظ کا استعمال بھی نہ کیا جاوے گا۔ (امداد الفتاویٰ ج۵،ص۵-۴،۳۸، طبع کراچی)

قارئین کرام غور کیجئے، کہ تھانوی صاحب کو تقویۃ الایمان کے انداز کے گستاخانہ ہونے کا اقرار ہے مگر پھر اسے اس دور کی جہالت کا علاج قرار دے کر اپنے گرو اسماعیل کو بچانے کی فکر میں ہیں خدارا انصاف کیجئے۔ کہ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ اقدس میں تو راعنا کرنا بھی منع قرار دے دیا گیا۔ مگر دیوبندی مذہب میں جہالت کا علاج گستاخی رسول (ﷺ) سے کیا جاتا ہے فیاللعجب بحمد اللہ علمائے اہل سنت نے تقویۃ الایمان کے ردّ میں بقول سید محمد فاروق القادری اڑھائی سو کتب تحریر فرمائیں بلکہ خود حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے

خاندان سے ہی متعدد کتب اس کے رد میں لکھی گئیں۔ جن میں مولانا مخصوص اللہ بن شاہ رفیع الدین کی معید الایمان زیادہ مشہور ہے۔ زیادہ تفصیل کے شائقین مولانا نوشاد عالم چشتی کا مضمون تاریخ محاسبہ تقویۃ الایمان کا مطالعہ فرمائیں۔

اس قدر گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان رکھنا پڑھنا دیوبندی مذہب میں عین ایمان واسلام ہے۔ دیوبندی مذہب کے قطب عالم رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔۔۔ عالم متقی اور بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو ہدایت کرنے والے تھے۔۔۔۔۔ اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اور ردّ شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔۔۔۔۔۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔۔۔۔۔ اور موجب اجر کے ہے۔۔۔۔۔۔ ایسے شخص (اسماعیل دہلوی) کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے۔ اور ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۳-۱۹۲، طبع کراچی)

بندہ کے نزدیک سب مسائل اس (تقویۃ الایمان) کے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے۔۔۔۔۔۔ تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۹۸)

تقویۃ الایمان کتاب کے متعلق دیوبندی دھرم کے امام وقطب کی رائے آپ نے ملاحظہ کی، غور کیجئے، کہ اس کتاب کے انداز کے گستاخانہ ہونے کا اقرار ہونے کے باوجود اس کو رکھنا پڑھنا دیوبندی دھرم میں عین اسلام ہے۔

دیوبندی دھرم میں باادب بے ایمان اور بے ادب باایمان

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ وہابی کا مطلب و معنی ہے بے ادب باایمان بدعتی کا معنی باادب بے ایمان۔
(افاضات الیومیہ ج۴، ص۸۹، الکلام الحسن ج۱، ص۵۷، اشرف اللطائف ص ۳۸)

اسماعیل دہلوی کا مزید فتنہ وشورش برپا کرنا

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب نے خوب جواب دیا تھا۔ مولانا (اسماعیل دہلوی)۔۔۔۔۔ کو انہوں نے جہر بالتامین کے متعلق کہا تھا کہ حضرت آمین بالجہر سنت ہے۔ اور یہ سنت مردہ ہو چکی ہے۔ اس لئے اس کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ (اسماعیل دہلوی کی یہ بات سن کر) شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ یہ حدیث اس سنت کے باب میں ہے جس کے مقابل بدعت ہو۔ اور جہاں سنت کے بمقابل سنت ہو وہاں یہ نہیں۔ اور آمین بالسر بھی سنت ہے۔ تو اس کا وجود بھی سنت کی حیات ہے مولانا۔۔۔۔۔ نے کچھ جواب نہیں دیا۔ (افاضات الیومیہ ج۲، ص۳۷۰، طبع ملتان)

ایک مرتبہ دہلی میں آمین بالجہر پر کسی مسجد میں کسی مسافر شخص پر سختی کی گئی، حضرت مولانا (اسماعیل دہلوی)۔۔۔۔۔۔ نے یہ دیکھ کر آمین بالجہر کہنا شروع کر دیا کہ مجھ کو کوئی روکے میرے ساتھ کوئی سختی کرے۔۔۔۔۔ (لوگوں نے) یہی شکایت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کی۔ شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا۔۔۔۔ (اسماعیل) سے کہا اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ عوام میں شورش ہوتی ہے مولانا۔۔۔۔۔ نے جواب دیا کہ جو مردہ سنت کو زندہ کرے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ چونکہ یہ سنت مردہ ہوچکی ہے۔ میں اس کو زندہ کرتا ہوں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت۔۔۔۔۔ کو جو جواب دیا ہے۔۔۔۔۔۔ فرمایا کہ اسمٰعیل ہم تو سمجھے تھے کہ تم مولوی ہو گئے۔ مگر معلوم ہوا کہ سمجھ کچھ نہیں آئی۔ (افاضات الیومیہ ج۹، ص۶-۱۵، مجالس حکیم الامت ص ۶۷)

تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

جب مولوی اسماعیل صاحب نے رفع یدین شروع کیا تو مولوی محمد علی

صاحب اور مولوی احمد علی صاحب جو شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگرد تھے۔ اور ان کے کاتب تھے۔ شاہ صاحب (شاہ عبدالعزیز) سے عرض کیا کہ حضرت مولوی اسماعیل صاحب نے رفع یدین شروع کیا ہے اور اس سے عنصر مفسدہ پیدا ہو گا آپ ان کو روک دیجئے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں تو ضعیف ہو گیا ہوں۔۔۔۔ میں سمجھا کہ شاہ صاحب ۔۔۔۔ مولوی اسماعیل سے کہیں گے ضرور چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور جب شاہ عبدالقادر صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میاں عبدالقادر تم اسماعیل کو سمجھا دینا۔ کہ وہ رفع یدین نہ کیا کریں۔ کیا فائدہ ہے۔ خواہ مخواہ عوام میں شورش پیدا ہو گی، شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ حضرت میں کہہ دوں گا مگر وہ مانے گا نہیں۔۔۔۔ شاہ عبدالقادر صاحب نے مولوی محمد یعقوب صاحب کی معرفت مولوی اسمٰعیل صاحب سے کہلوایا کہ تم رفع یدن چھوڑ دو اس سے خواہ مخواہ فتنہ ہو گا۔ جب مولوی محمد یعقوب صاحب نے مولوی اسمٰعیل صاحب سے کہا تو انہوں نے جواب دیا اگر عوام کے فتنہ کا خیال کیا جاوے تو اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔ من تمسك بسنتي عند فساد اُمتي فله اجر مائة شهيد کیوں کہ جو کوئی سنت متروکہ کو اختیار کرے گا۔ عوام میں ضرور شورش ہو گی۔ مولوی محمد یعقوب صاحب نے شاہ عبدالقادر صاحب سے ان کا جواب بیان کیا اس کو سن کر شاہ عبدالقادر صاحب نے فرمایا۔ بابا ہم تو سمجھے تھے کہ اسمٰعیل عالم ہو گیا۔ مگر وہ تو ایک حدیث کے معنی بھی نہ سمجھا۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۱۱۴۰ تا ص ۱۱۴)

اسماعیل دہلوی اپنے اکابر کا سخت مخالف تھا

خود دیوبندی اکابر نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی مذہبی طور پر اکابر اپنے جد امجد سمیت سب کا مخالف تھا۔ چنانچہ دیوبندی حکیم

الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

مولوی اسماعیل۔۔۔۔ چونکہ محقق تھے چند مسائل میں اختلاف کیا اور مسلک پیران خود مثل شیخ ولی اللہ وغیرہ پر انکار فرمایا۔

(شمائم امدادیہ ص ۶۲ طبع ملتان، امداد المشتاق ص ۷۹ طبع لاہور)

تھانوی صاحب کی اس عبارت نے واضح کر دیا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کے نظریات ان کے آباؤ واجداد کے عقائد ونظریات سے مختلف تھے۔ تو گویا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمتہ وغیرہم کے نظریات وہی تھے۔ جو کہ آج اہل سنت و جماعت (بریلوی) کے ہیں جن کی ترجمانی امام اہل سنت مجددِ دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔

اور مولوی اسماعیل دہلوی نے کتاب تقویۃ الایمان وغیرہ میں انبیاء واولیاء کی توہین وتنقیص کے ساتھ ساتھ پوری اُمت مسلمہ پر کفر وشرک کے فتوؤں کی بارش کی ہے۔ اور یہ سب کچھ اس نے انگریز منحوس کے پٹھو ہونے کی وجہ سے کیا اس کی انگریز نوازی کے ٹھوس حوالہ جات اس کتاب کے باب انگریز نوازی میں درج کروں گا۔ یہ دیوبندیت وہابیت کی بنیاد تھی۔ اس کے بعد دیگر دیوبندی علی، رشید گنگوہی قاسم نانوتوی خلیل سہارنپوری اشرف علی تھانوی وغیرہ اور مدرسہ دیوبند کے متعلقین کو انگریز منحوس نے دولت کے ایماء پر خریدا اس طرح الگ دین اسلام سے دیوبندی وہابی مذہب قائم ہو گیا۔

دیوبندی مذہب دین اسلام سے جُدا ہے

دیوبندی دھرم کے محدث تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی محمد زکریا صاحب فرماتے ہیں کہ

ہمارے اکابر حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا۔ اس کو مضبوطی سے تھام لو، اب قاسم و رشید پیدا ہونے سے رہے۔ بس ان ہی اتباع

میں لگ جاؤ۔ (صحبتے با اولیاء ص ۱۲۵ طبع کراچی)

معلوم ہوا، کہ دیوبندی مذہب کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں۔ یہی دیوبندی مذہب کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ

سن لو، کہ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے۔ اور بقسم کہتا ہوں، کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف ہے۔ میرے اتباع پر۔ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۱۷ طبع لاہور)

ایک اور حوالہ دیکھیں

(جن کو) مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے ۔۔۔۔ واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے، اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے۔

(المہند علی المفند ص ۹۶ طبع لاہور)

اس عبارتؒ میں اسلامی شریعت کو مذہب قرار دینے کا نہیں کہا گیا۔ بلکہ واضح اقرار ہے کہ مولوی خلیل انبیٹھوی کی تحریر کو مذہب قرار دیا جاوے، اور ہدایت و نجات رشید احمد گنگوہی کی اتباع پر موقوف قرار دی گئی ہے۔

دیوبندی دھرم کے معروف محدث انور شاہ کشمیری کے صاحبزادے مولوی انظر شاہ کشمیری استاد تفسیر دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک دیوبندیت خالص ولی اللٰہی فکر بھی نہیں اور نہ کسی خاص خانوادہ کی لگی بندھی فکر دولت ومتاع، میرا یقین ہے کہ اکابر دیوبند جن کی ابتداء میرے خیال میں سیدنا الامام مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ اکبر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے ہے۔۔۔۔ اس لئے یہ دیوبندیت کی ابتداء حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کرنے کی بجائے مذکورہ بالا دو عظیم انسانوں سے کرتا ہوں۔۔۔۔ فقہ حنفی کی برتری کا یقین اور اس کی اشاعت جو دیوبند کے متعارف اجزاء ترکیبی میں ایک عنصر غالب ہے۔ اور جس قوت کے

ساتھ شاہ عبدالعزیز کے یہاں ہے۔ ان کے والد ماجد قدس سرہ العزیز کے یہاں اس کا نام ونشان بھی نہیں۔ اگر ہے بھی تو نہایت گول مول اور یہی وہ بنیادی فرق ہے۔ جو شاہ صاحب مرحوم سے کم از فقہ میں دیوبند کو دور لے جا کر کھڑا کرتا ہے۔۔۔۔۔ (حاشیہ میں)۔

حضرت شاہ عبدالحق کا فکر کلیۃً دیوبندیت سے جوڑ بھی نہیں کھاتا غالباً میری یہ بات بہت سوں کو چونکا دینے والی ہو۔۔۔۔ (عبارت مسلسل) اتنا ضرور عرض کروں گا۔ کہ جو دیوبند حضرت حاجی عابد حسین المغفور کی زیر تربیت بن رہا تھا۔ وہ یقیناً اس دیوبند سے مختلف ہوتا۔ جس کا آج تعارف اور شہرت عالم اسلامی سے گزر رامتاع عالم میں پہنچ چکی ہے۔ (ماہنامہ ابلاغ کراچی ماہ ذی الحج ۱۳۸۸ھ ص ۸-۴۷، ص ۴۹)

قارین کرام دیوبند محدث انور شاہ کشمیری کے بیٹے انظر شاہ کشمیری نے کس قدر وضاحت سے بیان کیا ہے کہ دیوبندی مسلک چودھویں صدی کی پیداوار ہے، نانوتوی گنگوہی سے قبل کسی بھی مسلمہ شخصیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ان دلائل قاہرہ سے ثابت ہو گیا۔ کہ دیوبندی مذہب اسلام سے جدا مذہب ہے جس کا وجود انگریز منحوس کا مرہون منت ہے۔

دیوبندی حقیقتاً وہابی ہیں

قارئین کرام آج دیوبندی دھوکہ دہی سے اپنے آپ کو سنی حنفی بتلاتے ہیں حالانکہ یہ ان کا کالا جھوٹ ہے بعض مسائل فرعیہ میں اختلاف کے علاوہ عقیدہ کے اعتبار سے ان کا وہابی ہونا کسی بھی دلیل کا محتاج نہیں ہے۔ ہم اس کے بعض دلائل درج کرتے ہیں تاکہ کوئی تذبذب میں نہ رہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ میں تو کہا کرتا ہوں۔ اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو سب کی تنخواہ کر دوں پھر دیکھو خود ہی سب وہابی بن جاویں

(افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۲۵۰)

پھر مولوی اشرف علی تھانوی کے نزدیک وہابی نجدی عقائد اچھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ

''نجدی عقائد کے معاملہ میں اچھے ہیں''۔ (افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۳۳)

یہی تھانوی صاحب وہابی نجدی عقائد کو پختہ بتلاتے ہیں کہتے ہیں کہ

''خدا معلوم کیا ذہن میں آیا ہوگا جس کی بناء پر یہ کہا گیا ویسے تو عقائد میں نہایت ہی پختہ ہیں''۔ (افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۵۲)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک وہابی متبع سنت ہوتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

(تالیفات رشیدیہ ص ۱۰۹، فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۴)

انہی گنگوہی صاحب کے نزدیک وہابیوں کے عقائد عمدہ ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

''محمد بن عبدالروہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔'' (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۶، تالیفات رشیدیہ ص ۲۴۲)

پھر مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنا اور وہابیہ کا عقائد میں متحد ہونا بتلایا ہے لکھتے ہیں کہ

''عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔'' (فتاویٰ رشیدیہ ص ۶۲)

ایک جگہ اور لکھا ہے کہ:

عقائد سب (مقلد و غیر مقلد) کے متحد ہیں اعمال میں فرق ۔۔۔۔۔ ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۶)

پھر پورے دیوبندی اکابر کے نزدیک وہابی کے عقائد فاسدہ نہیں ہوتے چنانچہ لکھا ہے کہ اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا

عقیدہ فاسد ہے۔ بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے۔ سنت پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے۔ معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

(المھند علی المفند ص ۳۲ طبع لاہور)

اس محولہ کتاب پر تمام دیوبندی اکابر کے تائیدی دستخط موجود ہیں۔ وہابی ہونا تو اہل دیوبند کے لئے عظیم نعمت ہے لکھا ہے کہ

''چاہے فاسق یا بے غیرت کہیں یا وہابی یا بے علت کہیں پنے حق میں صیقل زرنگار ہے۔'' (تقویۃ الایمان وتذکرۃ الاخوان ص ۳۵۲)

پھر تھانوی کے نزدیک ان کے ہاں نہ جانے کتنی قوت ہے کہتے ہیں کہ دیوبندیوں وہابیوں کو اپنی قوت معلوم نہیں ۔۔۔۔۔ یہ ایسی بات ہے جیسے کہ مشہور ہے کہ بھیڑیئے کو اپنی قوت معلوم نہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۷، ص ۸۲)

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک اہل سنت کے چار مصلے بُرے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ البتہ چار مُصلی جو مکہ معظّمہ میں مقرر کئے ہیں لا ریب یہ امر زبوں ہیں۔ (سبیل الرشاد ص ۲۱، تالیفات رشیدیہ ص ۵۱۷)

دیوبندی تبلیغی جماعت کے مولوی محمد یوسف صاحب واضح دوٹوک کہتے ہیں کہ ہم خود اپنے بارے میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۲۰۲ طبع کراچی)

دیوبندی محدث اور تبلیغی جماعت کے شیخ مولوی محمد زکریا بھی واضح طور پر کہتے ہیں کہ مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔

(سوانح مولانا محمد یوسف ص ۲۰۴)

پھر مولوی اشرف علی تھانوی نے خود اپنے وہابی ہونے کا اقرار بھی کیا ہے۔ اشرف السوانح میں ہے عزیز الحسن لکھتے ہیں کہ ایک بار چند عورتیں نیاز دلانے کے لئے جامع مسجد میں کہ اس وقت طلبہ بھی وہیں رہتے تھے۔ جلیبیاں لائیں۔ طالب

علم تو آزاد ہوتے ہیں لے کر بلا نیاز دیئے سب کھا پی گئے ۔۔۔۔۔ تمام عورتیں اپنے مردوں کو بلا لائیں۔۔۔۔۔ پھر حضرت والا نے ان لوگوں کو سمجھا دیا۔ کہ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔ یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو۔

(اشرف السوانح ج ا،ص ۴۸)

دیوبندی شیخ احمد علی لاہوری کی سنیئے کہ ہماری مسجد میں ۴۰ سال سے (اہل حدیث) نماز پڑھ رہے ہیں میں ان کو حق پر سمجھتا ہوں (ملفوظات طیبات ص ۱۲۶)

کانپور میں اشرف تھانوی کا تقیہ کر کے سنی بن کر رہنا لمحہ فکریہ

دیوبندی مذہب کے امام اشرف علی تھانوی نے جب کانپور میں ملازمت اختیار کی۔ تو وہاں تقیہ کر کے قیام وسلام میلاد میں شرکت کرتا رہا۔ اس لئے کہ وہاں سب لوگ سنی بریلوی مسلمان تھے۔ اور وہاں وہابی دیوبندی بن کر رہنا مشکل ضرور تھا۔ تو رشید گنگوہی کی تنبیہ کے جواب میں تھانوی صاحب نے لکھا کہ الحمد للہ! میں نہ یہاں کسی کا محکوم ہوں نہ کسی سے مجبور مگر پوری مخالفت کر کے قیام دشوار ہے۔ گو اب بھی یہاں کے بعض علماء مجھ کو وہابی کہتے ہیں اور بیرونی علماء بھی یہاں آ کر لوگوں کو سمجھا گئے ہیں کہ یہ شخص وہابی ہے اس کے دھوکہ میں مت آنا مگر چونکہ من وجہ عوام سے موافقت عملی تھی۔ اس لئے کسی کی بات نہ چلی۔۔۔۔۔ دینی مضرت یہ کہ اب تک جو ان لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی گئی، سب بے اثر و بے وقعت ہو جائے گی، اس بدگمانی میں کہ یہ شخص تو وہابی ہے۔

(تذکرۃ الرشید ج ا،ص ۱۳۵)

میں نے دیکھا کہ وہاں بدون شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام ممکن نہیں۔ ذرا انکار کرنے سے وہابی کہہ دیا۔ درپے تذلیل وتوہین زبانی وجسمانی کے ہو گئے۔ اور حیلہ بہانہ ہر وقت ممکن نہیں۔ یہ تو ممکن ہے اور کرتا بھی ہوں کہ نوے فیصد موقع پر عذر کر دیا اور دس جگہ شرکت کر لی ۔۔۔۔۔ اور یوں خیال ہوتا ہے کہ

اگر خود ایک مکروہ کے ارتکاب سے دوسرے مسلمانوں کے فرائض و واجبات کی حفاظت ہو۔ تو اللہ تعالیٰ سے اُمید تسامح ہے۔ بہر حال وہاں بدون شرکت قیام کرنا قریب بمحال دیکھا۔ اور منظور تھا۔ وہاں رہنا کیوں کہ دنیوی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے۔ (تذکرۃ الرشید ج ا،ص ۱۱۸)

قارئین کرام! اس سے ثابت ہو گیا کہ روافض کی طرح تقیہ کرنا دیوبندیہ کا عمومی مشغلہ ہے کہ یہ دیوبندی اپنی وہابیت دیوبندیت کو صیغہ راز میں رکھنے کے لئے سب کچھ کر گزرتے ہیں۔ احباب اہل سنت کے لئے لمحہ فکر یہ ہے کہ جب دیوبندی حکیم الامت کی تقیہ بازی کی یہ حالت ہے۔ تو باقی عام دیوبندی علماء و عوام کا کیا حال ہو گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ لوگ ہماری مساجد اہل سنت میں سنی بن کر آتے ہیں۔ عرصہ تو بظاہر سنی بنے رہتے ہیں مگر بعد میں اپنے کام کو شروع کر کے لوگوں میں وہابیت کو پھیلاتے ہیں اے کاش ہمارے سنی احباب اس بات پر غور کر کے اپنے ایمان کو ان ڈاکوؤں سے بچائیں مساجد میں امام خطیب رکھنے سے قبل دیوبندیوں کی تکفیر کے فتویٰ کو نام بنام تھانوی گنگوہی نانوتوی وغیرہم کی تکفیر پر حسام الحرمین کی تصدیق کرتے ہوئے تحریر لیں اور ان کو اپنی مساجد میں آویزاں کریں وگرنہ یاد رکھ لیں۔ عمومی تجربہ یہی ہے کہ دیوبندیوں کی تقیہ بازی تو روافض سے بھی بڑی ہوئی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زائد، کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین اگر آج کے دور میں ہوتا۔ تو ان کی شاگردی اختیار کرتا۔ تبلیغی جماعت کا منشور بھی وہابیت دیوبندیت کا فروغ ہے۔ خود بانی تبلیغی جماعت مولوی محمد الیاس فرماتے ہیں کہ ''حضرت مولانا تھانوی (اشرف علی) ۔۔۔۔۔ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو۔ اور طریقہ تبلیغ میرا ہو۔ کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی''۔ (ملفوظات شاہ محمد الیاس ص ۵۰ طبع کراچی)

مولوی محمد زکریا لکھتے ہیں کہ

حضرت (الیاس) دہلوی کا مشہور ارشاد ہے۔ جو بیسوں جگہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ تعلیم حضرت تھانوی کی ہو اور طرز میرا ہو۔

(تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور انکے مفصل جوابات ص ۱۳۶ طبع کراچی)

قارئین کرام خدا لگتی کہیے کیا اب بھی تبلیغی جماعت کا دعویٰ درست ہے۔ کہ جی ہم تو صرف اصلاح کے لئے نکلے ہیں ہم ان چکروں میں نہیں پڑتے، وغیرہ یقیناً ان کا یہ دعویٰ دھوکہ دہی اور فراڈ ہے۔ ان لوگوں کو بھی غور کرنا چاہئے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ تو صرف تبلیغ دین کرتے ہیں ہم سے کیا لیتے ہیں ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ نہ کہو کہ تبلیغ دین کرتے ہیں بلکہ یہی کہو کہ یہ تعلیم و تبلیغ دین تھانوی کرتے ہیں اور کچھ لیں یا نہ لیں مگر ایمان نہیں چھوڑتے۔ اے کاش ہمارے حضرات ان کی دھوکہ دہی سے بچیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے اس لئے فرمایا۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

دیوبندیوں کا حنفی کہلوانا بھی ان کی دھوکہ دہی ہے

قارئین کرام، دیوبندیوں کا حنفی کہلوانا اور حنفیت کا ٹھیکدار بننا بھی ان کی دھوکہ دہی ہے ان کے وہابی ہونے کے بالتفصیل دلائل (جو اوپر مذکور ہوئے) سے ہمارے دعویٰ کی صداقت ظاہر ہے۔ دیوبندی آج کل حنفیت کے بڑے ٹھیکدار بنے پھرتے ہیں حالانکہ ان کے اکابر تو حنفیت سے بیزار رہے ہیں اس پر بھی چند دلائل پیش خدمت ہیں۔

۱-حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے عقائد وہی ہیں جن کی ترجمانی سیدنا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز اور دیگر اکابرین اسلام نے فرمائی ہے مثلاً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت و حاکمیت توسل و استمداد وغیرہ کے وہ قائل تھے۔ جو کہ ان کے قصیدۃ النعمان سے ظاہر ہے۔ مگر دیوبندی مذہب میں یہ تمام امور شرک ہیں ان کی کتب تقویۃ الایمان بہشتی زیور اور فتاویٰ رشیدیہ جواہر القرآن اس بات پر شاہد ہیں تو گویا دیوبندی مذہب کے فتوؤں کی رو سے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مشرک ہوئے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک غور کیجئے۔ جن کے اکابر کے فتووں سے سیدنا امام اعظم مشرک ہوتے ہیں نعوذ باللہ ان کا سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی نسبت قائم دکھانا حنفی کہلوانا یا اس حنفیت کے ٹھیکیدار بننا کتنا بڑا جھوٹ اور دھوکہ وفراڈ ہے۔

۲-دیوبندی ترجمان لکھتا ہے کہ

میں نے شام سے لے کر ہند تک اس (انور شاہ کشمیری) کی شان کا کوئی محدث و عالم نہیں پایا۔۔۔۔ اگر میں قسم کھاؤں کہ یہ (انور کشمیری) امام اعظم ابوحنیفہ سے بھی بڑے عالم ہیں تو میں اس دعویٰ میں کاذب نہ ہوں گا۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء)

اپنے مولوی کی امام اعظم پر برتری کا دعویٰ کس بات کی غمازی کر رہا ہے۔

۳-دیوبندی مناظر مولوی یوسف رحمانی نے لکھا ہے کہ

ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ اگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان بھی قرآن وحدیث کے معارض ہوگا ہم اس کو بھی ٹھکرا دیں گے۔ (سیف رحمانی ص ۷۱)

یہ ہے دیوبندیوں کی حنفیت اور یہ کہ دیوبندیوں کے نزدیک حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بعض اقوال قرآن وحدیث سے متصادم بھی ہیں۔

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

۴- دیوبندی اکابر تو حنفیت کے دفاع کو عمر کا ضیاع قرار دیتے رہے ہیں۔
دیوبند کے مفتی محمد شفیع آف کراچی لکھتے ہیں کہ

قادیان کے جلسہ کے موقع پر نماز فجر کے وقت حاضر ہوا۔ تو دیکھا کہ حضرت (انورشاہ) کشمیری سر پکڑے مغموم بیٹھے ہیں میں نے پوچھا کہ حضرت کیسا مزاج ہے کہا ہاں ٹھیک ہی ہے۔ میاں مزاج کیا پوچھتے ہو عمر ضائع کر دی میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں دین کی اطاعت میں گزری ہے۔ ہزاروں آپ کے شاگرد علماء ہیں۔ مشاہیر ہیں جو آپ سے مستفید ہوئے۔ اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی۔ تو کس کی عمر کام میں لگی۔ فرمایا میں تمہیں صحیح کہتا ہوں عمر ضائع کر دی۔ میں نے عرض کیا حضرت بات کیا ہے۔ فرمایا ہماری عمر کا ہماری تقریروں کا ہماری ساری کدو کاوش کا یہ خلاصہ رہا ہے کہ دوسرے مسلکوں پر حنفیت کی ترجیح قائم کر دیں۔ امام ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ) کے مسائل کے دلائل تلاش کریں اور دوسرے آئمہ کے مسائل پر آپ کے مسلک کی ترجیح ثابت کر دیں۔ یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا تقریروں کا اور علمی زندگی کا۔ اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی الخ۔

(وحدت اُمت ص ۱۸ طبع کراچی)

قائیں کرام غور کیجئے، کہ جن کے اکابز کے ہاں حنفیت جو کہ قرآن وسنت کا ہی دوسرا نام ہے کا دفاع کرنا عمر کی بربادی ہے۔ ان کا حنفیت کا ٹھیکدار بننا کتنا بڑا فراڈ اور دھوکہ دہی ہے۔

علامہ شامی پر دیوبندیوں کی برہمی، لمحہ فکریہ

امام ابن عابدین شامی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا شدید رد کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

جیسا کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار نجد سے نکلے حرمین شریفین پر زبردستی قبضہ کر لیا ان لوگوں کے گمان میں صرف وہی مسلمان ہیں جو بھی ان کے عقیدہ کا مخالف ہے مشرک ہے اور انہوں نے اہل سنت کے عوام و علماء کے قتل کو جائز قرار دیا۔ (ردالمحتار ج ۳، ص ۳۳۹ طبع کوئٹہ)

مگر دوسری طرف دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں لکھتے ہیں کہ

محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔ سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا۔ اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۶)

دیوبندی مولوی تو علامہ شامی کے نجدی کے رد کرنے پر سخت برہم ہوئے۔
چنانچہ دیوبندی مولوی فیروز الدین روحی لکھتے ہیں کہ

ابن عابدین شامی نے حکومت کے اثر سے ان غریبوں، وہابیوں کو بدنام کیا اور ان کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کر کے اپنی دنیا سنبھالی بُرا ہو دنیا پرستی اور سنہرے سکون کا جس کے عوض شامی نے نجدیوں کو دل کھول کر بدنام کیا ہے۔ شامی نے یہ سب کچھ محمد علی پاشا کے حکم سے اور اس کی دولت کے اثر سے لکھا ہے۔ (آئینہ صداقت ص ۵۴ طبع لاہور)

قارئین کرام اس عبارت میں دیوبندی محرر نے جس قدر علامہ شامی کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا ہے۔ وہ قابل مذمت ہے۔ اور علامہ شامی جو علمائے احناف کے امام و مقتدر فقیہہ ہیں پر دولت پسندی کا الزام لگا کر اپنی گندی ذہنیت کا ثبوت دیا ہے اور عربی مثل الاناء یترشح بماء فیہ کا مصداق ہے۔ اور علمائے احناف پر اتنا گھناؤنا الزام لگانا اس بات کا واضح ثبوت نہیں کہ ان کا دعویٰ حنفیت یا اس کا ٹھیکدار بننا ان کی دھوکہ دہی ہے۔

ہوسکتا ہے کوئی دیوبندی صاحب کہے۔ کہ ہمارے اکابر نے تو نجدی مذکور کی تردید بھی تو کی ہے۔ مثلاً حسین احمد مدنی نے شہاب ثاقب مولوی خلیل احمد نے دیوبندی اکابر کی تصدیق سے المھند انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کا شدید رد بلیغ کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے۔ ان دیوبندی اکابر نے صرف تقیہ کر کے لوگوں بالخصوص علمائے حرمین کے سامنے اپنی وہابیت کو صیغہ راز میں رکھنے کے لئے دھوکہ دہی اور فراڈ سے یہ ڈھونگ رچایا وگرنہ اس کے بعد ان سب نے اس سے رجوع کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی منظور نعمانی مشہور دیوبندی مناظر نے نجدی مذکور کی حمایت میں ایک کتاب شائع کی ہے اور نجدی مذکور پر لگائے گئے الزامات کی صفائی دینے کی سعی مذموم کی ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے دیوبندی اکابر کا نجدی مذکور کے رد کرنے سے رجوع بھی بیان کر دیا یہ کتاب قدیمی کتب خانہ کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ اب خدا لگتی کہیے کہ اس قدر ٹھوس دلائل کے باوجود بھی اگر کوئی ان دیوبندیوں کو حنفی یا حنفیت کا ٹھیکیدار بتلائے تو یہ اس کی کس قدر دھوکہ دہی ہے ان کا کام کرنا تو اپنے اکابر کے ان حوالہ جات اور کرتوت کو چھپانے کے عزم کے تحت ہے۔

دیوبند کے نام کی کہانی

دیوبند انڈیا کے ایک قصبے کا نام ہے مؤرخین نے دیوبند قصبے کے کئی نام لکھے ہیں دیوی کنڈ، دیہی بند، دیوبند وغیرہ

خود دیوبندی علماء نے دارالعلوم دیوبند کی تاریخ پر مستقل کتاب شائع کی ہے جس کی تقدیم قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھی ہے۔ اس میں دیوبندی مولوی محبوب احمد رضوی لکھتے ہیں کہ دیوبند ایک بہت پرانی آبادی ہے یہ نام دیوی اور بن سے مرکب ہو کر بنا ہے پہلے دیوی بن بولا جاتا تھا۔ پھر کثرت استعمال سے دیبن بولا جانے لگا۔ بعدازاں تصرف متکلمین سے دیوبند نام ہو گیا۔ (تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۱۲۹)

اس بستی کا پرانا نام دیہی بن یعنی دیویوں کا جنگل تھا۔ دیکھئے اتر پردیش اتہاس جلد اوّل بحوالہ محاسبہ دیوبندیت جلد اوّل ص ۳۰۷۔

دائرۃ المعارف الاسلامیہ کے مطابق یہاں درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان گھرا ہوا ایک دیوی کا مندر ہے۔ جس کے پیش نظر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دیوبند کو دیوی بن (دیوی کا جنگل) کی بگڑی ہوئی شکل تصور کرنا چاہئے۔

(دائرہ معارف اسلامیہ ج ۹ ص ۶۲۰، طبع پنجاب یونیورسٹی لاہور)

فیروز اللغات فارسی قدیم میں ہے کہ دیوبند کا لفظ سب سے پہلے قارون کے لیے استعمال ہوا۔ یہ اس کا لقب تھا اور ایران کے بادشاہ جمشید کے لیے بھی یہ لقب پکارا گیا اور دیو شیطان کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام! دیوبند تاریخی اعتبار سے شیطانوں اور دیواؤں کا ٹھکانہ تھا۔ جس کا قدیم دیہی بن تھا جو بعد میں دیوبند ہو گیا جس کو دیوبندی علماء نے بسروچشم قبول کر لیا۔ دیوبندی حضرات بڑے فخریہ طور پر کہتے ہیں کہ ہمارا مسلک دیوبند ہے تو مطلب تو واضح ہے کہ یہ لوگ اپنا انتساب کھلے الفاظ میں شیطانوں سے کرتے ہیں وہاں نہ کفر وشرک کے فتوے یاد آئے نہ کچھ اور۔

دیوبندی مولوی عامر عثمانی نے بھی اس کی بالتصریح وضاحت اشعار کی ہے

حروف دیوبند

د-ی-و-ب-ن-د

دغا کی دال ہے یاجوج کی ہے ی اس میں
وطن فروشی کی واؤ بدی کی ب اس میں
جو اس کے نون میں نار جحیم غلطاں ہے
تو اس کی دال سے دہقانیت نمایاں ہے

ملے یہ حرف تو بیچارہ دیوبند بنا
بُرے خمیر سے یہ شہر ناپسند بنا

(ماہنامہ تجلی دیوبند فروری ۱۹۵۷ء)

دیوبندیوں کا حقائق و معارف کی تبلیغ کا طریقہ

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی سنئے کہ عبدالرحمٰن خان صاحب مالک مطبع نظامی میرے ماموں جان سے ملنے آئے۔ ان کے حقائق و معارف سُن کر بہت معتقد ہوئے، عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمائیے ماموں جان نے اس کا جواب عجیب آزادانہ اور رندانہ دیا کہا کہ خان صاحب میں اور وعظ

صلاح کار کجا زمن خراب کجا

پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا۔ ہاں ایک طرح سے کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے۔ عبدالرحمٰن خان صاحب بے چارے متین بزرگ تھے۔ سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہو سکے۔ یہ سن کر بہت اشتیاق سے پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے۔ ماموں صاحب نے فرمایا کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے۔ ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا ہے بھڑوا ہے رے بھڑوا، اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں کیوں کہ ایسی حالت میں کوئی گمراہ تو نہ ہوگا۔ (افاضات الیومیہ ج ۹ ص ۱-۱۹۰)

قارئین کرام، آپ نے دیوبندیوں کا طریقہ تبلیغ حقائق و معارف ملاحظہ فرمایا تو خود ہی غور فرمائیے جب طریقہ تبلیغ یہ ہو تو تبلیغ کیا ہوگی۔ وہ ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے۔

علمائے دیوبند کی توحید-لمحہ فکریہ

آج دیوبندی بڑے موحد اور توحید کے ٹھیکدار بنے پھرتے ہیں۔ ہم ان کے توحید باری تعالیٰ کے متعلق عقائد ان کی مستند کتب سے پیش کر رہے ہیں۔ ان کے موحد ہونے کا انداز لگائیں۔

اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ نعوذ باللہ

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد الی قولہ الا لازم آید کہ قدرت انسانی زائد از قدرت ربانی باشد پس ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ محال بالذات ہے۔ ورنہ لازم آئے گا۔ کہ انسانی قدرت اللہ کی قدرت سے زیادہ ہو جائے گی۔ (یک روزہ فارسی ص ۸-۷ طبع ملتان)

دیوبندی مذہب کے قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ امکان کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۲۷)

امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۱۰)

دیوبندی محدث خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کذب پر قادر ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۲۷۸ طبع کراچی)

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اسی مفہوم کا بیان کیا ہے۔ (بوادر النوادر ص ۲۱۰ طبع لاہور)

دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن لکھتے ہیں کہ کذب متنازعہ فیہ صفات ذاتیہ میں داخل ہیں بلکہ صفات فعلیہ میں داخل ہے۔ (الجہد المقل ج ۲، ص ۴۰ طبع لاہور)

اللہ تعالیٰ کا جھوٹ واقع ہو گیا: نعوذ باللہ

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا ایک قلمی فتویٰ ملاحظہ ہو۔

سوال: دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے۔ تیسرے نے کہا کہ میں وقوع کذب باری کا قائل ہوں آیا یہ قائل مسلمان ہے۔ یا کافر بدعتی ہے یا اہل سنت باوجود قبول کرنے کذب باری کو۔

الجواب: اس کو کافر کہنا یا بدعتی خیال نہ کرنا چاہیے۔ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے۔ اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے۔ دیکھو حنفی شافعی پر طعن نہیں کرتا۔ لہٰذا ایسے ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے۔

(قلمی فتویٰ رشید گنگوہی بحوالہ دیوبندی مذہب ص ۱۶۱)

اس فتویٰ سے دیوبندی مذہب میں خدا تعالیٰ کا جھوٹا ہونا واقع ہو گیا۔ نعوذ باللہ

اس فتویٰ پر دیوبندی مذہب کی لایعنی تاویلات کے رد کے لئے اجمل العلماء مولانا محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب لاجواب ردشہاب ثاقب اور مناظر اسلام مولانا غلام مہر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب لاجواب دیوبندی مذہب کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے پاک نہیں ہے نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

تنزیہہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت اثبات رویت رو بلا جہت و محاذات

۔۔۔۔۔ ہمہ از قبیل بدعات حقیقہ است۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک ماننا حقیقی بدعت ہے۔

(ایضاح الحق الصریح فارسی ص ۳۵ طبع دہلی)

پاکستان میں اس کتاب کا ترجمہ بدعت کی حقیقت کے نام قدیمی کتب خانہ کراچی سے شائع ہو چکا ہے اس کے صفحہ ۷۷ پر مذکور عبارت موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ مکار ہے۔ نعوذ باللہ

سو اللہ کے مکر سے ڈرا چاہیے۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۶ طبع دہلی)

اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ علم غیب نہیں بوقت ضرورت دریافت کرتا ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۰)

بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

بُرے وقت میں پہنچنا اللہ کی شان ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸)

خدا کی قبر نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کر کے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے۔ مجاور بن کر بیٹھے۔ وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اس قسم کی باتیں کرے۔ تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۲)

قارئین کرام اس فعل کو شرک کہتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہو اور وہ کسی دوسرے کے لئے کیا جائے۔ قبر کو بوسہ دینا یا مور چھل جھلنا تب شرک ثابت ہوسکتا ہے جب خدا تعالیٰ کی قبر پر مور چھل جھلا جاتا ہو۔ تو اس عبارت سے خدا کی قبر کا اثبات ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ یہ ہے دیوبندی توحید۔

تمام بُرے افعال اللہ کی ذات میں ممکن ہیں۔ نعوذ باللہ

دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن لکھتے ہیں کہ

افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔ (الجہد المقل ج ا ص ۸۳)

افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم کرتے ہیں۔ (الجہد المقل ج ا، ص ۴۱)

اللہ تعالیٰ سے چوری وشراب خوری ہوسکتی ہے۔ نعوذ باللہ

چوری وشراب خوری وجہل وظلم سے معارضہ بھی کم فہمی سے ناشی ہے کیوں کہ معلوم ہوتا ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت کا بندہ کی قدرت سے زائد ہونا اور خدا کے مقدورات کا بندہ کے مقدورات سے زائد ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ یہ کلیہ مسلمہ اہل کلام ہے۔ جو مقدور العبد ہے۔ وہ مقدور اللہ ہے۔ اگر اس کا انکار کرتے ہو تو خود اہل سنت سے خارج ہو۔ (تذکرہ الخلیل ص ۱۴۶ طبع کراچی)

مسئلہ امکان کذب میں دیوبندیوں کی تاویلات باطلہ کے ردّ کے لئے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سبحان السبوح اور حضرت مولانا احمد سعید کاظمی صاحب کی کتاب مستطاب تسبیح الرحمٰن کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کی خطرناک بے ادبی   نعوذ باللہ

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت

مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ناز میں آکر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایک خاص کلمہ فرما دیا۔ اور وہ مجھے معلوم ہے۔ مگر میری زبان سے نقل نہیں سکتا۔ کسی نے وہ کلمہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے نقل کر دیا۔ سن کر بحیرت پوچھا۔ کیا یہ فرمایا کہا جی ہاں فرمایا وہ انہیں کا درجہ ہے۔ جو سن لیا گیا اگر ہم ہوتے تو کان پکڑ کر نکال دیئے جاتے۔ (افاضات الیومیہ ج ۹، ص ۲۵۵)

اللہ تعالیٰ کو پہلے بندوں کے کاموں کی خبر نہیں، کرنے کے بعد ہوتی ہے نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کے شیخ القرآن مولوی غلام اللہ خان کے استاد اور دیوبندی مذہب کے محدث اعظم مولوی سرفراز صفدر گکھڑوی کے شیخ طریقت دیوبندی مذہب کے قطب رشید گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی واں بھچروی لکھتے ہیں کہ

اور انسان خود مختار ہے اچھے کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا۔ کہ کیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (بلغۃ الحیران ص ۸-۱۵۷ طبع گوجرانوالہ)

دیوبندیوں کا رب رشید احمد گنگوہی ہے۔ نعوذ باللہ

دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن اپنے قطب رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں۔

خدا اُن کا مربی اور وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

(مرثیہ ص ۸، طبع دیوبند، کلیات شیخ الہند ص ۸ طبع لاہور)

اس مذکور شعر میں رشید احمد گنگوہی کو مربی خلائق یعنی مخلوق کا رب العالمین کہا گیا ہے۔ اشرف علی تھانوی نے اپنے ترجمہ قرآن مجید میں الحمد للہ رب العالمین کا

ترجمہ یہ کہا ہے ''سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر علم کے'' تو اس شعر میں یہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ گنگوہی کا رب العالمین ہیں اور رشید احمد گنگوہی مخلوق کے رب ہیں۔ نعوذ باللہ

گنگوہی خدا اور اس کی قبر کوہ طور ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی محمود الحسن دیوبندی اپنے اس مرثیہ میں مزید لب کشا ہوتے ہیں کہ

تمہاری تربت انور کو دیکر طور سے تشبیہ
کہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

(مرثیہ ص۱۲، کلیات شیخ الہند ص۹)

جب مولوی محمود الحسن نے گنگوہی کو مربی خلائق تسلیم کر لیا وران کی قبر کو طور سے تشبیہ دے کر خود ارنی کہنے والے موسیٰ بنے اور ان کو خدا بنایا تو گویا سادھے لفظوں میں دیوبندی شیخ الہند کا مفہوم سمجھئے کہ اے گنگوہی صاحب تمہاری قبر میرے لئے کوہ طور ہے اور تم خدا ہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر خدا کو ارنی ارنی عرض کرتے تھے میں بھی تمہیں خدا سمجھ کر تمہاری قبر پر ارنی ارنی پکار رہا ہوں۔

حق رشید احمد گنگوہی کے تابع ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی محمود الحسن لکھتے ہیں کہ:

'' جدھر کو آپ مائل تھے ادھر کو حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی''

(مرثیہ ص۸، کلیات شیخ الہند ص۸)

سراسر حق ہے لا تقض عجائبہ پر کیجئے
گیا زیر زمیں وہ محرم راز قرآنی

(مرثیہ ص۹، کلیات شیخ الہند ص۸)

اس میں صراحت کے ساتھ دیوبندی شیخ الہند نے حق کو گنگوہی کا تابع ہونا بتلا دیا ہے۔

طارق جمیل دیوبندی کے عظمت خداوندی کے خلاف عقائد ونظریات

دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضیلۃ الشیخ مولوی طارق جمیل کے توحید وعظمت باری تعالیٰ کے خلاف نظریات ملاحظہ ہوں' کہ

ہم اپنی بات کا اعتبار جمانے کے لیے قسم اُٹھاتے ہیں اس بنیاد اور مفہوم پر اللہ سبحان اللہ ہماری رعایت کرتے ہوئے کتنا نیچے آ کے بات سمجھا رہا ہے۔

(بیاناتِ جمیل ج۲ ص۶۱ طبع لاہور)

جیسے اللہ یوں کہہ رہا ہو کہ میں بھی تمہارے پاس بیٹھا وا تم دونوں کا جھگڑا سن رہا تھا۔ (بیانات جمیل ج۲ ص۶۱)

اللہ نے یقیناً سن لیا جیسے پاس بیٹھا تھا۔ (بیانات جمیل ج۲ ص۸۲)

مولوی طارق جمیل کے یہ الفاظ ''اللہ کتنا نیچے آ کے بات سمجھا رہا ہے''؟ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کی بلندی عظمت کے خلاف نری بکواس ہے۔ دوسری دو عبارات سے خدا تعالیٰ کا مجسم ہونا معلوم ہو رہا ہے۔ اس کی مزید صراحت اس طارق جمیل کی دعا میں بھی موجود ہے۔ ملاحظہ کیجئے کہ یا اللہ! اے کاش تو ہمارے سامنے ہوتا' ہم تیرے سامنے لوٹ پوٹ ہو جاتے۔ تیرے پاؤں پکڑ لیتے یا اللہ' بس تجھ سے چمٹ جاتے' تجھے منا لیتے یا اللہ' اللہ تو ہم سے بہت دور ہے پر ہمیں پتہ ہے تو ہماری شہ رگ سے قریب ہے۔ یہ سارا مجمع تیرے یہ قدموں میں چپٹا ہوا ہے۔ انہوں نے تجھے پکڑا ہوا ہے .... آجا آجا آجا ہمیں گود میں لے لے .... یا اللہ ہم تجھے بلانے آئے ہیں .... تیرے سامنے ضد کر رہے ہیں آ ناں ہمارے ساتھ آجا آجا آجا دیر ہوگئی ہے۔ (دعا ملحقہ البیان الجمیل ص۹-۱۸ طبع جتوئی)

مذکورہ مولوی دیوبندی کی دعا والی کیسٹ بھی مل جاتی ہے راقم الحروف کے پاس موجود ہے اس میں بھی یہ الفاظ واضح طور پر سنے جاسکتے ہیں کہ

''(اللہ) اور ہمارا تو ہے کوئی بھی نہیں۔ یا اللہ ہمارا کوئی نہیں اللہ تو ہمارے سامنے ہو۔ ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں۔ ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں۔ اللہ ہم تیری گود میں گر جائیں''۔ (بحوالہ دعا پنڈی بھٹیاں کیسٹ)

مذکور مولوی طارق جمیل کی اس بکواس سے خدا تعالیٰ کا مجسم ہونا ثابت ہو رہا ہے او یہ عقیدہ باطل اور اس کا قائل کافر ہے کما صرح فی کتب العقائد۔

قارئین کرام! جس گروہ کا فضیلۃ الشیخ دین اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید سے جاہل ہو۔ باقی علماء وعوام دیوبند کا کیا کہنا۔

طارق جمیل دیوبندی کا اللہ تعالیٰ پر بہتان

اللہ تعالیٰ اعلان کرتا ہے' ساری دُنیا کی محفلوں میں جاؤ' ہر گھاٹ کا پانی پیو' ہر دھن ہر ساز ہر آواز سے دل کو بہلانے کی کوشش کرو۔ حسین حسین پری چہروں سے دوستی کرلو' سونے چاندی کا ڈھیر لگادو' دنیا بھر میں اپنا نام چمکالو' اگر ان چیزوں میں تمہیں چین مل جائے تو مجھے ربّ ہی نہ سمجھنا۔ الاسنو الا سنو الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔(حیرت انگیز کارگزاریاں ص ۱۳۸' طبع لاہور)

کیا اللہ تعالیٰ ان محافل بدزنا وشراب خوری فلموں' ڈراموں' گانوں کی محافل میں جانے کا حکم دے رہا ہے۔ نعوذ باللہ' پھر توحید و رسالت کو کرکٹ کی وکٹوں سے مثالیں دیتا ہے۔ مولانا (طارق جمیل) کرکٹ والوں سے بات کر رہے تھے فرمانے لگے' تین وکٹیں ہیں۔ توحید و رسالت اور آخرت بلّہ ایمان ہے اور بولنگ شیطان کرارہا ہے۔ ایمان کے بلے سے توحید آخرت اور رسالت کو بچانا ہے۔

(حیرت انگیز کارگزاریاں ص ۵-۱۴۴)

غیر اللہ کو سجدہ کے متعلق دیوبندی نظریات

عموماً دیوبندی اہل سنت پر بہتان لگاتے ہیں کہ یہ قبور کو سجدہ کرتے ہیں حالانکہ یہ ان کا بہتان صریح ہے اس لئے کہ کسی جاہل کا عمل کسی مسلک کے لئے حجت نہیں ہوا کرتا سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے غیر خدا کو سجدہ تعظیمی کے اشد حرام ہونے پر مستقل کتاب زبدۃ الزکیہ تحریر فرمائی ہے۔ پھر سیدنا امام احمد رضا اپنے کلام مبارک میں بھی فرماتے ہیں۔

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

دوسری طرف غیر خدا کو سجدہ تعظیمی کا اہل سنت پر الزام دینے والے دیوبندیوں کے اکابر کے نظریات ملاحظہ ہوں۔

دیوبندیوں کے بزرگوں کو سجدہ تعظیمی کرنے کا جواز

اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ:

''بعض صوفیہ سجدہ تعظیمی کے جواز کے قائل ہیں'' (افاضات الیومیہ ج۱،ص ۲۷۶)

غیر خدا کو سجدہ عشق میں کوئی ضابطہ نہیں

انہوں نے بہت ہی اچھا جواب دیا۔ کہ اس کو نہ پوچھو اس وقت تو شاید سجدہ میں گر جاؤں مگر کہا سجدہ میں گر جانا جائز ہو جائے گا۔ یہ عشق کے کرشمے ہیں یہ یہاں پر ضابطہ سے کام نہیں چلتا۔ (افاضات الیومیہ ج۱،ص ۱۵۳)

اگر سجدہ بزرگ کی طرف ہو اور نیت خدا کی ہو تو حرج نہیں

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ:

"ممکن ہے کہ مسجود حق تعالیٰ ہوں اور وہ بزرگ جہت سجدہ ہو جیسے سجدہ الی الکعبہ میں حضرت حق تعالیٰ ہیں۔ اور کعبہ جہت سجدہ ہے"۔

(بوادر النوادر ص ۱۲۸ طبع لاہور)

بزرگ کو سجدہ کرنے والے پر طعن و ملامت نہ کرو

تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ نعم لایلام علیھم لعدم اشتغالھم با لتحقیقات العلمیہ......... (غیر خدا کو) سجدہ کرنے والے پر بوجہ لغزش کے ملامت نہ کریں گے۔ اور معذور سمجھیں گے۔ (بوادر النوادر ص ۷-۱۳۶ طبع لاہور)

قارئین کرام ان دیوبندیوں کی توحید پرستی ملاحظہ ہو کہ غیر خدا کو سجدہ کرنے والے پر ملامت نہ کرو مگر محفل میلاد اور گیارہویں کرنے والوں سے جہاد کرو۔ ضیا للعجب

دیوبندی رشید احمد گنگوہی محفل میلاد کو بدعت ضلالت قرار دیتے ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۲۸)

بدعات میں یہ اثر ہے کہ اس سے ظلمت پیدا ہوتی ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۹۳)

اب اجازت ہے اپنی قوت اور وسعت کے موافق مقابلہ کیجئے۔ بلکہ اب تو اس کو جہاد سمجھئے۔۔۔۔۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی برکت ہوگی۔

(افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۲۰)

قارئین کرام آپ نے دیوبندیوں کے جہاد کو ملاحظہ فرمالیا۔ اور وہ بھی پوری اُمت مسلمہ کے خلاف۔

حسین احمد مدنی کو سجدہ

ان لوگوں نے حضرت (ٹانڈوی) کے روبرو اپنی گردنوں، پیشانیوں کو جھکا دیا

وہ لوگ تائب ہوئے اور منہ کے بل سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے۔

(الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ص ۲۶۷ طبع گوجرانوالہ)

کعبہ معظّمہ کے متعلق دیوبندی عقائد

اب کعبہ معظّمہ کے متعلق دیوبندی اکابر کے عقائد ونظریات ملاحظہ کیجئے۔

استنجاء کرتے وقت کعبہ کی طرف پیٹھ کرنا جائز ہے نعوذ باللہ

سوال: استنجاء کرنا یعنی آبدست لینا قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے کیسا ہے۔

الجواب: چونکہ کوئی دلیل نہی کی نہیں اس لئے جائز ہے۔

(امداد الفتاویٰ ج ۱، ص ۸۶ طبع کراچی)

دوسری طرف ان کے ہاں تھانوی صاحب کی طرف پشت کرنا درست نہیں۔

(اشرف المعمولات ص ۲۴)

دیوبندیوں کا کعبہ گنگوہ ہے۔

دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن لکھتے ہیں کہ

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

(مرثیہ ص ۹، کلیات شیخ الہند ص ۸)

سجدہ کرنے کے لئے کعبہ کی طرف منہ کرنا شرط نہیں ہے۔

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

یہ سوال کہ سجدہ میں استقبال قبلہ تو ہونا ضروری ہے۔ اور اس میں اس شرط کا التزام نہیں ہوسکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شرط اس میں اختلاف کی گنجائش ہے۔ چنانچہ نیل الاوطار باب التکبیر للسجود میں ہے۔۔۔۔۔ ابو عبدالرحمٰن کے نزدیک استقبال قبلہ بھی شرط نہیں۔ (بوادر النوادر ص ۱۳۹)

قرآن مجید کو ہذیان اور بکواس سے تشبیہ (نعوذ باللہ)

دیوبندی تبلیغی جماعت کے مولوی محمد زکریا رقمطراز ہیں، کہ

صوفیہ نے لکھا ہے، کہ نماز حقیقت میں اللہ جل شانہٗ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے، جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا...... نماز کا معظم حصہ ذکر ہے۔ قرأت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔
(فضائل اعمال ص ۳۶۹ طبع کتب خانہ فیضی لاہور)

اس عبارت میں دیوبندی شیخ الحدیث نے غفلت کی حالت میں قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو ہذیان اور بکواس قرار دیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک

قرآن مجید کے متعلق تحریف کا دیوبندی عقیدہ

دیوبندی مذہب کے معروف محدث انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ

والذی تحقق عندی ان التحریف فیه لفظی ایضا اما انه عن عمد منهم او لمغلطة فالله تعالٰی اعلم

اور میرے نزدیک قرآن مجید میں لفظی تحریف واقع ہو چکی ہے یا تو لوگوں نے جان بوجھ کر کی ہے یا غلطی سے۔ (فیض الباری ج ۳، ص ۳۹۵، طبع کوئٹہ)

دیوبندی شیخ الہند کی خود ساختہ آیت

دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن لکھتے ہیں کہ

یہ ارشاد ہوا وان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ۔ واولی الامر منکم اور ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد اس آیت میں سوائے انبیائے کرام علیہم السلام اور کوئی ہیں سو دیکھئے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء و جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں آپ نے آیت فردوہ الی اللہ

والرسول ان کنتم تومنون باللہ و الیوم الآخر تو دیکھ لی۔ اور آپ کو یہ ابّ تک معلوم نہ ہوا۔ کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت ہے اُسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا معروضہ احقر بھی موجود ہے۔ (ایضاح الادلہ ص ۹۷ طبع دیوبند وملتان)

یہ یاد رہے کہ یہ کتاب دیوبند کے مفتی و محدث اصغر حسین کی تصحیح کے ساتھ اور مراد آباد سے مولوی فخر الدین دیوبندی کے حواشی کے ساتھ کتاب شائع ہوئی۔ بلکہ مولوی فخر الدین نے ترجمہ بھی جوں کا توں کر دیا۔ حالانکہ یہ آیت قرآن مجید میں نہیں ہے دیوبندی مولوی عامر عثمانی لکھتے ہیں کہ

"عجیب بات یہ ہے کہ حضرت شیخ الہند نے بڑے جزم اور وثوق کے ساتھ الفاظ کے ایک ایسے مجموعے کو قرآن کی آیت قرار دے دیا۔ جو تیس پاروں میں کسی بھی جگہ موجود نہیں ہے۔ حضرت موصوف نہ جانے کیسے ایک فقرہ بڑھا دیا جو حکام کو بجائے فریق کے جج بنائے دے رہا ہے"۔ (ماہنامہ تجلی دیوبند نومبر ۱۹۶۲ء، ص ۶۲)

سپاہ صحابہ کے کرتوت

چنیوٹ۔ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ گڑھا چنیوٹ میں قرآن پاک جلانے کے الزام میں گرفتار ملزموں صدر سپاہ صحابہ ملک خلیل احمد پیش امام جامع مسجد صدیق اکبر مولوی محمد اکرم بلال اور غلام محمد کو ایس ایچ او سٹی نے گزشتہ روز انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں پیش کیا عدالت کے جج جسٹس فخر الدین نے استغاثہ کی سماعت کے بعد پانچوں ملزموں پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ (نوائے وقت لاہور ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

لاہور (نمائندہ جنگ) وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ یہ واقعہ درست ہے جامع مسجد صدیق اکبر جس کو گڑھا مسجد چنیوٹ کہتے ہیں اس میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات ہوئے۔ ۱۵ جولائی کو نماز ظہر کے بعد مسجد سے ملحقہ کمرے میں دھواں اٹھتا دیکھا گیا۔ معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے نسخوں کو

آگ لگائی گئی ہے۔ابتدائی تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ محمد بلال (جوکہ خادم مسجد کا بیٹا ہے) نے ان واقعات کو خود تسلیم کرلیا اس نے کہا یہ اس لیے کہا گیا کہ چنیوٹ میں بھی جھنگ جیسے حالات پیدا کئے جائیں اس نے مولوی محمد اکرم' غلام محمد' شفیع عبدالعزیز اور ماسٹر خلیل صدر سپاہ صحابہ چنیوٹ کے نام بتائے اس نے کہا ان افراد کے کہنے پر میں نے ایسا کیا وزیراعلیٰ نے بتایا کہ پولیس نے محمد بلال کو 5 ستمبر کو گرفتار کیا۔ اس کی عمر 14 سال ہے وہ دیوبندی مسلک کا ہے اس کی رپورٹ پر مولوی محمد اکرم اور غلام محمد کو بھی گرفتار کیا گیا اور انہوں نے اپنا جرم تسلیم کرلیا انہوں نے کہا کہ ہم بلال کو قرآن پاک کو آگ لگانے کے لیے بھیجتے رہے تاکہ چنیوٹ میں جھنگ جیسی صورتحال پیدا کی جائے۔ (اخبار جنگ راولپنڈی 11 ستمبر 1992ء)

فیصل آباد: قرآن پاک کو نذرِ آتش کرنے کے سانحہ میں ملوث محلّہ فاروق آباد کی مسجد کے خطیب باڈی گارڈ محمد امین عرف بھولا کو پھولیس نے گرفتار کر کے اس کا جسمانی ریمانڈ لے کر تفتیش کا دائرہ وسیع کردیا۔ ملزم نے ابتدائی تفتیش کے دوران انکشاف کیا ہے کہ شیطانی حرکت میں مجیب الرحمٰن' اس کے بھائی اور اس مسجد کے خادم نے کی تھی۔ مسجد کا دروازہ بند کر کے مجھے پہرہ پر مقرر کیا گیا۔ (نوائے وقت 7 ستمبر 1992)

قرآن مجید کے دیوبندی تراجم اور توہین باری تعالیٰ

۱- اللّٰہ یستھزی بھم (پ ا، رکوع ۲)

ترجمہ: اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے۔ (ترجمہ احمد علی لاہور ص ۵ طبع لاہور)

اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (ترجمہ مولوی محمود الحسن ص ۵ طبع لاہور)

ان منافقوں سے خدا ہنسی کرتا ہے۔ (ترجمہ فتح محمد جالندھری ص ۵ طبع لاہور)

اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے۔ (ترجمہ عبدالماجد دریا آبادی ص ۵ طبع لاہور)

اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے جیسا اُس کی شان کے لائق ہے۔

(ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سوا ان تمام دیوبندی مترجمین نے اللہ تعالیٰ سے ٹھٹھا ہنسی کرنے کو منسوب کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک و بلند ہے۔ اس لئے ان امور کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا غلط ہے جو ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے فرمایا۔ کہ وہی رب تعالیٰ کی شان کے لائق ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے استہزاء کا مفہوم یہ ہے۔ کہ کفار و منافقین کے مذاق وغیرہ کی جزا بمعنی سزا دینا ہے۔ امام نسفی نے یہی تفسیر مدارک میں بیان کیا ہے۔ اور سرکار اعلیٰ حضرت بریلوی نے کمال احتیاط کا ترجمہ فرمایا ہے۔

۲- ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین ○ (پ ۳ رکوع ۱۳)

اور وہ یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک چال چلے، اور خدا بھی عیسیٰ کو بچانے کے لئے ایک چال چلا، اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔ (ترجمہ فتح محمد جالندھری ص ۸۷)

اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (ترجمہ مولوی محمود الحسن ص ۷۲)

اور کافروں نے مکر کیا۔ اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی۔ اور اللہ سب سے بہتر تدبیر والا ہے۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

دیوبندی اکابر مترجمین نے بے دھڑک اللہ تعالیٰ کی طرف چالبازی مکر اور داؤ کو منسوب کیا ہے اس سے ترجمہ قرآن کا عام قاری یہی نتیجہ اخذ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ چالباز داؤ باز اور مکار ہے۔ نعوذ باللہ آئمہ تفسیر نے یہاں پر مکر کا جو مفہوم بیان کیا ہے امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ مکر کا معنی ہوتا ہے کہ کسی کو شر پہنچانے میں حیلہ کرنا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ محال ہے۔ یہاں مکر اللہ سے مراد جزائے مکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ ان کے مکر کی سزا دیتا ہے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ کنز الایمان تقدیس الوہیت کا پاسبان ہے۔

۳-ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصبرین ○ (پ۴ رکوع ۵)

کیا تم کو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤ گے جنت میں اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو جہاد کرنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو۔ (ترجمہ محمود الحسن ص ۸۶)

اور کیا تم سمجھتے ہو کہ بے آزمائش جنت میں جا داخل ہو گے۔ حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور یہ بھی مقصود ہے کہ وہ ثابت رہنے والوں کو معلوم کرے۔ (ترجمہ فتح الحمید ص ۱۰۳)

ہاں کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو گے حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے تو ان لوگوں کو دیکھا ہی نہیں۔ جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا۔ اور نہ ان کو دیکھا کہ جو ثابت قدم رہے۔ (ترجمہ اشرف علی تھانوی ص ۶۰ طبع لاہور)

کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں پہلے چلے جاؤ گے۔ اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی۔

(ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی کنز الایمان)

دیوبندی مترجمین نے اللہ تعالیٰ کے علم غیب کی ان تراجم میں نفی کی ہے ترجمہ کنز الایمان تقدیس الوہیت کا پاسبان ہے۔

۴-ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعھم (پ۵ رکوع آخری)

البتہ منافق دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔

(ترجمہ محمود الحسن ص ۱۳۰)

منافق ان چالوں سے اپنے نزدیک خدا کو دھوکہ دیتے ہیں یہ اس کو کیا دھوکہ دیں گے۔ وہ انہیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔

(ترجمہ فتح الحمید ص ۱۴۸)

منافق اللہ کو فریب دیتے ہیں اور وہی ان کو فریب دے گا۔

(ترجمہ احمد علی لاہوری ص ۱۵۹)

بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا۔ (ترجمہ کنز الایمان)

دیوبندی تراجم میں اللہ تعالیٰ کو دھوکہ باز دغا باز اور فریبی کہا گیا ہے۔ نعوذ باللہ جو اللہ پاک کی شان کے خلاف ہے مگر تقدیس الوہیت کا پاسبان ترجمہ کنز الایمان ہے۔

۵-نسوا اللہ فنسیھم (پ۱۰ رکوع ۹)

بھول گئے اللہ کو وہ بھول گیا ان کو۔ (ترجمہ محمود الحسن ص ۲۵۵)

انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ خدا نے ان کو بھلا دیا۔ (فتح الحمید ص ۲۷۳)

وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ (ترجمہ احمد علی لاہوری ص ۳۱۴)

وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے اور اللہ نے ان کو چھوڑ دیا۔ (کنز الایمان)

دیوبندی مترجمین نے اللہ تعالیٰ کا بھول جانا بیان کیا ہے۔ جو کہ اللہ کے لئے محال ہے دیوبندی تراجم سے واضح ہوا کہ ان کے ہاں خدا کو نسیان ہو سکتا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ کمال احتیاط پر مبنی ہے۔

۶-یایھا الذین امنوا ان تنصر اللہ ینصرکم۔ (پ۲۶، رکوع ۵)

اے ایمان والوں اگر تم اللہ کی مدد کرو گے، تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

(ترجمہ اشرف تھانوی ص ۴۵۸، ترجمہ احمد علی لاہوری ص ۸۰۹، ترجمہ محمود الحسن ص ۱۵۸، فتح الحمید ص ۶۸۲)

اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

(ترجمہ کنز الایمان)

دیوبندی تراجم سے اللہ کی محتاجی ثابت ہو رہی ہے کنز الایمان سے عظمت خدا، پھر دیوبندی غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک کہتے ہیں خود ان کے فتویٰ و ترجمہ سے ان کے ہاں خدا بھی مشرک ہے۔ نعوذ باللہ

امام الانبیاء محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق دیوبندی عقائد

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادنیٰ توہین بھی کفر ہے۔ مگر دیوبندی مذہب کی اساس ہی اس پر قائم ہے۔ چند دیوبندی اکابر کی کفریہ اور گستاخانہ عبارات ہم نقل کر رہے ہیں تاکہ لوگ اس سے واقف ہوسکیں۔

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال بیل گدھے کے خیال سے کئی درجے بدتر ہے۔نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤخر خود است کہ خیال آں باتعظیم واجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤخر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود نہ تعظیم بلکہ مہاں ومحتری بود ایں تعظیم واجلال غیر کہ درنماز ملحوظ مقصود می شود بشرک می کشد۔ (صراط مستقیم ص ۹۷ طبع دیوبند)

ترجمہ: (نماز میں) زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال

بہتر ہے۔ اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔ کیوں کہ شیخ کا خیال تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے۔ اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے۔ اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ (صراط مستقیم ص ۱۵۰ طبع دیوبند)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء چمار سے زیادہ ذلیل اور ذرّہ ناچیز سے کمتر ہیں۔نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا (انبیاء واولیاء) ہو یا چھوٹا (ہم تم) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۴ طبع دہلی)

اللہ کی شان بہت بڑی ہے۔ کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء بڑے بھائی ہیں اور ہم چھوٹے۔نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

انبیاء اولیاء امام زادے پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۰)

حضور ﷺ کی گنوار جیسی حیثیت۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔

(تقویۃ الایمان ص ۵۶)

انبیاء و اولیاء کو سفارشی ماننے والا ابوجہل جیسا مشرک ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ جو کسی (انبیاء و اولیاء) کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے، گو اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق سمجھے۔ ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸)

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

سارا کاروبار جہاں کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۸)

حضور ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء کو اپنے قبر و حشر کے حال کا بھی علم نہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ: جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۹)

اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ (تقویۃ الایمان ص ۸)

اللہ کو ماننے اور اس کے سوائے کسی کو نہ مانے۔ (تقویۃ الایمان ۱۴)

اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸)

خدا چاہے تو کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

اس شہنشاہ (اللہ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔

(تقویۃ الایمان ص ۳۱)

حضور ﷺ اور دیگر انبیاء گاؤں کے چودھری جیسے۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۴)

حضور ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء کی تعریف عام بشر سے بھی کم کرو۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ

کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو۔ جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔ (تقویۃ الایمان ص ۶۳)

حضور ﷺ کسی چیز کے بھی مختار نہیں نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۴۷)

حضور ﷺ کفار جیسے ہیں نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی رقمطراز ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں ان مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا۔ جن کی نجاست قرآن مجید سے ثابت ہے۔

(خط ملحقہ تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۲۳۱ طبع کراچی)

حضور ﷺ کو پاگلوں گدھوں جانوروں جیسا علم غیب ہے نعوذ باللہ

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل علم غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔

(حفظ الایمان ص ۸ طبع دیوبند ص ۱۳ طبع کراچی و ملتان)

اس عبارت کے کفریہ ہونے پر سیدی محدث اعظم پاکستان آفتاب علم و حکمت منبع رشد و ہدایت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز نے دیوبندی مناظر مولوی منظور نعمانی کے ساتھ مناظرہ کیا دیوبندی مناظر نے راہ فرار میں ہی اپنی عافیت خیال کی اہل سنت کو عظیم فتح اور دیوبندیوں کو عبرتناک شکست ہوئی۔

سیدی محدث اعظم قدس سرہ العزیز نے اس عبارت کے کفریہ ہونے پر ایک کتاب لا جواب موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام تحریر فرمائی ہے۔

حضور ﷺ کے علم سے ملک الموت اور شیطان کا علم زیادہ ہے نعوذ باللہ

دیوبندی محدث خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں کہ

غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵ طبع کراچی، ص ۵۱ طبع دیوبند)

پس اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر ہو۔ چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ ص ۵۶)

دیوبندی قطب عالم رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب کو اول تا آخر پڑھ کر تصدیق کی ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۲۷۴)

دیوبندی مذہب کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ

ایک خاص علم کی وسعت آپ ﷺ کو نہیں دی گئی۔ اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔ (شہاب ثاقب ص ۱۱۳ طبع دیوبند)

مناظر اسلام مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی سے اس کی کفریہ عبارات پر مناظرہ کر کے اس کو عبرتناک شکست دی تھی۔ تفصیل اس کی تقدیس الوکیل میں ملاحظہ فرمائیں اور اس کی کتاب براہین قاطعہ کا مستقل ردّ اور جواب مولانا نذیر اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ نے بوارق اللمعہ کے نام سے تحریر فرمایا تھا۔ جو اس وقت شائع ہوا تھا۔ فقیر کے پاس موجود ہے۔

حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کے امام مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ

اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم

ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحذیر الناس ص۱۴ طبع دیوبند)

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص۲۵)

خاتم النبیین ہونا حضور ﷺ کی صفت خاصہ نہیں نعوذ باللہ

مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ

ہر زمین میں اس زمین کے انبیاء کا خاتم ہے۔ (تحذیر الناس ص۳۱)

جیسے ہر اقلیم کا بادشاہ باوجودیکہ بادشاہ ہے مگر بادشاہ ہفت اقلیم کا محکوم ہے۔ ایسے ہی ہر زمین کا خاتم اگرچہ خاتم ہی ہے۔ پر ہمارے خاتم النبین کا تابع۔
(تحذیر الناس ص۳۲)

اس زمین کے انبیاء علیہم السلام ہمارے خاتم النبین ﷺ سے اس طرح مستفید و مستفیض نہیں جیسے آفتاب سے قمر و کواکب باقیہ بلکہ اور زمینوں کے خاتم النبین بھی آپ سے اسی طرح مستفید و مستفیض ہیں۔ (تحذیر الناس ص۳۲)

خاتم النبین کا معنی آخر نبی سمجھنے والے جاہل ہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ

سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے۔
(تحذیر الناس ص۳)

مولوی قاسم نانوتوی کے ان کفریات کا شدید رد بلیغ اس دور کے جلیل القدر علمائے اہل سنت نے خوب فرمایا۔ متعدد کتب تصنیف فرمائیں متعدد مناظرے

مباحثے سے نانوتوی کا منہ توڑ جواب دیا جس کی تفصیل کتاب مولانا احسن نانوتوی میں دیکھی جاسکتی ہے۔ تحذیر الناس کے تفصیلی رد کے لئے غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مستطاب التبشیر اور التبشیر پر اعتراضات کا جواب اور شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی کی کتاب التنویر اور مولانا محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رد شہاب ثاقب کا مطالعہ فرمائیں۔ ڈاکٹر خالد محمود نے جو تحذیر الناس کی حمایت میں مقدمہ تحریر کیا ہے اس کا مولانا سیّد بادشاہ تبسم بخاری صاحب نے ماہنامہ کنزالایمان کے ختم نبوت نمبر میں تفصیلی منہ توڑ جواب لکھا ہے وہ بھی قابل مطالعہ ہے۔

خود مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا ہے کہ

جب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب.......... نے کتاب تحذیر الناس لکھی تو سب نے مولانا محمد قاسم صاحب کی مخالفت کی بجز مولانا عبدالحیٔ کے۔
(قصص الاکابر ص۱۵۹، افاضات الیومیہ ج۵، ص۲۹۶)

انبیاء سے امتی عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ:

انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔
(تحذیر الناس ص۵)

نبی پاک ﷺ کی حیات بالذات کی طرح دجال بھی حیات بالذات ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ

جیسے رسول اللہ ﷺ بوجہ منشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم

فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے۔ ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا۔

(آب حیات ص ۱۹۵ طبع ملتان)

انبیائے کرام معصوم نہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ

بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔

(تصفیۃ العقائد ص ۲۸)

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

مکروہ تنزیہی کا صدور انبیاء سے بعد نبوت بھی اتفاقاً جائز رکھا گیا ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۸)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

یہ ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے۔ جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہوسکتی ہے۔

(بوادر النوادر ص ۱۹۷، امداد الفتاویٰ ج ۵، ص ۲۷۰، شرح فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۱۰۲)

رحمۃ اللعالمین ہونا حضور ﷺ کی صفت خاصہ نہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۸)

اس مولوی رشیدہ احمد گنگوہی نے اپنے مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو رحمۃ اللعالمین قرار دیا۔ (فاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۶۱، اشرف السوانح ج ۳ ص ۱۵۵)

بشریت میں مماثلت کا دعویٰ۔ نعوذ باللہ

دیوبندی مولوی خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں کہ

نفس بشریت میں مماثل آپ ﷺ کے جملہ بنی آدم ہیں۔

(براہین قاطعہ ص ۷)

حضور ﷺ کو بھائی کہنا نص کے موافق ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں کہ

اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ ﷺ کو بھائی کہا۔ تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا۔ وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۷)

تو گویا اب ہمیں یہ کہنے کی اجازت ہے کہ بوجہ بنی آدم ہونے کے تمام دیوبندی عوام اور ان کے اکابر ابوجہل فرعون نمرود وغیرہ کے بھائی ہیں یہ کہنا نص کے خلاف نہیں ہے۔

نبی پاک ﷺ مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی نے رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کیا۔ کہ گویا آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ

میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان ص ۶۱)

ہے کوئی دیوبندی مولوی کسی حدیث میں یہ جملہ دکھانے کے لئے تیار۔

حضور ﷺ پر بہتان نعوذ باللہ

مولوی رشید احمد گنگوہی نے حضور اقدس ﷺ پر بہتان لگاتے ہوئے یہ ارشاد کے طور پر منسوب کیا کہ

مجھ کو بھائی کہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۹۸)

ہے کوئی دیوبندی یہ قول مرقوم کتب حدیث سے دکھانے کے لئے تیار

حضور ﷺ نے بلا عدت نکاح پڑھ لیا۔ نعوذ باللہ

مولوی حسین علی واں بھچروی لکھتے ہیں کہ

زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا۔ (بلغۃ الحیران ص ۲۶۷)

حالانکہ یہ حضور اقدس ﷺ پر بہتان ہے اس لئے کہ عدت کے بعد نکاح کا صراحت سے صحیح مسلم میں ذکر موجود ہے۔

حضور ﷺ بہروپیا تھے نعوذ باللہ

دیوبندی مولوی اشرف تھانوی کے خلیفہ مولوی عنایت علی شاہ لکھتے ہیں کہ

بشر نور رب العلیٰ بن کر آیا
نئے رنگ میں جا بجا بن کر آیا
بڑے کھیل کھیلے بڑے روپ بدلے
زمانہ میں بہروپیا بن کر آیا

(باغ جنت ص ۳۲۴)

حضور ﷺ کا میلاد منانا ہندوؤں کے کرشن کے جنم منانے سے بھی بدتر ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں۔

پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ ﷺ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے۔ (براہین قاطعہ ص ۱۵۲)

دیوبند مولوی بانی اسلام ﷺ کے ثانی ہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی محمود الحسن اپنے رشید گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

زبان پر اہل اہواء کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ ص ۴، کلیات شیخ الہند ص ۷)

اشرف تھانوی کے نزدیک تو بانی اسلام خود اللہ تعالیٰ ہے۔

(مواعظ میلاد النبی طبع لاہور ص ۴۶۳)

حضور ﷺ کا روضہ مبارک حرام بنا ہوا ہے۔ نعوذ باللہ

مفتی دیوبند عزیز الرحمٰن کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

سوال۔۔۔۔ اور بعض تمثیلاً کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضے پختہ بنے ہوئے ہیں یہ کیسے درست اور جائز ہوئے۔ بالتشریح والتفصیل جواب تحریر فرمائیے۔

جواب۔۔۔۔ قبور (انبیاء و اولیاء) پر گنبد اور فرش پختہ بنانا ناجائز اور حرام ہے۔ بنانے والے اور جو اس فعل سے راضی ہوں گناہ گار ہیں۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج ۱ ص ۹۲ طبع کراچی)

حضور ﷺ کو طاغوت کہہ سکتے ہیں۔ نعوذ باللہ

دیوبندی مولوی حسین علی واں بھچروی لکھتے ہیں کہ

اور طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت اس معنی بموجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔ یا مراد خاص شیطان ہے۔ (بلغۃ الحیران ص ۴۳)

خود مولوی تھانوی نے لکھا ہے کہ طاغوت شیطان کو ہی کہتے ہیں۔ طاغوت

بمعنی شیطان فرمایا ہے۔ (بوادر النوادر ص ۲۹۴)

دیوبندی مولوی حضور ﷺ کے برابر ہیں۔نعوذ باللہ

مطلب یہ ہے کہ بعض صفات میں ہم اور حضور ﷺ مشترک ہیں۔
(افاضات الیومیہ ج ۱۰ ص ۱۷۱)

حضور ﷺ سے لوگ علم میں بھی بڑھ سکتے ہیں نعوذ باللہ

دنیوی فنون کے اندر ہوسکتا ہے کہ غیر نبی سے اعلم ہو جائے۔فن سیاست میں ممکن ہے کہ غیر نبی سے اعلم ہو جائے۔ (افاضات الیومیہ ج۹ ص ۶۰)

حضور ﷺ کو کافر سے بھی تھوڑا علم ہے کہ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔نعوذ باللہ

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب کیا کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵)

تو گویا کہ دیوبندی مذہب میں حضور اقدس ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے نعوذ باللہ مگر دیوبندی دھرم میں کافر کو دیوار کے پیچھے کا علم ہے۔ تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

اور کشف سے کہ لوگ اس کو بڑی چیز سمجھتے ہیں کہ جو چیز سب لوگ دیوار کے پرلی طرف جا کر دیکھ سکتے ہیں وہ اس نے یہاں بیٹھے دیکھ لی۔ یہ بات تو کافر کو بھی حاصل ہوسکتی ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱۰ ص ۲۴۸)

جو روایت مولوی خلیل احمد نے شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کی ہے۔اس کو شیخ موصوف صحیح نہ شد فرماتے ہیں۔ (مدارج النبوت ج ۱ ص ۷)

حضور ﷺ اپنی جان کے بھی نفع نقصان کے مالک نہیں۔نعوذ باللہ

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

سوانہوں نے بیان کر دیا۔ کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کا بھی نفع نقصان کا مالک نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۸)

مولوی غلام اللہ خان پنڈوی لکھتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ کو نہ نفع نہ نقصان کی طاقت اور نہ ہی غیب جاننے کی طاقت اللہ کی طرف سے دی گئی ہے۔ (جواہر القرآن ص ۷۳)

حضور ﷺ کے گنبد روضۂ اطہر کو گرانا واجب ہے۔نعوذ باللہ

مولوی اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ

ہماے معزز دوست نواب جمشید علی خاں نے بھی یہ سوال لکھ کر بھیجا کہ حدیث میں قبر پر عمارت بنانے کی ممانعت تو معلوم ہے تو کیا اس حدیث کی رو سے حضور کے گنبد شریف کو بھی شہید کرنا واجب ہے۔ چنانچہ واقعی بناء علی القبر کی حدیث میں مخالفت ہے اس لئے اول تو میں متحیر ہوا۔ بہت سی ایسی باتیں ہوئی ہیں جو ہوتی تو ہیں واقعی لیکن ان کا تذکرہ بدنما اور بے ادبی و بدتہذیبی ہوتی ہے۔

(افاضات الیومیہ ج۹ ص ۲۸۹)

حضور ﷺ تہذیب اخلاق سے بے خبر تھے۔نعوذ باللہ

مشہور دیوبندی مناظر مولوی عبدالشکور لکھنوی لکھتے ہیں کہ

اخلاق محاسن کی تین جز ہیں تہذیب اخلاق، تدبیر منزل، سیاست مدن، ان تینوں سے آپ (ﷺ) قطعاً بے خبر تھے جب آپ یہ بھی نہ جانتے تھے کہ کتاب الٰہی کیا چیز ہے۔ اور ایمان کیا چیز ہے تو اور محاسن سے آپ کو کیوں کر آگاہی ہوسکتی تھی۔ (سیرت نبوی ص ۴۴ طبع لاہور)

حضور اکرم کو میدان کی شکست۔نعوذ باللہ

دیوبندی تبلیغی جماعت کے فضیلۃ الشیخ مولوی طارق جمیل کا بیان ملاحظہ ہو

کہ ہم نے میدانِ جنگ میں بڑی شکست کھائی۔ شکست کھانا کوئی بُری بات نہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہستی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت جن جیسا دُنیا میں پیدا نہ ہوگا ان کو اُحد کی لڑائی میں شکست ہوئی۔ میدان کی شکست انبیاء نے اُٹھائی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھائی ہے۔

(حیرت انگیز کارگزاریاں ص ۱۴۱ طبع لاہور)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر نبی کی برتری – نعوذ باللہ

دیوبندی تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کا بیان ملاحظہ ہو کہ

ایک دم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھولیں' پسینہ پونچھا' کہا خولہ بشارت ہو۔ فیصلہ تیرے حق میں اللہ نے کر دیا اپنے نبی کے خلاف نبیؐ کے فتوے کے خلاف۔ (بیاناتِ جمیل ج ۲ ص ۸۱)

وہ عورتیں کہا گئیں جن کے رونے کی وجہ سے اللہ نے نبی کے فیصلے کو منسوخ کر دیا تھا۔ (خطباتِ جمیل ج ۲ ص ۲۴۴ طبع گوجرانوالہ)

اے اللہ تیرا نبی تو سنتا تو سن۔ (خطباتِ جمیل ج ۲ ص ۳۰۱)

اوّل الذکر دو عبارات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صحابیات کی برتری بیان کی جارہی ہے تیسری عبارت میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا توہین آمیز لہجہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

انبیائے کرام سے جادوگر زیادہ طاقت رکھتے تھے۔ نعوذ باللہ

پس بسیار چیز است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردن مشود حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقوی درکمل ازاں ارباب سحر و اصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد۔

پس بہت سی چیزیں ہیں کہ اس کا مقبولان حق تعالیٰ سے خرق عادت کی قسم

سے سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے افعال بلکہ اس سے قوی و اکمل صاحبان سحر و طلسم سے ممکن الوقوع ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۱۰۲، ص ۱۰۴ منصب امامت ص ۳۴)

تاویل سے حضور ﷺ کی توہین کرنے والا کافر نہیں۔ نعوذ باللہ

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

اہانت و گستاخی کردن در جناب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کفر است ــــــ و اگر با تاویلے وتوجیہے گوید کافر نہ شود۔ (امداد الفتاوی ج ۵ ص ۳۹۳ طبع کراچی)

مثل انبیاء ہونے کا دعویٰ۔ نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کی تبلیغی جماعت کے بانی مولوی محمد الیاس صاحب کہتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کنتم خیر اُمۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر کی تفسیر خواب میں یہ القاء ہوئی۔ کہ تم مثل انبیاء کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو۔

(ملفوظات شاہ محمد الیاس ص ۴۵ طبع کراچی)

انبیائے کرام پر برتری کا دعویٰ۔ نعوذ باللہ

تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس صاحب مزید کہتے ہیں کہ

اگر حق تعالیٰ کسی سے کام لینا نہیں چاہتے ہیں تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کر لیں۔ تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں۔ جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔ (مکاتیب حضرت مولانا شاہ محمد الیاس ص ۱۰۷ طبع کراچی)

بانی تبلیغی جماعت کے جنازے پر وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل کی تلاوت۔ نعوذ باللہ

دیوبندی ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں کہ

شہر میں (مولوی الیاس کی موت کی) عام اطلاع ہوگئی تھی۔ اور لوگوں کی آمد صبح سے شروع ہوگئی تھی۔ تھوڑی دیر میں مجمع بڑا ہوگیا۔ وہ مجمع جس کو مولانا کبھی فارغ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ شیخ الحدیث صاحب اور مولانا محمد یوسف صاحب کا حکم ہوا۔ کہ لوگوں کو نیچے میدان میں جمع کیا جائے۔ اور ان سے خطاب کیا جائے۔ وما محمد الارسول قد خلت من قبله الرسل کے مضمون سے بڑھ کر اس موقع کے لئے تعزیت اور موعظت کیا ہوسکتی تھی۔

(حضرت مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۱۶۸ طبع کراچی)

ایک بڑا مجمع حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی تدفین میں شرکت کے لئے اکٹھا ہوگیا تھا مولانا محمد یوسف صاحب تشریف لائے۔ آپ کی آنکھو سے آنسو جاری تھے جن سے چہرہ تر ہورہا تھا سب سے پہلے حسب ذیل آیت وما محمد الارسول قد خلت من قبله الرسل الخ پڑھی سوانح مولانا یوسف ص ۲۱۶

یاد رہے! یہ آیت کریمہ سرکار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال باکمال کے موقع پر پڑھی تھی۔ نیز تھانوی کے مرنے پر بھی یہی آیت کریمہ تلاوت کی گئی۔ (اشرف السوانح ج ۴ ص ۶۳)

انبیاء کرام کا عذاب الٰہی سے بچ جانا غنیمت ہے۔ نعوذ باللہ

مولوی حسین علی لکھتے ہیں کہ

اور رسولوں کا کمال سلامت رہنا عذاب الٰہی سے فقط۔ (بلغة الحیران ص ۲۴۴)

انبیاء سے محبت ضروری نہیں ہاں دیوبندیوں سے محبت ضروری۔ نعوذ باللہ

میں کمبخت کیا چیز ہوں کہ میں اس کا انتظار کروں کے مجھ سے محبت ہو۔ خود حضرات انبیاء علیہم السلام سے بھی طبعی محبت کرنا فرض نہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۲۷۵)

گویا دیوبندی مذہب مین انبیاء کرام سے محبت ضروری نہیں ہاں اس دیوبندی دھرم میں دیوبندیوں سے محبت ضروری ہے لکھا ہے کہ:

اپنے پاس اعمال وغیرہ کا تو کچھ ذخیرہ نہیں۔ صرف بزرگوں کی دعا اور محبت ہی ہے.......... اس کا ہر شخص کو اہتمام کرنا چاہیے۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۲-۲۵۱)

حضرت یوسف کے ثانی گنگوہی کے کالے بندے تھے۔ نعوذ باللہ

مولوی محمود الحسن اپنے رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ ص ۸، کلیات شیخ الہند ص ۸)

اس شعر میں دیوبندی مولوی محمود الحسن نے اپنے قطب عالم گنگوہی کے کالے کالے بندوں کو یوسف ثانی کہا ہے۔ یعنی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے بندے سرکار یوسف علیہ السلام کے ثانی ہیں۔ نعوذ باللہ

گنگوہی کے کمالات و طاقت حضرت عیسیٰ سے زیادہ۔ نعوذ باللہ

مولوی محمود الحسن اپنے رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(سوانح قاسمی ج ۳ ص ۱۵۷، مرثیہ ص ۲۲، کلیات شیخ الہند ص ۱۳)

اس شعر میں سرکار عیسیٰ علیہ السلام پر گنگوہی کی برتری ظاہر ہے کہ اگر انہوں نے مردوں کو زندہ کیا ہے تو کیا ہوا ہمارے گنگوہی نے مردوں کو بھی زندہ کیا ہے بلکہ زندوں کو مرنے بھی نہ دیا حضرت عیسیٰ تو اس مسیحائی کو دیکھیں۔ نعوذ باللہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رسول اور نبی ہونے کا انکار۔نعوذ باللہ

دیوبندیوں کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں کہ

وثائق و حقائق اور سلسلہ ابراہیمی میں دراصل دو ہی صاحب شریعت رسول آئے پہلا بنی اسحاق میں خاندان بنی اسرائیل کا اولوالعزم پیغمبر جس نے فراعنہ عصر کی شخصی حکمرانی و محکومی و غلامی سے اپنی قوم کو نجات دلائی۔ دوسرا اس کے مورث اعلیٰ خلیل اللہ کی مقدس دعا کا مقصود و مطلوب اور بنی اسماعیل نبی اُمی جس نے نہ صرف اپنے خاندان اپنی قوم اور اپنے وطن کو بلکہ تمام عالم انسانیت کو انسانی حکمرانی کی لعنت سے نجات دلائی۔ وما ارسلنك الاكافة للناس بشيرا ونذيرا ۝ (۳۳،۳۲) مسیح ناصری کا تذکرہ بے کار ہے۔ وہ شریعت موسوی کا ایک مصلح تھا۔ پر خود کوئی صاحب شریعت نہ تھا اس کی مثال ان مجددین ملت اسلامیہ قدیمہ کی سی تھی جن کا حسب ارشاد صادق و مصدوق تاریخ اسلام میں ہمیشہ ظہور رہتا ہے۔ وہ کوئی شریعت نہیں لایا اس کے پاس کوئی قانون نہ تھا۔ وہ خود بھی قانون عشرہ موسوی کا تابع تھا۔

(ہفت روزہ الہلال کلکتہ ج ۳ ش ۱۳، ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء، ص ۷۔۲۷ طبع لاہور)

اس عبارت میں سرکار عیسیٰ کو مجدد ہی بتلا کر اس نے آپ کے رسول و نبی ہونے کا انکار کیا ہے اور سلسلہ ابراہیمی میں دو رسول مان کر باقی رسل سے انکار کیا ہے۔

انبیاء کرام کی بے بسی -نعوذ باللہ

دیوبندی مولوی محمد عمر پالن پوری لکھتے ہیں' کہ

''فرعون پر اللہ کی پکڑ آئی' تو پورا لشکر جو اس کے ساتھ تھا' اُس کو بچا نہیں سکا۔ قارون پر اللہ کی پکڑ آئی تو اس کا مال اُس کے گھر میں تھا لیکن وہ اسے دھنسنے سے بچا نہیں سکا۔ کوئی طاقت نہیں بچا سکتی' اللہ کی پکڑ سے' بلکہ اس سے بھی آگے

ترقی کر کے اگر یہ بات کہی جائے تو غلط نہیں ہوگی کہ جیسے ساری طاقتیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتیں' اسی طرح روحانی طاقتیں بھی اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتیں' یہاں تک کہ جب اللہ کی پکڑ آئی تو نوح علیہ السلام کی روحانی طاقت اپنے بیٹے کو نہیں بچا سکی۔ ابراہیم علیہ السلام کی روحانی طاقت اپنے باپ کو نہیں بچا سکی۔''

(ماہنامہ الدعوۃ الی اللہ لاہور شمارہ ۲۰' ماہ دسمبر ۲۰۰۵ء ص ۱۷)

مولوی طارق جمیل کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا فقیر ثابت کرنا۔نعوذ باللہ

طارق جمیل دیوبندی نے اپنے خطاب میں کہا' کہ

''مری سے ہماری جماعت آ رہی تھی' وہاں مزدور اکٹھے ہوئے تھے۔ ہزار ڈیڑھ ہزار مزدوروں میں میں نے بیان کیا' مٹی مٹی اُن کے جسم چہرے پر مٹی ہاتھوں پر مٹی۔ سارے کپڑے کالے میلے میں نے کہا: بھئی کوئی ایسا فقیر ہے' جس کے گھر میں تین دن چولہا نہ جلتا ہو؟ کوئی ایسا آپ میں فقیر ہے' سب نے کہا: نہیں کوئی نہیں' میں نے کہا: ہمارا تمہارا نبی ایسا فقیر تھا کہ تین دن نہیں دو دو مہینے اُس کے گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ (ماہنامہ الدعوۃ الی اللہ لاہور شمارہ ۳۳' ماہ جنوری ۲۰۰۷ء ص ۲۳)

انبیائے کرام احکامات خداوندی کی حقیقت سمجھانے سے قاصر تھے۔نعوذ باللہ

دیوبندی شیخ الحدیث مولوی ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں' کہ

نبی اور رسول اللہ کے حکم سے یہ بتلاتا ہے کہ کفر اور شرک روح کے لئے مہلک ہے...... مگر اس بات کو سمجھانے سے قاصر ہے کہ کفر اور شرک اور فواحش اور منکرات کے ارتکاب سے روح کیوں اور کس طرح ہلاک ہوتی ہے۔

(عقائد الاسلام ج ۲ ص ۶۴ طبع لاہور)

علمائے دیوبند کے بیان کردہ خواب

توہین ہی توہین الوہیت ورسالت اللہ کی گود میں نانوتوی -نعوذ باللہ

بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے ایام طفلی میں خواب دیکھا تھا۔ کہ گویا میں اللہ کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں۔

(سوانح قاسمی ج ا ص ۱۳۲، تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۴۳، مبشرات ص ۶۵، سوانح عمری ص ۳)

قرآن مجید پر پیشاب۔نعوذ باللہ

ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ میں نعوذ اللہ قرآن پر پیشاب کر رہا ہوں فرمایا بہت اچھا اور مبارک خواب ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۹ ص ۲۳۳، مزید المجید ص ۲۶، قصص الاکابر ص ۱۸، ملفوظات حکیم الامت ج ۱۵ ص ۱۷۰)

حضور اقدس ﷺ کا غیر عورت سے بغل گیر ہونا نعوذ باللہ

تھانوی صاحب نے اپنی مریدنی کا خواب لکھا ہے کہ مریدنی نے کہا کہ خواب میں حضور ﷺ مجھ سے بغل گیر ہوئے۔ اور اس زور سے بھینچ دیا۔ کہ تخت سارا ہل گیا جس پر کھڑے تھے۔ (اصدق الرؤیا ج ۲ ص ۲۳)

حضور اقدس ﷺ اُردو میں دیوبندی علماء کے شاگرد نعوذ باللہ

ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا۔ کہ آپ ﷺ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی۔

آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا۔ ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

(براہین قاطعہ ص ۲۶ طبع دیوبند ص ۳۰ طبع کراچی)

حضور اقدس ﷺ دیوبندی علماء کے باورچی -نعوذ باللہ

ایک دن حاجی صاحب نے خواب میں دیکھا۔ کہ انکی بھاوج کھانا پکا رہی ہیں اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اُٹھ تو اس قابل نہیں کہ اس کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں خود پکاؤں گا۔ (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۴۶، تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۱۳، امداد المشتاق ص ۱۷، شمائم امدادیہ ص ۱۵)

حضور اقدس ﷺ کو دیوبندی مولوی نے پل صراط سے گرنے سے بچایا -نعوذ باللہ

دیوبندی مولوی غلام اللہ خان کے استاد اور دیوبندی محدث سرفراز گکھڑوی کے پیر و مرشد مولوی حسین علی لکھتے ہیں کہ

میں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے مجھے بغل میں لے لیا اور پل صراط پر چل دیئے۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے میرے لئے ضمانت نامہ لکھا۔ اور اپنے دست مبارک سے اس پر مہر لگائی۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے اکابر تھے۔ میں نے بیت اللہ کے پاس دعا کی۔ پھر حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ حضور ﷺ نے معانقہ فرمایا۔ اور مجھے لطائف واوکار سکھائے۔

ورایته انه یسقط فامسکته و اعصمته عن السقوط اور میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ (پل صراط) سے گرنے لگے ہیں میں نے حضور ﷺ کو تھام لیا اور گرنے سے بچا لیا۔ (مبشرات ملحقہ بلغۃ الحیران ص ۸، دلائل السلوک ص ۱۹۶)

حضور اقدس ﷺ تھانوی کی شکل میں ۔نعوذ باللہ

خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو تھانوی کی شکل میں دیکھا۔

(اصدق الرؤیاء ج ۲ ص ۲۵)

حضور اقدس ﷺ دیوبندی مولوی کے پیچھے بیٹھے نعوذ باللہ

خواب میں حضور ﷺ دیوبندی مولوی کے پیچھے بیٹھے تھے۔

(اصدق الرؤیاء ج ۲ ص ۲۶)

حضور اقدس ﷺ کا جسم مبارک نانوتوی کے جسم میں سما گیا۔نعوذ باللہ

خواب میں حضور ﷺ کا جسم مبارک قاسم نانوتوی کے جسم میں سمانا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کا ہر عضو مبارک نانوتوی کے ہر عضو میں سما گیا۔

(سوانح قاسمی ج ۳ ص ۱۲۹)

تخت پر تھانوی کا وعظ کرنا حضور ﷺ اقدس کا نیچے بیٹھنا نعوذ باللہ

خواب دیکھا کہ تھانوی صاحب تخت پر وعظ کر رہے ہیں اور نیچے عام لوگوں کی مجلس میں محمد رسول ﷺ ہیں۔ (اصدق الرؤیاء ج ۲ ص ۳۹)

حضور ﷺ مقتدی اور تھانوی امام ۔نعوذ باللہ

خواب دیکھا کہ تھانوی صاحب جمعہ پڑھا رہے ہیں حضور ﷺ نے احقر کا ہاتھ پکڑ کر اپنی صف سے اگلی صف میں احقر کو کر دیا۔ (اصدق الرؤیاء ج ۲ ص ۲۴)

حضور ﷺ کے فرمان مبارک کی بے وقعتی نعوذ باللہ

ایک شخص نے تھانوی کو لکھا کہ خواب میں حضور ﷺ نے مجھے لڑکی کا رشتہ جلدی کرنے کا حکم دیا۔ آپ اس کے الٹ کہتے ہیں جلدی شادی نہ کرنا آپ ﷺ کی حکم عدولی تو نہ ہوگی۔ تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے جواب

میں لکھ دیا۔ کہ ایسے امور میں حضور ﷺ کے بیداری کے ارشادات بھی محض مشورہ ہوتے ہیں جن پر عمل کرنے میں انسان خود مختار ہوتا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۷۳)

نانوتوی کعبے کی چھت پر نعوذ باللہ

مولوی قاسم نانوتوی نے خواب دیکھا۔ کہ میں کعبہ کی چھت پر بیٹھا ہوا ہوں۔ (سوانح قاسمی ج ۱ ص ۱۳۴، ارواح ثلاثہ ص ۱۶۹)

بہشت کے چھپر مدرسہ دیوبند میں نعوذ باللہ

خواب میں جنت میں اس کے چھپر دیکھے صبح اُٹھ کر وہی چھپر مدرسہ دیوبند میں دیکھے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۱۳)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بیوی سے تعبیر کرنا نعوذ باللہ

ایک آدمی کو کشف ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ تھانوی کے گھر آنے والی ہیں تھانوی صاحب سے یہ کہا گیا تو جواب میں تھانوی صاحب نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کم سن عورت (بیوی) میرے ہاتھ آئے گی۔

(الامداد صفر ۱۳۳۵ھ بحوالہ جاء الحق/ الخطوب المذیبہ ص ۱۵)

یہی خواب میں دیکھا تو تھانوی صاحب یہی جواب دیتے ہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۱۶)

اسی طرح مولوی عبدالماجد دریا آبادی بھی حضرت عائشہ صدیقہ کو تھانوی کی نئی بیوی کی صورت میں دیکھنا بتلاتے ہیں۔ (حکیم الامت ص ۵۴۸ طبع لاہور)

حضرت عائشہ صدیقہ کا تھانوی کی اقتداء میں تراویح کے لئے آنا اور خود صفیں بچھانا نعوذ باللہ

خواب دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ تھانوی صاحب کا قرآن کریم (تراویح

میں) سننے کے لئے ان کے گھر آئی ہیں اور خود صفوں کے بچھانے کا انتظام کر رہی ہیں۔ (اصدق الرؤیاء ج۲ص۵۰)

دیوبندی مولوی کو حضرت علی کا غسل کروانا اور حضرت فاطمہ کا کپڑے پہنانا۔نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ اپنے شیخ سید احمد کے لئے بیان کیا ہے۔ (صراط مستقیم ص۳۱۵)

حضرت سیدنا فاطمہ نے مولوی کو اپنے سینے سے چمٹا لیا۔نعوذ باللہ

حضرت نے خواب دیکھا۔ کہ حضرت فاطمہ نے اپنے سینے سے چمٹا لیا۔ ہم (بیماری سے) اچھے ہو گئے۔ (تندرست ہو گئے)۔

(افاضات الیومیہ ج۸ص۴۸، قصص الاکابر ص۴۷، مجالس حکیم الامت ص۲۸۰، حسن العزیز ج۲ص۷۷)

حضرت ابوبکر وعمر کی شکل میں شیطان نعوذ باللہ

خواب میں حضرت ابوبکر وعمر کی شکل میں شیطان آ سکتا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج۸ص۱۹۳)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فریادی بن کر دیوبندی کے دروازے پر۔نعوذ باللہ

آج حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مفتی کفایت اللہ دہلوی اور احمد سعید کے دروازے پر آئیں اور فرمایا ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں اور دیکھو وہ اُم المومنین عائشہ دروازے پر تو کھڑی نہیں۔

(عطاء اللہ شاہ بخاری ص۱۹۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام مقتدی دیوبندی مولوی امام نعوذ باللہ

جامع مسجد میں بوجہ جمعہ مصلیوں کا مجمع بڑا ہے مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مولانا حسین احمد مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرما دیں۔فقیر نے جرات کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا۔ اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ (الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ص۳۲۶)

حضور اقدس ﷺ مقتدی دیوبندی نواب امام نعوذ باللہ

قاری محمد طیب دیوبندی سے منقول ہے کہ ایک افسر نے جو اہل حدیث تھے خواب دیکھا۔۔۔۔ نواب بھوپال بطور امام آگے ہیں۔۔۔۔ اور ان کے پیچھے بہت بڑی جماعت ہے جو نماز پڑھ رہی ہے۔ اور ان (مقتدیوں) میں حضور اکرم ﷺ بھی شامل ہیں۔ اور نواب کی یہ عظمت دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

(روزنامہ انجام کراچی ۲۰ اگست ۱۹۵۷ بحوالہ برق آسمانی ص۲۶)

دیوبندیوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ

دیوبندیوں کا درود۔اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی نعوذ باللہ

تھانوی صاحب کا ایک مرید خواب میں یہ کلمہ پڑھتا ہے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور بیداری میں یہ درود پڑھتا ہے۔ اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی لیکن بہانہ یہ کرتا ہے کہ مجبور ہوں زبان قابو میں نہیں۔ اور یہ سب کچھ تھانوی صاحب سے محبت کی وجہ سے ہے کہاں تک عرض کروں مولوی اشرف علی تھانوی اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ

اس واقعہ میں تسلی تھی۔ کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ وہ بعونہ تعالیٰ
متبع سنت ہے۔ (ماہنامہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵)

قارئین کرام! عبارت مذکورہ کا ہر لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے میرے
مرید تم نے جو کچھ کہا میری محبت میں درست کہا ہے۔ وگرنہ اتنا ہی کہہ دیا ہوتا۔ کہ
یہ شیطانی وسوسہ ہے توبہ کرو۔

نوٹ: ہم نے خوف طوالت کی وجہ سے دیوبندی اکابر کے خوابوں کی
عنہدت کا مفہوم بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

لمحہ فکریہ: قارئین کرام انصاف سے کہیے کہ کیا کوئی مسلمان ایسے خوابوں کو
تحریر کرکے ان کی تشہیر و اشاعت کرے گا یقیناً نہیں پھر بڑی معصومیت سے پوچھا
جاتا ہے کہ ہم نے کون سا جرم کیا ہے۔

قرآن مجید کے دیوبندی تراجم میں توہین نبوت و رسالت

۱- ولقد همت به وهم بها ج لولا ان را برهان ربه (پ۱۲ رکوع ۱۳)

اور البتہ عورت نے فکر کیا اس کا اور اس نے فکر کیا عورت کا۔
(ترجمہ محمود الحسن دیوبندی ص ۳۰۸)

اور اس عورت نے اُن کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا۔
(ترجمہ فتح محمد جالندھری فتح الحمید ص ۳۲۴)

اور اس عورت کے دل میں اُن کا خیال جم ہی رہا تھا اور اُن کو بھی اس عورت
کا کچھ کچھ ہو چکا تھا۔ (ترجمہ اشرف علی تھانوی)

اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا۔ اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا، اگر
اپنے ربّ کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی)

دیوبندی تراجم سے معلوم ہو رہا ہے کہ سیّدنا یوسف علیہ السلام نے بھی زنا کا
ارادہ کرلیا تھا۔ نعوذ باللہ۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے

ترجمے سے اس کا شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ پوری اُمت مسلمہ کا عقیدہ
اجماعی یہ ہے کہ انبیائے کرام معصوم عن الخطاء والنسیان ہیں۔

صاحب تفسیر کبیر و جمل و دیگر آئمہ تفسیر نے بھی وہی لکھا ہے جو اعلیٰ حضرت
بریلوی نے ترجمہ فرمایا ہے۔ دیوبندی مترجمین نے کہا: حضرت یوسف علیہ السلام
نے زلیخا سے زنا کا ارادہ کرلیا تھا۔ نعوذ باللہ۔ جب کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ
یہ ہے۔ اگر ربّ کی دلیل نہ دیکھتے تو ارادہ کرلیتے، مگر دلیل دیکھ لی۔ اس لیے ارادہ
نہ کیا۔

۲- حتیٰ اذا استیئس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا جاء هم نصرنا۔
(پ۱۳ رکوع ۶)

یہاں تک کہ جب پیغمبر نا اُمید ہو گئے، اور انہوں نے خیال کیا کہ اپنی نصرت
کے بارے میں جو بات انہوں نے کہی تھی۔ اس میں وہ سچے نہ نکلے، تو اُن کے
پاس ہماری مدد آ پہنچی۔ (ترجمہ فتح محمد جالندھری ص ۳۳۷)

یہاں تک پیغمبر مایوس ہو گئے، اور اُن کو گمان غالب ہو گیا کہ ہماری فہم نے
غلطی کی۔ اُن کو ہماری مدد پہنچی۔ (ترجمہ اشرف علی تھانوی)

یہاں تک کہ جب نا اُمید ہونے لگے رسول، اور خیال کرنے لگے کہ اُن سے
جھوٹ کہا گیا تھا، پہنچی ہماری مدد۔ (ترجمہ محمود الحسن دیوبندی)

یہاں تک کہ پیغمبر مایوس ہو گئے، اور گمان کرنے لگے کہ ان سے غلطی ہوئی۔
(ترجمہ عبدالماجد دریا آبادی)

یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی اُمید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ
رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی)

دیوبندی مترجمین کے تراجم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ ایک تو انبیائے
کرام تائید ربانی سے نا اُمید ہو گئے اور دوسرا خدا تعالیٰ نے تائید و نصرت کے جتنے

دعوے فرمائے تھے وہ سب جھوٹے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ سرکار اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ العزیز کے ترجمہ سے خدا تعالیٰ کی عظمت بھی عیاں ہے اور انبیائے کرام کی عظمت پر بھی کوئی حرف نہیں آتا ہے۔

۳- لیغفرلك اللّٰه ما تقدم من ذنبك وما تاخر. (پ۲۶ رکوع۹)

تا معاف کرے تجھ کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ جو کچھ آگے ہو چکے تیرے گناہ اور پیچھے رہے۔ (ترجمہ محمود الحسن دیوبندی)

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔

(ترجمہ فتح محمد جالندھری)

تاکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردے۔ (ترجمہ احمد علی لاہوری)

تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی اور پچھلی خطائیں معاف کرے۔

(ترجمہ اشرف علی تھانوی)

تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے۔

(ترجمہ عبدالماجد دریا آبادی)

تاکہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے۔

(ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی)

دیوبندی اکابر کے تراجم سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گناہ گار ہیں۔ نعوذ باللہ۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ ناموس رسالت کے تحفظ کا پاسبان ہے۔

۴- ووجدك ضآلا فهدى ○ (پ۳۰ سورۃ الضحیٰ)

اور پایا تجھ کو بھٹکتا۔ پھر راہ سمجھائی۔ (ترجمہ محمود الحسن دیوبندی)

اور اللہ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو راستہ بتلایا۔

(ترجمہ احمد علی لاہوری' ترجمہ اشرف علی تھانوی)

اور راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا۔ (ترجمہ فتح محمد جالندھری)

اور اس نے آپ کو ناواقف پایا تو آپ کی رہنمائی کی۔

(ترجمہ نسیم احمد غازی مظاہری درس تفسیر ص ۲۷۱)

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

(ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی)

دیوبندی تراجم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھٹکتا۔ راہ بھولا پایا وغیرہ۔ نعوذ باللہ۔ جو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منافی ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ عظمت رسالت کا پاسبان ہے۔

خارجیت اور دیوبندیت

دیوبندیت درحقیقت خارجیت کا ہی دوسرا نام ہے مگر آج دیوبندی اپنے طور پر اپنے آپ کو بڑے پاکباز ثابت کرتے ہیں ۔ ان کی ان عبارات ذیل کو بغور پڑھئے اور فیصلہ کیجئے۔

امام حسین کا ذکر عشرہ محرم میں منع ہے نعوذ باللہ

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی رقمطراز ہیں کہ

ذکر شہادت (امام حسین) کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۴۰)

ایام محرم میں (حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی کتاب) سر الشہادتین کا پڑھنا منع ہے۔ حسب مشابہت مجالس روافض کے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۲۰)

محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل یا شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۲۰)

امام حسین کا غم کرنا حرام ہے نعوذ باللہ

سوال: غم کرنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: غم اس وقت تک جب آپ شہید ہوئے۔ تمام عمر غم کرنا کسی کے واسطے شرع میں حلال نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۵۶۳)

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کا غم اور ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں جائز نہیں ہے اور یہ خارجیت کا ہی کرشمہ ہے۔ وگرنہ علمائے اہل سنت کے سینوں میں سانحہ کربلا کی داستان غم کبھی فراموش نہیں ہوسکتی پھر جو تشبہ روافض کا بہانہ ہے تو روافض بظاہر خدا کو ایک مانتے ہیں رسول کو مانتے ہیں ان کے تشبہ کی وجہ سے ان سب سے انکار کر دیا جائے گا۔ باقی یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ روافض کے ساتھ بھی دیوبندیت کا گہرہ تعلق ہے۔ دلائل آگے مذکور ہوں گے۔

امام حسین کی سبیل کا پانی حرام اور سودی روپے سے ہندوؤں کے پیاؤ پانی جائز ہے۔ نعوذ باللہ

محرم میں ۔۔۔۔ سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل یا شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۲۰)

دیوبندی مذہب میں سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کی سبیل کا پانی حرام مگر سودی روپے سے ہندوؤں کے پیاؤ سے پانی جائز ہے۔

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۵۶۲)

سرکار امام حسین کا روضہ حرام بنا ہوا ہے نعوذ باللہ

سوال: اور بعض تمثیلاً کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضے پختہ بنے ہوئے ہیں یہ کیسے درست اور جائز ہوئے۔

الجواب: قبور (انبیاء و اولیاء) پر گنبد اور فرش پختہ بنانا ناجائز اور حرام ہے۔ بنانے والے اور جو اس فعل سے راضی ہوں گناہ گار ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج۱ ص۹۲)

امام حسین ظاہر و باطن کے اندھے تھے نعوذ باللہ

دیوبندی مولوی حسین علی آف واں بھچراں لکھتے ہیں کہ

جس نے اس حکم کا خلاف کیا۔ مثال اُس کی اُس شخص کی ہے۔ جو فکر سے نہ چلے۔ بلکہ اپنے آباؤ و اجداد کے طریقے پر خلاف راہ ہدایت سوا سوچنے کے چلے۔ جدھر اس کا منہ آ جائے ادھر ہی چلا جائے۔ اور جو دوسرا شخص جو اس کے مقابلے میں بشر امکباً ہوکر نہیں چلتا۔ بلکہ سویا ہوکر چلتا ہے۔ اور علی وجہہ ہوکر یعنی جدھر منہ آ جائے ادھر نہیں چلتا۔ بلکہ صراط مستقیم دیکھ کر چلتا ہے۔ ان دونوں شخصوں میں کون اھدیٰ ہوگا۔

کور کورا نہ مرد در کربلا
تا نیفتی چوں حسین اندر بلا

(بلغۃ الحیران ص ۳۹۹)

یہاں دیوبندی مولوی آیت کے جملہ افمن یمشی مکبا کی تفسیر کر رہا ہے۔ اس سے قبل ان الکافرون الارض غرور کا موجود ہونا صراحت سے بتلا رہا ہے۔ کہ یہ حالت کفار کی بیان ہو رہی ہے۔ بعض آئمہ تفسیر نے مکبا سے مراد ابوجہل اور بعض نے سب کافر مراد لئے ہیں مگر ظلم کی انتہا دیکھئے۔ کہ دیوبندی مذہب کے امام نے مکبا کا مصداق سرکار امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کو بنا دیا ہے۔ سرکار امام حسین کو ابوجہل اور دیگر کفار سے ملا دیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

یزید کی تعریف وتوصیف

کچھ عرصہ قبل لاہور سے ایک کتاب رشید ابن رشید شائع ہوئی۔ جس پر متعدد دیوبندی علماء کی تصدیقات موجود ہیں ان مصدقین میں مفتی محمد شفیع دیوبندی۔ عبدالستار تونسوی دیوبندی وغیرہ شامل ہیں اس کتاب کے ٹائیٹل پر لکھا ہوا ہے

امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ عنہ نعوذ باللہ پھر کتاب مذکور میں سرکار امام حسین کے متعلق بے شمار مقامات پر بکواس کی گئی ہے۔ خوف طوالت کی وجہ سے ہم تفصیل کو ترک کرتے ہیں۔

امام حسین سے صدر ضیاء الحق اچھا تھا۔ نعوذ باللہ

دیوبندیہ کے شیخ الحدیث مولوی محمد حسین نیلوی لکھتے ہیں کہ:

حضرت امام حسین سے تو جنرل ضیاء الحق ہی اچھا رہا کہ جب بھی اسے کوئی مہم پیش آتی تو سیدھا مکہ شریف جا پہنچتا۔ اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتا۔

(مظلوم کربلا ص ۱۰۰)

اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی مولوی عبدالجبار سلفی نے مذکور محمد حسین نیلوی کو امیر ناموسِ یزید کا لقب دیا ہے۔ (تعویذ المسلمین ص ۱۲۶)

واقعہ کربلا حق و باطل کا معرکہ نہ تھا۔ نعوذ باللہ

دیوبندی مولوی عطاء اللہ بندیالوی لکھتے ہیں کہ:

حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کا یہ سفر (کربلا) اسلام کی سربلندی و سرفرازی اور کفر کی سرکوبی کے لیے نہیں تھا۔ (واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر ص ۱۴۶)

یہ کفر و اسلام کا معرکہ نہیں تھا۔ یہ حق و باطل کا اختلاف نہیں تھا اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کوئی خطرہ پیش نہیں تھا۔

(حوالہ بالا ص ۱۵۵)

یزید کی پاکدامنی کے وکیل صفائی دیوبندی علماء

یزید کی منبت اور بے مثال تعریف حدیث کی سب سے صحیح ترین کتاب بخاری شریف کے اوراق میں آئی ہے۔ (حوالہ بالا ص ۱۲۱)

یزید کے فسق و فجور کے افسانے یارلوگوں کی اختراع ہے۔ (حوالہ بالاص ۱۹۹)

قتل حسینؓ کے جرم میں اصل مجرموں کو جانتا تک کوئی نہیں اور یزید بے چارہ جو دمشق میں بیٹھا ہوا تھا' مجرم بنا دیا گیا۔ (حوالہ بالاص ۱۹۶)

یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ یزید کے فسق و فجور اور بدکرداری کو بیان کرنے والی روایات ناقابل قبول ہیں۔ (حوالا بالاص ۱۲۹)

دیوبندی مولوی محمود احمد ظفر نے لکھا ہے' کہ

غرضیکہ اس طرح شورائی نظام کے تحت یزید بن معاویہ کی ولی عہدی کے لیے نامزدگی ہوئی۔ پوری امت اور سب ارباب حل وعقد نے اس تحریک سے اتفاق کیا جو سیّدنا معاویہ نے اُن کے سامنے پیش کی تھی۔ اور اس معاملے میں یزید کو یہ شرف حاصل ہے جیسا کہ استصواب رائے اس کی خلافت پر ہوا' اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔ (حضرت معاویہ شخصیت و کردار ص ۴۸۳)

تمام اہل سنت نے یزید کی خلافت کو شرعی نقطہ نظر سے بالکل درست مانا ہے۔ (حوالہ بالاص ۴۹۹)

محمود ظفر دیوبندی کی عبارت اوّل میں خلفائے راشدین کی کس قدر توہین کی گئی ہے۔

مشہور خارجی (یزیدی) عظیم الدین کی کتاب حیات سیّدنا یزید میں مولوی عبداللہ (دیوبندی) خطیب مسجد اسلام آباد کا جو تائیدی خط چھپا ہے اس میں مولوی عبداللہ نے اپنا اور دیوبندی شیخ القرآن مولوی غلام خان کا یزیدی ہونا اور تقیہ کرنا بدیں الفاظ بیان کیا ہے کہ

شیخ القرآن (غلام خان) بھی حضرت امیر یزید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو ہمارا ہے' لیکن وہ بھی میری طرح برملا اظہار بوجوہ نہیں کرتے۔ (ماہنامہ حق چار یار اگست ۱۹۹۲ء ص ۴۷)

قاضی مظہر حسین دیوبندی لکھتے ہیں' کہ

عباسیت اور یزیدیت کے اثرات دیوبندی حلقوں میں سرایت کر رہے ہیں .... ہمارے مدارس کے طلباء بھی اہل زیغ والحاد کے لٹریچر سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ (خارجی فتنہ ج ا ص ۲۸' ماہنامہ حق چار یار لاہور مئی ۱۹۹۶ء ص ۵۳)

دیوبندی مولوی قاضی مظہر حسین نے دیوبندی علماء میں خارجیت کا رونا روتے ہوئے ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی کو بھی اسی صف میں شمار کیا ہے لکھتے ہیں' کہ

ہمارے دینی مدارس میں اس اہم اسلامی عقیدہ خلافت راشدہ کی تعلیم و تدریس کا مستقل انتظام نہ ہونے کا یہ نتیجہ ہے کہ طلباء عموماً اس عقیدے سے ناواقف ہوتے ہیں اور مدارس سے فراغت پانے کے بعد یا زمانہ طالب علمی میں اگر وہ ابوالاعلیٰ مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی کی کتاب خلافت وملوکیت کا مطالعہ کر لیتے ہیں تو ان کے نظریات سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کو محمود احمد عباسی کی کتابوں خلافت معاویہ و یزید' تحقیق مزید حقیقت خلافت وملوکیت کے مطالعہ کی نوبت آتی ہے تو وہ انہی کے پیش کردہ نظریات کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور جب باطل نظریات کی سیاہی باطن میں جم جاتی ہے تو پھر اہل حق کی تحقیق کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ...... چنانچہ مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی بانی و مدیر اعلیٰ خلافت راشدہ جنتری اشاعت المعارف فیصل آباد کا بھی یہی حال ہے وہ غالباً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں محمود احمد عباسی کے نظریات سے متاثر ہیں ...... اس سلسلے میں وہ اتنے غالی ہو چکے ہیں کہ قرآن مجید کی معنوی تحریف کا بھی ارتکاب کر لیتے ہیں۔

(سالانہ روئیداد مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام رجب ۱۴۰۸ھ تا جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ص ۳ بحوالہ وفا سے جفا تک)

مذکور رسالے میں قاضی مظہر حسین نے ضیاء الرحمٰن فاروقی دیوبندی کا شدید رد بلیغ کیا ہے۔

سرکار علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق دیوبندی امام کی بکواس

جناب امیر کی مجلس میں اعلانیہ فسق ہوتا تھا اور آپ اس کو مطلقاً روا رکھتے تھے روکنا اور منع کرنا تو درکنار آپ اس کو بیان کرنا فخر خیال فرماتے تھے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر ان باتوں کو بہت ذوق وشوق سے دیکھتے تھے ورنہ یہ کیوں کر فرماتے کہ وہ عورتیں بلند چھاتیوں والی ہیں یا پست سینوں والی اسی جملہ کا کسی شاعر نے شعروں میں کیا خوب ترجمہ کیا ہے' شاعر کہتا ہے

حیا و شرم کا پردہ اٹھایا شرم گینوں نے
سر مجلس نقابیں کھول دیں پردہ نشینوں نے
کیا عہد اطاعت نورسیدہ نازنینوں نے
ملائے ہاتھ ابھری چھاتیوں والی حسینوں نے
جو شرماتے تھے گھر میں مجلسوں میں بے نقاب آئے
جو گھونٹ رات میں کرتے تھے دن میں بے نقاب آئے

افسوس! جناب امیر نے خلافت کی طمع میں ان ناگوار اور خلافِ شرع باتوں کا کچھ بھی خیال نہ آیا اور علانیہ ظلم فسق ہوتے دیکھ کر فخریہ اپنے کلام معجز نظام میں درج فرمایا جس خلافت کی ابتداء ان امور منہیہ سے ہو اس کے عواقب کا حال ظاہر ہے۔

(النجم خلافت نمبر بابت ۲۱ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۲۱)

دیوبندیت کی شیعیت نوازی

آج دیوبندی مذہب کی تنظیم نام نہاد سپاہ صحابہ کافر کافر شیعہ کافر جو نہ مانے وہ بھی کافر کے نعرے لگا کر بار آور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ عظمت صحابہ کرام کے پاسبان ہم ہیں حالانکہ یہ ان کی صریح دھوکہ دہی ہے درحقیقت ان کے اکابر تو شیعہ نواز رہے اگر یہ لوگ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو اپنے ان اکابر پر یہی فتویٰ لگا کر ان کے کافر ہونے کا شائع کریں۔ چند دلائل درج ذیل ہیں۔

صحابہ کرام کو کافر کہنے والا سنی مسلمان ہی رہتا ہے نعوذ باللہ

دیوبندی مذہب کے امام رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔۔۔۔ وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۴۸)

اب اس عبارت نے دیوبندیوں کے دعویٰ سنی کہلانے کی قلعی بھی کھول دی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج دیوبندی اگر اپنے نعرہ شیعہ کافر میں مخلص ہیں تو رشید احمد گنگوہی کے متعلق اپنا فتویٰ شائع کریں۔

ادارہ اسلامیات لاہور سے تالیفات رشیدیہ میں جو فتاویٰ رشیدیہ شائع ہوا ہے اس میں سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔

سبّ شیخین کفر نہیں ہے نعوذ باللہ

دیوبندی مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں کہ

صحیح قول محققین کا ہے کہ سبّ شیخین (سرکار ابوبکر صدیق وسرکار فاروق اعظم کی توہین وتنقیص) وانکار خلافت خلفاء کفر نہیں ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۷۷۷)

دیوبندی مفتی ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ

حضرات صحابہ اور شیخین کی سبّ وشتم سے کفر لازم نہیں آتا۔

(امداد الاحکام ج ۱ ص ۱۴۴ طبع کراچی)

مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں کہ

روافض جو سبّ شیخین کرتا ہے۔ ان کے (حکم) کفر میں ۔۔۔۔ محققین علماء عدم تکفیر کے قائل ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۷ ص ۴۶۴)

واضح ہو کہ سبّ شیخین ۔۔۔۔ عند المحققین وہ فسق وبدعت ہے کفر نہیں ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۷ ص ۴۶۳)

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضرت جو غالی شیعہ ہیں اور صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں۔ کیا یہ کافر ہیں (اشرف علی تھانوی نے) فرمایا محض تبرا پر تو کفر کا فتویٰ مختلف فیہ ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۷ ص ۲۶۵)

شیعہ کافر نہیں ہیں۔

دیوبند کے مفتی عزیز الرحمٰن لکھتے ہیں کہ

شیعہ تبرائی پر (کے متعلق) ۔۔۔۔ محققین ۔۔۔۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کو مبتدع فاسق کہا جاوے اور کافر نہ کہا جاوے ۔۔۔۔ (جو) محض تبرائی ہیں وہ کافر نہیں ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۷ ص ۴۶۱)

محققین ۔۔۔۔ شیعہ تبرا گو اور منکر خلافت خلفاء ثلاثہ کو کافر نہیں کہتے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۷۷۷)

دیوبند کے مفتی محمد شفیع رقمطراز ہیں کہ

تبرا کرنے والے شیعہ (کے متعلق) بھی صحیح قول یہ ہے کہ کافر نہیں۔ فاسق ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۵۰۴)

رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ بندہ بھی ان (شیعہ) کی تکفیر نہیں کرتا۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۴)

روافض وخوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ شیخین (سرکار ابوبکر صدیق وسرکار فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) وصحابہ کو اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو کافر کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶۵)

شیعہ سے نکاح جائز ہے۔

رافضی کے کفر میں خلاف ہے جو علماء کافر کہتے ہیں بعض نے اہل کتاب کا حکم دیا ہے۔۔۔۔ درصورت اہل کتاب ہونے کے عورت رافضیہ سے مرد سنی کا نکاح درست ہے۔ جو ان کو فاسق کہتے ہیں (جن میں خود گنگوہی صاحب شامل ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۴)۔

ان کے نزدیک (شیعہ سے نکاح) ہر طرح درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۰)

مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک فتویٰ بمع سوال ہدیہ قارئین ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہو گیا۔۔۔۔ دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ سنی وشیعہ کا بہ تفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے۔ عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں الخ۔

الجواب: چنانچہ نکاح منعقد ہو گیا۔ لہٰذا اولاد سب ثابت النسب اور صحبت حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۲۵)

مفتی محمد شفیع دیوبندی اور مفتی عزیز الرحمٰن تبرائی شیعہ سے نکاح درست بتلاتے ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۲ ص ۵-۵۰۴، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۷ ص ۲۵۰)

رشید احمد گنگوہی رافضیہ عورت کا مرد سنی سے نکاح جائز بتلاتے ہیں

(تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۱۲۶)

دیوبندی مولوی عبدالقادر آزاد نے بھی شیعہ سے نکاح کو جائز قرار دیا ہے اور اس کا جواز اپنے دیوبندی مفتی کفایت اللہ دہلوی سے بھی بیان کیا ہے۔

(انٹرویو روزنامہ جنگ لاہور' یکم مئی ۱۹۹۷ء)

مفتی کفایت اللہ دہلوی نے لکھا ہے کہ:

شیعہ لڑکی کے ساتھ سنی مرد کا نکاح درست ہے۔ (کفایت المفتی ج ۱ ص ۲۷۸)

رشید گنگوہی کا شیعہ کی عیادت کرنا اور اس کی برکت عذاب میں تخفیف

گنگوہ کا ایک شخص شیعہ مذہب مر گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا فوراً اُس کے ہاتھ کے دونوں انگوٹھے میں نے پکڑ لئے۔ وہ گھبرا گیا اور پریشان ہو کر بولا جلدی پوچھو جو پوچھنا چاہو مجھے تکلیف ہے میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گزرا اور اب کس حال میں ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ عذاب الیم میں گرفتار ہوں۔ حالت بیماری میں مولانا رشید احمد صاحب دیکھنے تشریف لائے تھے۔ جسم کے جتنے حصہ پر مولوی صاحب کا ہاتھ لگا۔ بس اتنا جسم تو عذاب سے بچا ہے۔ باقی جسم پر بڑا عذاب ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۳۲۴)

تعزیے کی اجازت اور اہل تعزیہ کی نصرت

میں ایک مجمع کے ساتھ ان کی تبلیغ کے لئے وہاں گیا تھا۔ ادھار سنگھ سے بھی

اس کا ذکر آیا تو اس نے جواب میں کہا کہ ہم آریہ کس طرح ہو سکتے ہیں ہمارے یہاں تو تعزیہ بنتا ہے۔ میں (اشرف علی تھانوی) نے کہا کہ تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔

(افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۲۹۰ الکلام الحسن ج ۲ ص ۹-۲۵۸' اشرف السوانح ج ۳ ص ۲۳۴)

اس نے کہا کہ میرے یہاں تعزیہ بنتا ہے۔ پھر ہم ہندو کاہے کو ہونے لگے میں نے اس کو تعزیہ بنانے کی اجازت دے دی۔۔۔۔ اور میری اس اجازت کا ماخذ ایک دوسرا واقعہ ہے۔ کہ اجمیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دے دیا تھا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۰۲)

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ؒ ایک زمانہ میں اجمیر تشریف رکھتے تھے عشرہ محرم کا زمانہ آیا۔ شہر کے شیعہ اور ہندوؤں میں ایک تعزیہ کی وجہ سے کچھ جھگڑا ہو گیا تھا سنی الگ تھے شیعہ بظاہر کمزور تھے۔ سنیوں کو تردّد تھا کہ ہم کیا کریں اپنے یہاں کے علماء استفسار کیا کہ یہ صورت ہے شیعوں اور ہندوؤں کا اس میں مقابلہ ہے ہم کو کیا کرنا چاہے۔ علماء اجمیر نے بالاتفاق جواب دیا۔۔۔ تم کو الگ رہنا چاہیے۔ پھر اہل شہر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور واقعہ اور علماء اجمیر کا جواب حضرت کے سامنے عرض کیا حضرت مولانا نے سن کر فرمایا۔۔۔۔ یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے۔ اس لئے شیعوں کی امداد کرنا چاہیے۔

(افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۵-۱۱۴)

رافضی شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے۔

سوال: ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے۔ راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۳ ص ۶۰۸)

رافضی کا ہدیہ قبول کرنا درست

رشید احمد گنگوہی رقمطراز ہیں کہ

رافضی کا ہدیہ دعوت کھانا۔۔۔۔ درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۵۹۳)

بانی دیوبند نے شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی

حضرت سے آ کر عرض کیا کہ حضرت نماز جنازہ آپ پڑھا دیں۔۔۔۔ حضرت والا نے معذرت فرمائی۔ کہ آپ لوگ شیعہ ہیں اور میں سنی اصول نماز الگ الگ ہیں۔ آپ کے جنازہ کی نماز مجھ میں پڑھوانے سے جائز کب ہوگی۔ شیعوں نے کہا حضرت بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہی ہوتا ہے آپ تو نماز پڑھا ہی دیں۔ حضرت نے ان کے اصرار پر منظور فرما لیا۔ جنازہ پر پہنچ گئے۔۔۔۔ نماز کے لئے عرض کیا گیا۔ تو آگے بڑھے اور نماز (جنازہ) شروع کی۔

(سوانح قاسمی ج۲ ص۱۷ حاشیہ)

دیوبندی علماء کا شیعہ کا جنازہ پڑھنا

مشہور شیعہ عالم اور وکیل مظہر علی اظہر انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ مولوی عبید اللہ انور (بن احمد علی لاہوری) نے پڑھائی۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۸ نومبر ۱۹۷۴ء)

مشہور شیعہ لیڈر مظہر علی شمسی کی نماز جنازہ ملک مہدی حسن علوی (شیعہ) نے پڑھائی۔ عبدالقادر آزاد، ضیاء القاسمی۔ تاج محمود نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۷۶ء)

شیعہ پارٹی کے سربراہ سید سکندر حسین شاہ کی نماز جنازہ جامعۃ المنتظر لاہور کے ریاض حسین نجفی نے پڑھائی، شرکاء جنازہ میں مولوی عبدالقادر آزاد بھی شامل تھے۔ (روزنامہ جنگ لاہور یکم جون ۱۹۹۲ء)

مرتضیٰ بھٹو کے قل شریف کے موقع پر عبدالقادر آزاد دعا فاتحہ پڑھ رہے

ہیں۔ (روزنامہ جرأت لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۹۶ء)

مفتی کفایت اللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ:

اگر ان روافض میں سے کوئی شخص مر جائے .... اگر ان (روافض) میں کوئی موجود نہ ہو تو دوسرے مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان کی میت کی تجہیز و تکفین کریں پھر اگر وہ رافضی ایسے عقیدے کا تھا کہ اس پر حکم کفر جاری نہیں ہوتا تھا، تو اس کی تجہیز و تکفین مثل مسلمین کے کریں اور نماز جنازہ بھی پڑھ کر دفن کریں۔

(کفایت المفتی ج۱ ص۹-۲۸۸)

ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سیکرٹری مظفر علی شمسی کے ختم قل میں عبدالقادر آزاد، ضیاء القاسمی وغیرہ نے شرکت کی۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۲ جون ۱۹۷۶ء)

شیعہ کا جنازہ پڑھنا واجب ہے

سوال: تعزیہ داروں اور مرثیہ خوانوں (شیعوں) اور بے نمازیوں کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: یہ لوگ فاسق ہیں اور فاسق کے جنازہ کی نماز واجب پس ضرور پڑھنا چاہیے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۵۶)

گنگوہی صاحب کے نزدیک شیعہ فاسق ہیں کافر نہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ جو حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۲۳)

جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں اُن کے نزدیک تو اُس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک اُن کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونی چاہیے اور بندہ (گنگوہی رشید احمد) بھی اُن کی تکفیر نہیں کرتا۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص۲۶۴)

شیعہ کی بنائی مسجد میں نماز اور اپنی مسجد میں شیعہ کا چندہ جائز

شیعہ مسجد بوجہ اللہ تعالیٰ بنا دے تو وہ مسجد ہے ثواب مسجد کا (نماز کا) اس میں ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۲۳)

تعمیر و مرمت مسجد میں شیعہ و کافر کا روپیہ لگانا درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۲۳)

گنگوہی صاحب کے نزدیک شیعہ کا بوجہ اللہ کے لئے عمل قابل اعتماد ہے۔ اہل اسلام کی مساجد کی طرح شیعہ کی بنائی مساجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ مگر طوائف کی بنائی ہوئی مسجد میں نہ پڑھے کا اس صفحہ کتاب مذکور پر فتویٰ دیتے ہیں۔

شیعہ دیوبندی بھائی بھائی

حضرت (حسین احمد) مدنی نے اصلاح بین المسلمین و دفع شر کے واسطے امروہہ میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ بند کرانے کے لئے مجمع عام سے خطاب فرمایا۔ ـــ کیا تمہارا ایمان تمہارا اسلام اور تمہاری غیرت ان مناظروں کی اجازت دیتی ہے۔ ـــ حضرت مدنی کی موثر اور پر جوش تقریر سے جانبین کے آنسو چھوٹ پڑے۔ ـــ مجادلے اور مقاتلے کی فضاء صلح و آشتی سے بدل گئی۔ ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر شیعہ سنی (نام نہاد سنی حقیقتاً دیوبندی) بھائی بھائی بن گئے۔ (سوانح عمری المدنی ص ۲۰۶)

قارئین کرام ان عبارات مذکورہ سے دیوبندیوں کے دعویٰ نام نہاد اہل سنت کا بطلان بھی ثابت ہوگیا۔

دیوبندی مولوی کے مرنے پر دیوبند کا ماتم کدہ بن جانا

مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرنے پر دیوبند ماتم کدہ بن گیا۔ مولوی محمود الحسن

نے مرثیہ میں لکھا کہ

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم

(مرثیہ ص ۲، کلیات شیخ الہند ص ۶)

دیوبندی مولوی کی قیادت میں ماتمی جلوس

صدر ایوب کے خلاف مولوی اجمل خان جمعیت علمائے اسلام کی قیادت میں جلوس نکلا جو سرکلر روڈ پر سینہ کوبی کرتا ہوا گزرا۔

(کوہستان ملتان ۲۹ نومبر ۱۹۶۸، بحوالہ دیوبندی مذہب ص ۵۱۵)

قارئین کرام! ہم دیوبندیوں کی شیعیت نوازی پر متعدد حوالہ جات نقل کر دیئے ہیں خدارا انصاف کیجئے۔ کہ آج ان کا نعرہ کافر کافر شیعہ کافر کس قدر دھوکہ دہی اور فراڈ ہے۔

دیوبندی علماء کی شیعیت نوازی پر مزید حوالہ جات

بانی دیوبندی مذہب قاسم نانوتوی کے خاندان کے اکثر لوگ شیعہ ہو گئے تھے۔ (کتاب مولانا احسن نانوتوی ص ۶-۱۵' سوانح قاسمی ج ا ص ۲-۱۷۱)

دیوبندی مولوی مناظر احسن گیلانی نے اپنے مولوی قاسم نانوتوی کے شیعہ کے ساتھ تعلق کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے' کہ

دہلی میں مولانا نانوتوی کے شیعوں کے مجتہد مولوی حامد حسن سے تعلق تھے اور مذکور گیلانی دیوبندی کے بقول نانوتوی صاحب کے دہلی میں شیعہ مولوی منصور علی کے ساتھ بھی گہرے مراسم تھے۔ اور نواب حامد علی خاں کی مسجد میں شیعوں کی خاص مجلس میں مولانا نانوتوی شریک ہوئے تھے بلکہ لکھا ہے کہ مولانا (نانوتوی) نے ماتمی مجلس میں شرکت فرمائی اور شیعوں کا حلوہ قبول فرمایا۔

(سوانح قاسمی ج ۲ ص ۶۶)

فیوض قاسمیہ نامی والے مجموعہ مکاتب سیدنا الامام الکبیر (مولوی قاسم نانوتوی) کا یہی ایک خط پایا جاتا ہے جس میں شیعوں کے متعلق بعض دلچسپ حکیمانہ نکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا (مولوی قاسم نانوتوی) نے شیعوں کے دین کو برزخی دین قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں: بلحاظ آں کہ کلمہ شہادت برزبان و درجنان ست وصوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ وغیرہا اعمال اسلامیان کہ اعمال دین اسلام باشد یعنی نماز روزہ حج وزکوٰۃ وغیرہ اسلامی اعمال کے ساتھ شیعہ بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق کرتے ہیں دل سے بھی مانتے ہیں اور زبان سے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں یہ پہلو تو شیعوں کا اسلامی ہے .... آپ (نانوتوی) نے لکھا ہے کہ شیعوں کا دین کفرواسلام کے درمیان ایک قسم کا برزخی دین ہے۔

(سوانح قاسمی ج۲ص۴-۶۳)

دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بقول شیعوں کے جہلا فاسق ہیں۔

(سوانح قاسمی ج۲ص۶۳)

اور شیعہ جو ہر حال ہندوستان کی اسلامی آبادی کے اجزاء تھے اور ہیں۔

(سوانح قاسمی ج۲ص۶۴)

اس میں شک نہیں کہ علمی وقار وعظمت کے رکھ رکھاؤ کے لئے عموماً مولویوں نے جن پابندیوں کی رعایت کو ضروری ٹھہرا لیا ہے۔ فطرتاً سیّدنا الامام الکبیر (مولوی قاسم نانوتوی) کی نظر میں ان کو چنداں اہمیت حاصل نہ تھی۔ مولوی حامد حسین شیعہ مجتہد کے گھر میں جس شان سے آپ تشریف لے گئے۔ خود اس واقعہ سے بھی آپ کی افتادِ طبع کا اندازہ ہوتا ہے۔ (سوانح قاسمی ج۲ص۶۷)

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے شیعوں کی مجلس میں شرکت کی اور حلوہ لیا تو پور قاضی کے سنیوں میں معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ سے کافی کھلبلی مچ گئی۔ عام سنی مسلمانوں پر علماء اہل سنت والجماعت کی وجہ سے قدغن تھا کہ شیعوں میں ماتمی

مجالس میں شرکت سے بھی پرہیز کریں اور ان مجالس میں جو چیزیں تقسیم ہوتی ہیں اُن کو نہ لیا کریں مولوی طاہر صاحب کی روایت میں ہے کہ حضرت والا (نانوتوی) سے پوچھنے والوں نے جب پوچھا تو پہلے کچھ اعراض فرمایا گیا لیکن جب زیادہ اصرار اس کی جانب بڑھا تب لکھا ہے کہ واقعہ کو سمجھاتے ہوئے فرمایا گیا کہ بھائی اگر کوئی قوی آدمی تھوڑا سا زہر کھالے تو اس کے حق میں وہ نقصان نہیں کرتا۔ لیکن اس زہر کو ضعیف اگر کھا جائے، تو مرجائے، اس کے بعد کی جو بات تھی، اس کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا گیا کہ ان کی مجلس میں شریک ہو کر اگر میں نے حلوہ لیا اور قبول کرلیا تو ان کی مجلس میں کلمہ حق بھی تو پہنچا دیا۔ (سوانح قاسمی ج۲ص۶۸)

قارئین کرام! مولوی قاسم نانوتوی نے شیعہ کی مجلس میں شرکت کی اور حلوہ لیا اور بقول ان کے حق بھی پہنچایا تو کیا وجہ ہے کہ جب انہوں نے پوچھا تو حق کہنے سے اعراض کیا یہی بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حلوہ پیش نہ کیا۔ دوسرا اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کو حلوہ چاہیے خواہ اس میں زہر ہی کیوں نہ ہو ان کے معدے بڑے مضبوط ہیں ہر چیز لکڑ پتھر وغیرہ سب ہضم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کی ہیرا پھیری تقیہ بازی منافقت دیوبندیوں کو وراثت میں ملی ہے اس کا مقصود کیا ہے اس کو خود دیوبندی مناظر احسن نے بیان کیا ہے کہ

خود سیّدنا الامام الکبیر (نانوتوی) بھی تحریری وتقریری کاروبار کی لاحاصلی سے واقف تھے۔ اپنی کتاب ہدیۃ الشیعہ میں شاید اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک پہلو افادیت کا مولویوں کے اس کاروبار کا بھی آپ نے پیدا فرمایا ہے۔

(سوانح قاسمی ج۲ص۶۹)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبند کے اکابر واصاغر کا شیعہ کے خلاف ایک کاروبار ہے جو انہوں نے مخصوص ومذموم مقاصد کی خاطر شروع کر رکھا ہے۔ دیوبند مذہب کی خشت اوّل سے ہی دوغلی پالیسی، منافقانہ کردار کا ان لوگوں نے منصوبہ بنا لیا

تھا۔ شیعہ کے ساتھ سلام کے بارے حوالہ ملاحظہ ہو کہ بازار کے آنے جانے والے آپ (شاہ عبدالقادر صاحب) کو سلام کیا کرتے تھے۔ سو اگر سُنّی سلام کرے تو آپ سیدھے ہاتھ سے جواب دیتے تھے۔ اور اگر شیعی سلام کرنے تو الٹے ہاتھ سے جواب دیتے تھے۔ یہ بیان فرما کر مولوی عبدالقیوم صاحب نے فرمایا میں کیا کہہ دوں۔ المؤمن ینظر بنور اللّٰہ۔ (روایات الطیب ص ۴۳)

گویا اللہ کے نور سے سنی و شیعہ کا امتیاز کر لیتے تھے۔ مگر ظلم کی حد یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ ان کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ نعوذ باللہ۔ پھر شیعہ کے سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں خود دیوبندی ہی بتائیں پھر اُلٹے ہاتھ سے سلام کا جواب کیا یہ بدعت نہیں ہے؟ ان کے علم و فضل کی بھی ایک اور جھلک دیکھئے۔ تعزیہ کی توہین کے جواز عدم جواز کے سوال کے جواب میں مولوی غلام جیلانی نے کہا: ہرگز (توہین نہیں چاہیے ہاں اسے دفن کر دے) اس لیے کہ اس پر امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام مبارک آ گیا ہے۔ لہٰذا اس کا احترام کرنا چاہیے۔ یہ سن کر لڑکا کھڑا ہو گیا۔ اس نے بہت ادب سے یہ کہا کہ مولانا گوسالہ پر کس کا نام آ گیا تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا؟ اس پر مولوی صاحب خاموش ہو گئے اور کوئی جواب بن نہ آیا۔ (روایات الطیب ص ۹۵) یہ ہے دیوبندی اکابر کا علم و فضل۔

دیوبندی مفتی محمود اور دیوبندی امام الہدیٰ عبیداللہ انور نے شیعہ لیڈر مظفر علی شمسی کی وفات کو ایک ملی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی وفات سے ملک ایک معتدل سرگرم اور دردمند رہنما سے محروم ہو گیا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۷۶ء)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک ہنگامی اجلاس میں حکیم عبدالرحیم اشرف وہابی، مولوی تاج محمود دیوبندی مولوی محمد صدیق دیوبندی نے شرکت کی۔ ایک

قرارداد کے ذریعہ شیعہ رہنما (مناظر) مولوی اسماعیل فاضل دیوبند کی موت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور مولوی اسماعیل کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۱۹۷۶ء)

سر آغا خان اسماعیلی شیعہ اور سیّد طاہر سیف الدین وغیرہ دار العلوم دیوبند اور جمعیت علماء ہند کو بھاری رقوم بطور چندہ دیا کرتے تھے۔

(بحوالہ خلافت معاویہ و یزید ص ۴۰)

ابن سعود نے جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات گرائے تو دیوبندیوں کے متفقہ امیر عطاء اللہ شاہ بخاری ابن سعود کے طرفدار تھے۔

(سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری ص ۵۴)

گویا دیوبندیوں نے اس موقع پر خوشی میں گھی کے چراغ جلائے۔ اس سے بڑھ کر ان کا شیعہ کے ساتھ تعلق کیا ہو سکتا ہے؟ اس دیوبندی امیر شریعت نے اپنے مولوی انور شاہ کشمیری کو صحابی قرار دے دیا کہ صحابہ کا معصوم کارواں چلا جا رہا تھا۔ یہ حضرات (کشمیری) ان میں سے پیچھے رہ گئے تھے۔ (نقش دوام ص ۱۲۵)

پھر اسی کشمیری کی معصومیت کے دعوے دار بھی دیوبندی ان الفاظ سے بنتے ہیں کہ ڈھلی ڈھلائی معصومیت جس طرح آپ کے وجود میں منتقل ہو گئی تھی۔ اس کے پیش نظر بخاری کا یہ تبصرہ بڑا جاندار اور وقیع ہے۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

معلوم ہوا کہ شیعہ کی طرح غیر نبی کے معصوم ہونے کا عقیدہ خود دیوبندیوں کا بھی ہے۔

پھر علماء کو صحابہ کرام کی ہمسری یا برتری کے درجات دینا علمائے دیوبند کا وطیرہ ہے۔ کیا یہ شیعیت کی تقویت نہیں ہے؟ چند ایک حوالہ جات درج ذیل ہیں:

مولوی محمود الحسن دیوبندی اپنے قطب رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھتے ہیں، کہ

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی

مرثیہ ص۱۲' کلیات شیخ الہند

اشرف علی تھانوی اپنے رشید احمد گنگوہی اور یعقوب نانوتوی کے بارے میں لکھتے ہیں' کہ سبحان اللہ صحابہ کی سی شان تھی۔ (قصص الاکابر ص۶۴' طبع لاہور)

تبلیغی جماعت کے ایک جتھے کو دیکھ کر دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے فرمایا کہ

اگر کسی کو یہ دیکھنا ہو کہ حضرات صحابہ کیسے ہوتے تھے؟ تو ان لوگوں کو دیکھ لو۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور' ۸ نومبر ۱۹۷۴ء ص ۱۶)

ایک دفعہ رات کے وقت پیلی ٹیوب کی روشنی میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کو دیکھا۔ کھدر کی ٹوپی کھدر کا کرتہ کھدر کا پائجامہ پہنا ہوا تھا۔ سیدھے سادھے صحابی معلوم ہوتے تھے۔ ملخصاً (ہفت روزہ خدام الدین لاہور شیخ الاسلام مدنی نمبر)

امی جی مولانا (الیاس دیوبندی) پر بہت شفیق تھیں۔ فرمایا کرتی تھیں کہ اکثر مجھے تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے ...... تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی سی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ (مولانا الیاس اور اُن کی دینی دعوت ص ۵۲)

عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنے انور کشمیری کو صحابہ کرام کے قافلے میں سے پیچھے رہ جانے والا بتایا ہے۔ (اکابر علماء دیوبند ص ۸۷' طبع لاہور)

طارق جمیل دیوبندی نے ایک صحابی حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ ان کی باندی کہتی ہے ...... مصیبت خانہ (حضرت ابوامامہ) خود بھی بھوکا مرا مجھے بھی بھوکا مارا۔ (حیرت انگیز کارگزاریاں ص ۳۵۱)

یہی طارق جمیل صحابہ کرام کا ذکر اس طرح کرتا ہے کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: چلو باہر آ کر گپیں مارتے ہیں۔ (حیرت انگیز کارگزاریاں ص ۱۶۴)

پھر تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کو بھی یہی لوگ صحابہ کرام کے قافلے کا بچھڑا مسافر باصرار کہتے ہیں۔ (ماہنامہ الدعوۃ الی اللہ لاہور' دسمبر ۲۰۰۵ء ص ۹)

کیا یہ شیعیت نوازی نہیں ہے۔ مولوی طارق جمیل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یوں گویا ہوتے ہیں' کہ

حضرت عمر ایسے بھیگی بلی بنے سُن رہے۔ (بیاناتِ جمیل ج ۲ ص ۸۳)

دیوبندی مولوی حبیب اللہ ڈیروی اپنی کتاب ضرب المہند میں مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی دیوبندی کے بارے میں لکھتا ہے کہ مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی دیوبندی نے شیعہ کی مجلس میں شرکت کی۔ مولوی حبیب اللہ ڈیروی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔

''حضرت شاہ صاحب کا ایک اور تساہل''

حضرت شاہ صاحب نے انجمن سادات ضلع گجرات کے زیر اہتمام یوم علی رضی اللہ عنہ پر منعقد ہونے والے جلسہ میں شرکت کر کے خطاب فرمایا دیکھئے جنگ اخبار راولپنڈی 5 ستمبر 1975ء۔ یہ یاد رہے کہ اس انجمن سادات کا بانی ٹیکسلا کا ایک رافضی ریاض حسین تھا جس کے حکم کے تحت یہ یوم علی رضی اللہ عنہ کا جلسہ منعقد کیا جا رہا تھا (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) (ضرب المہند ص ۳۶)

نام نہاد سپاہ صحابہ اپنے دیوبندی اکابر کی نظر میں

دیوبندی مکتبہ فکر کے قائد اہل سنت قاضی مظہر حسین رقمطراز ہیں کہ ''مولانا حق نواز شہید مرحوم نے شیعہ جارحیت سے متاثر ہو کر کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ لگایا تھا اور ...... ان کے بعد سپاہ صحابہ نے اس نعرے کو ایک مستقل مشن کے طور پر اختیار کر لیا اور اس کو اپنا وظیفہ بنا لیا اور سپاہ صحابہ کے جس جلسہ یا جلوس میں کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ نہ لگے ان کے نزدیک گویا کہ وہ جلسہ اور جلوس بے روح

ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیعوں نے اس کے ردّعمل میں دیوبندی کافر بلکہ سنی کافر کے نعرے لگائے حتیٰ کہ بعض جگہ صحابہ کا نام لے کر بھی اس طرح کی کارروائی کی گئی۔ (العیاذ باللہ)

چنانچہ سپاہ صحابہ کے ماہنامہ ''خلافت راشدہ'' (اپریل، مئی ۱۹۹۰ء) میں بعنوان ''سانحہ کبیر والا'' لکھا ہے کہ ''مورخہ ۸ اپریل تقریباً دس بجے فرخ سلیم اور خالد سلیم بھٹہ نے (جو کہ شیعہ اور ہیروئن کے بہت بڑے سمگلر بھی ہیں) اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ بھرے بازار میں انجمن تاجران کبیر والا کے صدر شیخ محمد انور پر اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ جس سے شیخ صاحب خون سے لت پت زمین پر ڈھیر ہوگئے۔ بازار سنسان ہوگیا۔ دکاندار دروازے بند کرکے دبک کر بیٹھ گئے، ملزم للکارتے رہے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کے ساتھ ساتھ خلفاء ثلاثہ سیّدنا ابوبکرؓ، سیّدنا عمرؓ، سیّدنا عثمانؓ کے علاوہ ''اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ کو ننگی گالیاں دیں۔ غیرت ایمانی سے سرشار جو بھی نوجوان ان غنڈوں کو اصحابِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دینے سے منع کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ گولی نے اس کا استقبال کیا''۔

ایک سوال - یہاں ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا اس سے پہلے بھی کبیر والا کے لوگوں نے خلفائے راشدین اور اُمہات المؤمنین پر اس طرح سرعام لعن وتبرا کا ارتکاب کیا تھا؟ غالباً اس کا جواب نفی میں ملے گا۔

کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ یہ ان کی طرف سے ردّعمل ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے کا۔ تو آپ نے اس نعرہ سے کیا فائدہ اُٹھایا؟ یہی کہ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر لعن طعن کرنے کا راستہ کھول دیا۔ سپاہ صحابہ کے علماء وزعماء کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ اور کافر کافر کے اس مروجہ نعرے کو اب ختم کرنا چاہئے۔ جس کے نتائج سامنے آرہے ہیں۔

نعرہ عموماً مثبت ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ شرک و بت پرستی کے مقابلوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نعرہ اللہ اکبر تھا۔ مشرکین مکہ کافر تھے۔ یہود مدینہ اور شام کے نصاریٰ کافر اور مشرک تھے۔ لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے جہاد تو کیا لیکن کافر کافر ابوجہل کافر- کافر کافر یہودی کافر' کافر کافر نصاریٰ کافر کافر کا نعرہ نہیں لگایا۔ یہاں یہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ لعن وتبرا شیعوں کا مذہب ومشن ہے نہ کہ اہل سنت کا۔ یہ لعنت بے شمار لعنت کا شیوہ اہل تشیع کا ہے۔ جس کو اب سپاہ صحابہ کے جوان اپنا رہے ہیں۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: لیس المؤمن یلعان (مومن لعنتیں ڈالنے والا نہیں ہوتا) اسلام کی اپنی شرعی اور اخلاقی حدود ہیں۔ ہم پر لازم ہے کہ اخلاقی اور شرعی حدود میں رہ کر ہی صحابہ کرام کی قرآنی عظمتوں کی تبلیغ واشاعت کریں اور دشمنانِ صحابہ کے جواب میں کوئی ایسا انتہا پسندانہ طرزِ عمل اختیار نہ کریں۔ جو شرعاً و اخلاقاً قابل اعتراض ہو۔ ہم سپاہ صحابہ کے علماء وزعماء سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ جذباتی سنی جوانوں کی اصلاح کریں اور کافر کافر شیعہ کافر کو بطور نعرہ اور مشن ترک کردیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

مزید تنبیہ: (سپاہ صحابہ کا) خلفاء صحابہ میں امام حسن اور حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے نام نہ لکھنا سنیت کی ترجمانی نہیں بلکہ یزیدیت اور خارجیت کی ترجمانی ہے۔ (العیاذ باللہ) بے شک سپاہ صحابہ میں صحیح العقیدہ سنی علماء بھی ہیں لیکن جماعت میں یزیدی بھی گھسے ہوئے ہیں اور پرچم میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا نام حذف کردینا اغیار کی سازش کا ہی نتیجہ ہوسکتا ہے۔ امید ہے کہ صحیح العقیدہ سنی علماء اس عقدہ کو حل کریں گے''۔

(مظہر حسین غفرلہ- رسالہ حق چار یار لاہور جولائی ۹۲ء)

دیوبندی محدث سرفراز گکھڑوی نے اپنی نام نہاد سپاہ صحابہ کے معمولات پر

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کے تبصرہ پر اپنے ہی علماء دیوبند کے نام مکتوب بدیں الفاظ ارسال کیا' کہ

آپ حضرات کی طرف سے حضرات خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منانے کا مطالبہ آتا ہے۔ آپ جن اکابر کے دامن سے وابستہ ہیں ان کی تاریخ دیکھ لیجئے ایسی بدعات کے ایجاد کا تصور بھی انہیں نہیں آیا۔..........لے

زہریلے قسم کے اہل بدعت سخت پراپیگنڈا کر رہے ہیں ماہ جنوری کا رضائے مصطفیٰ ضرور بر ضرور دیکھیں۔

لے ایام منانے کی بدعت کے پیچھے ہرگز نہ پڑھیں۔

(ماہنامہ حق چار یار ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ)

(نام نہاد) سپاہ صحابہ ٹیکسلا کے اراکین نے اپنی مرکزی قیادت پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کل تک اپنے جلسوں میں شیعہ کافر کا نعرہ لگانے والے آج شیعہ کافر کی دعوتیں اُڑا رہے ہیں۔

(ماہنامہ حق چار یار لاہور ماہ اگست ۱۹۹۵ء ص ۲۲)

دیوبندیت کی قادیانیت نوازی

آج دیوبندی رڈ قادیانیت کے ٹھیکدار بنے ہوئے ہیں جو کہ صریح ان کی دھوکہ دہی ہے۔ اس لئے کہ اکابر دیوبند نے قادیانیت نوازی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ اب ہم اس کو بالدلائل ثابت کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مرزا قادیانی نے جو توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام و اہل بیت کی اس کی تاویل کر لو اور اس کو بُرا نہ کہو۔ اشرف تھانوی

سوال اور ایک امر یہ ہے کہ مرزا نے حضرت مسیح اور حضرت علی کی اوپر طعن و تشنیع بہت کی ہے اور آخر میں یہ فقرہ لکھ دیا ہے کہ میں نے تو اپنے عیسیٰ کو جو نبی تھے یا حضرت علی و حسین کو جو ہمارے ہیں نہیں کہا ہے۔۔۔۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: گو مناظرین کی ایسی عادت ہے مگر قرآن مجید کی ایک آیت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے وہ آیت یہ ہے لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء۔۔۔۔ اگر کسی نے ایسا کہا ہے اس کی تاویل کریں گے کہ مقصود الزام ہے۔ (بوادر النوادر ص ۴۴۲)

مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی اسے سچا ماننے والے دیانۃً مسلمان ہی ہیں

ایک مولوی صاحب نے قادیانی فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا سے

(تھانوی اشرف علی سے) عرض کیا کہ بعض مسلمان بھی قادیانی کو کافر نہیں سمجھتے۔ اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔ فرمایا نہ سمجھنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ یہ کہیں کہ اُن کے یہ عقائد ہی نہیں۔ جن کی بنیاد پر ان کو کافر کہا جاتا ہے۔ اور ایک یہ کہ یہ عقائد ہیں مگر پھر بھی وہ کافر نہیں۔ تو اب ایسا سمجھنے والا شخص بھی کافر ہے جو کفر کو کفر نہ کہے۔ مگر احکام قضا میں کافر ہے۔ باقی احکام دیانت میں خدا کو معلوم ہے شاید اس کے ذہن میں کوئی وجہ بعید ہو۔ (افاضات الیومیہ ج ۹ ص ۲۹)

جو مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی بوجہ تاویل اس کو کافر نہ کہے اس میں کچھ حرج نہیں اور وہ کافر نہیں

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی اگر کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے۔ تو کیا وہ شخص مومن کہلا سکتا ہے۔

جواب: مرزا قادیانی کے عقائد و خیالات باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی مسلمان مرزا کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ البتہ جس کو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے بہر حال بعد علم عقائد باطلہ مرزا مذکور کو کافر کہنا اس کا ضروری ہے۔ اُس کو اور اُس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اس کے ہو مسلمان نہ کہا جاوے۔ وہ مسلمان نہ تھا۔ جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے۔ باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ یا تاویل کے کافر نہ کہے اس کو بھی کافر نہ کہا جاوے کہ موقع تاویل میں احتیاط عدم تکفیر میں ہے۔ (فتویٰ مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج ا ص ۵۷)

تھانوی کو مرزا قادیانی کے کفر کی تحقیق نہ ہوئی تھی

اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

خاص مرزا (قادیانی) کی نسبت مجھ کو پوری تحقیق نہیں۔ کہ کوئی وجہ قطعی کفر کی ہے یا نہیں۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۳۸۶)

اگر دیوبندی اس کو اولیت پر محمول کریں تو فتویٰ پر تاریخ ۱۳ ذیقد ۱۳۲۵ سے اتنا بہر حال ثابت ہے کہ مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ سب سے پہلے علماء اہل سنت نے دیا اور یہ دیوبندی اس کے اس وقت موافق و حامی تھے۔ پھر اس مذکور فتویٰ بالا کے دس سال بعد تھانوی کو کسی معتقد نے خط لکھا تو اس نے شکایت کی کہ اس وقت جناب کا اور حضرات دیوبند کا بہت اثر ہے۔ اگر حضرات کی خاص توجہ اس طرف ہوئی تو لوگوں پر (ردقادیانیت کے سلسلے میں) زیادہ اثر ہوتا۔ اور لوگوں کو یہ خیال ہوتا کہ واقعی یہ فتنہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ اس کے جواب میں تھانوی صاحب نے ردّ قادیانیت کو فرض کفایہ کہہ کر جان چھڑائی۔

(امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۷۸ طبع دیوبند)

قادنیوں سے نکاح جائز ہے۔

سوال: مناکحت باہم ایسے مرد و عورت کی کہ ایک اُن میں سے سنی حنفی اور دوسرا مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد اور متبع ہو۔ اور اُن کے جملہ دعاوی اور الہامات کی تصدیق کرتا ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر یہ دونوں یا ایک ان میں سے نابالغ ہو تو بولایت والدین جو ایسے ہی مختلف العقیدہ ہوں کیا حکم ہے۔ اُمید ہے کہ تشریح و بسط سے جواب مدلل مرحمت ہو۔ (بینوا توجروا)

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا یہ جواب تحریر کیا۔

الجواب: مرزا کے بعض اقوال حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں مگر یہ ممکن ہے کہ اس کا کوئی معتقد خاص اس قول کی خبر نہ رکھتا ہو اس لئے مرزا کا معتقد ہے اگر یہ مرزائی خواہ مرد ہو یا عورت بالخصوص اس قول کفری کا بھی معتقد ہو۔ تو اس کا نکاح

مسلمان مرد یا عورت سے نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر یہ مرزائی بالغ ہے تو خود اس کا عقیدہ دیکھا جاوے گا۔ اور اگر نابالغ ہے تو اس کے ماں باپ کا عقیدہ دیکھا جاوے گا۔ یعنی اگر ماں باپ دونوں مرزائی ہوں گے۔ تو اس نابالغ کو مرزائی قرار دیں گے۔ اور اگر ایک بھی غیر مرزائی ہے تو اس کو غیر مرزائی خاص کسی ایسے امر موجب کفر کا معتقد نہیں تو مبتدع ہے۔ اور سنی حنفی کا دیانت میں کفو نہیں۔ پس اگر یہ عورت ہے۔ تو مرد سنی حنفی کا نکاح اس سے درست نہیں ہے اور اگر یہ مرد ہے اور عورت سنیہ حنفیہ ہے تو اگر یہ عورت بالغ ہے اور اس کی اجازت سے نکاح ہوا ہے تو نکاح ہو گیا اور اس طرح اگر نابالغ ہے۔ اور باپ دادا نے کر دیا تب بھی ہو گیا اور اگر باپ دادا کے سوا کسی اور نے کیا یا باپ دادا کچھ شفیق و خیر خواہ نہیں ہیں۔ تو سوال میں اسی کی تصریح ہونے سے جواب دیا جائے گا۔ (امداد الفتاوی ج۲ ص ۲-۲۲۱)

رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دینا۔

دیوبندی مولوی محمد لدھیانوی لکھتے ہیں کہ

جس روز قادیانی شہر لدھیانہ میں وارد ہوا تھا۔ راقم الحروف اَعنی محمود مولوی عبداللہ صاحب اور مولوی اسماعیل صاحب نے براہین (احمدیہ) کو دیکھا۔ تو اس میں کفریات کفریہ انبار در انبار پائے۔ اور لوگوں کو قبل از دوپہر اطلاع کر دی گئی کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق اور ملحد ہے۔ مصرعہ بر کس تہمند نام زندگی کا فور اور گرد و نواح کے شہروں میں فتوے لکھ کر روانہ کیئے گئے۔ کہ یہ شخص مرتد ہے اس کی کتاب کوئی شخص خرید نہ کرے۔ اس موقع پر اکثر نے تکفیر کی رائے کو تسلیم نہ کیا۔ (اکثر دیوبندی علماء مرزا قادیانی کی تکفیر کے حق میں نہ تھے)۔

بلکہ مولوی رشید صاحب احمد گنگوہی نے ہماری تحریر کی تردید میں ایک طومار لکھ کر ہمارے پاس روانہ کیا اور قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔ اور ایک نقل اس کی

مولوی شاہ دین مولوی عبدالقادر اور اپنے مریدوں چنانچہ مولوی شاہ دین نے بر سر بازار روبرو مریدان منشی احمد جان و متبعان قادیانی یہ کہہ کر مولوی رشید احمد صاحب نے مولوی صاحبان کی تردید میں یہ تحریر ارسال فرمائی ہے۔ پھر اس کے اٹکل پچو معنی کر کے زور و شور کے ساتھ سنایا۔ مولوی عبدالعزیز صاحب نے اس تحریر کی بروز جمعہ وعظ میں خوب دھجیاں اُڑائیں ایسے مرتد کو مرد صالح کیسے لکھ دیا۔ جناب باری میں دعا کر کے سو گئے۔ خواب میں معلوم ہوا کہ تیسری شب کا چاند بد شکل ہو کر لٹک پڑا۔ غیب سے آواز آئی۔ رشید احمد یہی ہے اس روز سے اکثر فتوے ان کے غلط مناقص ہے یا دیگر سے حیز و جود میں آنے لگے۔ (یہ خواب مولوی عبداللہ صاحب کا ہے) (فتاوی قادریہ ص ۴-۳)

رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کرنا۔

قارئین کرام! مولوی رشید احمد گنگوہی نے تا حیات مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کی۔ حالانکہ گنگوہی کی زندگی میں ہی مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر کفریات بکے۔ گنگوہی صاحب نے مرزا قادیانی کے رد میں کوئی کتاب بھی نہ لکھی۔ بلکہ فتاویٰ رشیدیہ میں ایک فتویٰ بھی اس کے رد یا اس کی تکفیر پر موجود نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ گنگوہی نے تذکرۃ الرشید میں فقط گمراہی کا لکھا ہے۔ اور مرزا قادیانی کو گنگوہی سے بڑی عقیدت تھی۔ اور گنگوہی صاحب کے نزدیک بھی مرزا قادیانی بڑا اچھا کام کر رہا تھا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

مرزا غلام احمد قادیانی جس زمانہ میں بُراہین (احمدیہ) لکھ رہے تھے۔ اور اُن کے فضل و کمال کا اخبارات میں چرچا اور شہرہ تھا۔ حالانکہ اس وقت ان (مرزا قادیانی) کو حضرت (بزعم خود) امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) سے عقیدت بھی تھی۔

اس طرف سے جانے والوں سے دریافت کیا کرتے تھے کہ حضرت مولانا اچھی طرح ہیں؟ اور دہلی سے گنگوہ کتنے فاصلے پر ہے۔ راستہ کیسا ہے۔ غرض حاضری کا خیال بھی معلوم ہوتا تھا۔ اُس زمانہ میں حضرت امام ربانی (بزعم خود گنگوہی) نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا تھا۔ کام تو یہ شخص اچھا کر رہا ہے۔ مگر پیر کی ضرورت ہے الخ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۲۸)

مولانا گنگوہی شروع میں نرم تھے مرزا (قادیانی) کی طرف سے تاویلیں کرتے تھے۔ (مجالس حکیم الامت ص ۲۷۹)

اشرف علی تھانوی مرزا قادیانی کی دہلیز پر

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''احکام اسلام عقل کی نظر میں'' میں مرزا قادیانی کی کتابوں کی عبارتوں کی عبارتیں اپنے نام سے شائع کی ہیں گویا تھانوی صاحب مرزا قادیانی کے فیض یافتہ ہیں یہ کتاب مولوی اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ہی شائع ہوگئی تھی۔ معلوم ہوا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے ان عبارتوں کے سرقہ کرنے سے جب دیوبندی حکیم الامت کی یہ حالت ہے۔ تو باقی عوام الناس وعلماء دیوبند کا کیا حال ہوگا۔ اس پر مزید تفصیلات جاننے کے شائقین ماہنامہ القول السدید میں شائع مضمون تھانوی قادیانی کی دہلیز پر کا مطالعہ فرمائیں ہم نے دیوبندیوں کی قادیانیت نوازی پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو جب قومی اسمبلی آف پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی گئی۔ تو دو دیوبندی علماء نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک مولوی غلام غوث ہزاروی اور دوسرے مولوی عبدالحکیم آف صوبہ سرحد۔

کوثر نیازی دیوبندی کے بقول مولوی احتشام الحق دیوبندی مرزائیوں کے

نکاح پڑھواتے رہے۔ (ہفت روزہ شہاب لاہور ۳۰، اپریل ۱۹۷۰/ ۲۱ مئی ۱۹۷۰ء)

قارئین کرام اس سے بڑھ کر قادیانیت نوازی دیوبندی اکابر کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ یہ تو صرف ان لوگوں نے اپنے اکابر کی ان کرتوتوں کو خفیہ راز میں رکھنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ڈرامہ رچایا ہے۔ وگرنہ قادیانیت اور دیوبندیت کا بقول ڈاکٹر علامہ محمد اقبال سرچشمہ ایک ہے (اقبال کے حضور ص ۲۶۱) مگر آج یہ لوگ اس فیلڈ کے ہیرو بنے پھرتے ہیں۔

نسلی مرزائی اہل کتاب اور اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے

دیوبندی مذہب کے مفتی اعظم کفایت اللہ دہلوی کا ایک فتویٰ بمع سوال کے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

سوال: جو شخص احمدی فرقہ المعروف مرزائی فرقہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام۔

جواب: اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے۔ یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا۔ تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔ (کفایت المفتی ج ۱ ص ۲۱۳ طبع کراچی)

دیوبندی علماء کا مرزا قادیانی کو مستجاب الدعوات سمجھ کر دعائیں کروانا

دیوبندی مولوی ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں کہ

اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے اور دعوت کا بڑا غلغلہ تھا۔ پنجاب میں خاص طور پر مسلمانوں کی کم بستیاں اس چرچے اور تذکرہ سے خالی تھیں۔ ان کی کتابیں اور رسائل مسلمانوں میں پڑھے جاتے تھے۔ اور ان پر بحث

وگفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ حضرت (عبد القادر رائے پوری) کے وطن کے قریب ہی بھیرہ ہے وہاں کے ایک عالم جو حضرت کے خاندانی بزرگوں کے شاگرد بھی تھے۔ حکیم نور الدین مرزا صاحب کے خاص معتقدین اور معاونین میں سے تھے اور اُن کی نصرت اور رفاقت کے لئے مستقل طور پر قادیان میں سکونت پزیر تھے۔ مرزا صاحب کے عند اللہ مقبول اور مستجاب الدعوات ہونے کا ان کے معتقدین اور حلقہ اثر میں عام چرچا تھا۔ حضرت (عبد القادر رائے پوری) نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں کہیں پڑھا تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ اجیب کل دعائك الافی شر کائك میں تمہاری تمام دعاؤں کو قبول کروں گا۔ سوا اُن دعاؤں کے جو تمہارے شرکت داروں کے بارے میں ہوں حضرت (عبد القادر رائے پوری) نے مرزا صاحب کو اسی الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے کسی طرح کی بھی شرکت نہیں ہے۔ اس سے آپ میری ہدایت اور شرح صدر کے لئے دعا کریں۔ وہاں (قادیان) سے مولوی عبدالکریم کے ہاتھ کا لکھا جواب ملا کہ تمہارا خط پہنچا تمہارے لئے خوب دعا کرائی گئی۔ تم کبھی کبھی اس کی یاددہانی کر دیا کرو۔ حضرت فرماتے تھے کہ اس زمانہ میں ایک پیسہ کا کارڈ تھا۔ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک کارڈ دعا کی درخواست کا ڈال دیتا۔

(سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ۶-۵۵ طبع کراچی)

قادیانی امام کی اقتداء میں دیوبندی علماء کی نمازیں

مولوی ابوالحسن ندوی نے مولوی عبدالقادر رائے پوری کے سفر قادیان میں لکھا ہے کہ

حکیم (انور الدین قادیان) صاحب کسی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا

میں دیکھتا تھا۔ کہ کچھ کچھ وقفہ کے بعد وہ بڑے درد سے لا الہ الا انت سبحنك انی کنت من الظلمین ○ اس طرح پڑھتے تھے کہ دل کھنچتا تھا۔ مجھے خیال ہوا تھا۔ کہ ان کو ایسی رقت اور انابت ہوتی ہے۔ یہ کیسے ضلالت پر ہو سکتے ہیں مگر اس کے ساتھ دل میں آتا تھا۔ کہ میں جس اللہ کے بندے کو دیکھ کر آیا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور یقیناً ہے تو اس کو ضلالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اس سفر میں مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ (عبد القادر رائے پوری) فرماتے تھے کہ میں ان کے امام کے پیچھے بھی نماز پڑھتا تھا۔ اور اپنی الگ بھی پڑھ لیتا تھا۔ (سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ۶۲)

قادیانیوں کو تکفیر سے بچانے کے لئے تاویلات

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

میرا دل تو قادیانیوں کی طرف سے بھی ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔

(حکیم الامت ص ۲۵۹)

دریا آبادی کے اس نظریہ کو ابوالحسن ندوی خطائے اجتہادی کا نام دیتے ہیں

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۹۶، ص ۸۴)

عبدالماجد دریا آبادی نے قادیانیوں کی تکفیر سے انکار پر اپنے رسالہ میں مضامین بھی شائع کئے دیکھئے ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ، کیم مارچ، ۱۲ اپریل، ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء۔ عبدالماجد دریا آبادی کے اس مضمون کا تذکرہ یوسف لدھیانوی کی کتاب آپ کے مسائل کے ابتدائیے میں بھی موجود ہے۔

قادیانی امام کی اقتداء میں نماز

دیوبندیہ کے امام الہند ابوالکلام آزاد اپنے سفر قادیان کا حال بیان کرتے

ہیں کہ

عشاء کی نماز مولوی عبدالکریم (قادیانی) کے پیچھے پڑھ کے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور صبح کو چار بجے اٹھا تو نماز کے چبوترے پر لوگوں کو نماز صبح کے لئے تیار پایا۔ اور اس سے طبیعت متاثر ہوئی۔ نماز کے بعد مرزا صاحب (قادیانی) باہر نکلے۔۔۔۔ میری طرف متوجہ ہوئے اور میرے حالات پوچھتے رہے۔ اور کہا کہ جب آپ آئے ہیں تو کم سے کم چالیس دن تک ضرور رہیے۔ اس طرح آنے سے اور جلد چلے جانے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔۔۔۔ جمعہ کی نماز وہیں ایک میدان میں ہوئی میں گیا تو لوگوں نے مجھے پہلی صف میں جگہ دی۔

(آزاد کی کہانی ص ۴-۲۱۳ طبع لاہور)

قادیانیوں کی سخت الفاظ میں تردید زیادتی ہے

دیوبندی مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

حکیم الامت تھانوی کی محفل خصوصی میں نماز چاشت کے وقت حاضری کی سعادت حاصل تھی۔۔۔۔ ایک صاحب بڑے جوش سے بولے حضرت ان لوگوں (قادیانیوں) کا دین بھی کوئی دین ہے۔ نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو حضرت (تھانوی) نے معاً لہجہ بدل کر ارشاد فرمایا کہ یہ زیادتی ہے توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں اختلاف رسالت میں ہے۔ اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدہ ختم رسالت میں بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہیے جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے یہ تو ضرور نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی ہو۔ (سچی باتیں ص ۲۱۳ طبع کراچی)

قادیانیوں کی اشاعت اسلام میں شرکت اہل اسلام کے ساتھ

دیوبندی مذہب کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد سے سوال ہوا کہ احمدی گروہ کی شرکت اشاعت اسلام میں مضر ہے یا نہیں۔

مولوی ابوالکلام آزاد اس کا جواب لکھتے ہیں کہ

اگر اشاعت اسلام کا کام ہر فرقہ اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر فرقہ اس میں شریک نہ ہو۔۔۔۔ اس طرح تمام اہل قبلہ متحد و متفق ہو جائیں گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجر محبت و اخوت کے برگ و بار ہیں۔

(ہفت روزہ البلال کلکتہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء ص ۶-۲۵)

عقیدہ حیات مسیح یہودی اور صابی من گھڑت کہانی ہے

دیوبندیہ کے امام مولوی عبیداللہ سندھی لکھتے ہیں کہ

جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے۔ یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمانی کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے۔ علی ابن ابی طالب کے مددگار تھے۔ ان میں حب علی نہیں تھا۔ بغض اسلام تھا۔ یہ بات اُن لوگوں میں پھیلی جن میں ھو الذی ارسل رسوله بالھدی کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس بات کا حل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر مبنی ہے۔ جو لوگ اس قسم کی روایات پیش کرتے ہیں۔ وہ علوم اجتماعیت سے بہت دور ہیں۔ جب وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے۔ تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور متاثر ہو جاتے ہیں اسلام میں علمی بحث کا پہلا مرجع قرآن ہے۔ قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔

(تفسیر الہام الرحمٰن ص ۲۴۰)

دیوبندی مذہب کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد بھی کہتے ہیں کہ وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔ (ملفوظات آزاد ص ۱۳۰)

دیوبندی شیخ احمد علی لاہوری کا مرزا قادیانی کو سچا نبی تسلیم کرنا

دیوبندی شیخ شبیر احمد عثمانی کے بھتیجے عامر عثمانی نے دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی

لاہوری کا قول نقل کیا ہے کہ

مرزا غلام احمد قادیانی تو اصل میں نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی۔ (ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۷ء ص ۲۱ بحوالہ دیوبندی مذہب ص ۱۴۷)

ابوالکلام آزاد کی مرزا قادیانی سے عقیدت اور اس کے جنازے میں شرکت

دیوبندی امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد کو مرزا قادیانی سے حد درجہ عقیدت و محبت تھی یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے مرنے پر اس نے تعزیتی شذرہ بھی لکھا۔ اور اس کے جنازے میں بٹالہ تک شرکت بھی کی۔ دیوبندی شورش کاشمیری نے عبدالمجید سالک کی کتاب یارانِ کہن اپنے ادارہ چٹان سے شائع کی ہے اس میں سالک صاحب لکھتے ہیں کہ

انہیں (ابوالکلام آزاد کو) مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلے میں اسلام کی حمایت کی گئی تھی۔ یاروں کا یہ مجمع ایک دفعہ تو فیصلہ ہی کر چکا تھا۔ کہ پنجاب جائیں اور مرزا صاحب سے ملیں۔ لیکن اتفاقات زمانہ کی وجہ سے یہ فیصلہ عمل میں نہ آ سکا۔ بہرحال مولانا ابوالکلام مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت موعود سے تو کوئی سروکار نہ رکھتے تھے۔ لیکن ان کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدر دان ضرور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں مولانا امرتسر کے اخبار وکیل کی ادارت پر مامور تھے۔ اور مرزا صاحب کا انتقال انہی دنوں ہوا۔ تو مولانا نے مرزا صاحب کی خدمات اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا۔ امرتسر سے لاہور آئے۔ اور یہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔ (یارانِ کہن ص ۲-۱۴۱ طبع اول چٹان لاہور)

دیوبندی اکابر و اصاغر کے اصرار کی وجہ سے شورش کاشمیری نے اس کے دوسرے ایڈیشن میں یہ عبارت مذکورہ نکال دی۔ اسی اثنا میں ضلع رحیم یار خان کے

ایک مشہور مصنف نے سالک صاحب سے اس مسئلے پر خط و کتابت کی جو ساری نوازش نامے کتاب مرتبہ سید انیس الحسن شاہ جیلانی کراچی سے شائع ہوگئی سالک صاحب اپنی وضاحت کرتے ہوئے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل حقیقت ہے و کفی باللہ شھیدا ○ مولانا ابوالکلام آزاد سے بارہا لوگوں نے استفتاء کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر قرار دیں لیکن انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا صاحب کافر نہیں مؤول ضرور ہیں۔۔۔۔ میں نے جو کچھ دیکھا (آزاد کی مرزا کے جنازے میں شرکت) وہ لکھ دیا ہے۔ اس کے غلط یا صحیح ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں یہ باتیں محض آپ کے اطمینان کی غرض سے لکھ دی ہیں تاکہ آپ میرے موقف سے واقف ہو جائیں۔ (نوازش نامے ص ۶-۱۵ طبع کراچی)

دیوبندی اکابر کا اقرار حصول نبوت کے لئے تاریخی اقدامات کرنا

مولوی قاسم نانوتوی نے پہلے میدان صاف کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوجائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ اور یہ کہ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی کے معنی میں خاتم النبین ماننا جاہلوں کا خیال ہے۔ عقل مندوں کا نہیں (نعوذ باللہ) تحذیر الناس، دوسری جگہ بھی واضح طور پر لکھتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانہ نبوی ﷺ گزشتہ انبیاء کے زمانے سے آخر کا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آئے گا مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں خاتم النبین ﷺ کی نہ تو تعریف (مدح) ہے اور نہ کوئی برائی۔ (انوار النجوم ترجمہ قاسم العلوم ص ۹-۷۸) پھر قاسم نانوتوی کے پوتے قاری طیب نے اپنے دادے کی تعلیم کو مزید واضح کیا کہ ختم نبوت کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہوگیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔۔۔۔ ختم

نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں۔

(خطبات حکیم الاسلام ج۲ص۹۴طبع ملتان)

مزید لکھتے ہیں کہ حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آیا نبی ہو گیا۔

(آفتاب نبوت ص۸۲)

اس پر عامر عثمانی دیوبندی کو تبصرہ کرنا پڑا۔ حضرت مہتمم صاحب نے حضور کو نبوت بخش کہا تھا۔ مرزا صاحب نبی تراش کہہ رہے ہیں حرفوں کا فرق ہے معنی کے نہیں۔ (تجلی نقد ونظر نمبر ص۷۸)

مولانا محمد قاسم صاحب نے حضرت حاجی صاحب سے شکایت کی کہ ذکر پورا نہیں ہوتا۔ شروع کرتے ہی قلب پر ثقل ہو جاتا ہے۔ زبان بند ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ یہ ثقل وہ ثقل ہے۔ جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت ہوتا تھا۔ آپ پر علوم نبوت فائض ہوتے ہیں۔۔۔۔ اور فامض تحقیق ہے۔ (افاضات الیومیہ ج۴ص۱۸۱)

دیوبندی اکابر کی انگریز نوازی

دیوبندی مذہب انگریز منحوس کی ایماء پر ہی قائم ہوا۔ اس کے بیشمار دلائل و شواہد موجود ہیں ان کے تمام اکابر انگریز نواز رہے۔ اس کے چند دلائل درج کیے جاتے ہیں۔

انگریزوں پر حملہ کرنے والوں سے مسلمانوں کا لڑنا فرض ہے۔

مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں کہ

کلکتہ میں جب مولانا اسماعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے۔ تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ہے۔ ایک تو ان کی رعیت ہیں۔ دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح کی آزادی ہے۔ بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔ (حیات طیبہ ص۳۶۴ طبع لاہور)

مولوی جعفر تھانیسری لکھتے ہیں کہ

یہ بھی صحیح روایت ہے کہ اثنائے قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسماعیل شہید وعظ فرما رہے تھے۔ تو ایک شخص نے مولانا صاحب سے یہ فتویٰ پوچھا۔ کہ سرکار انگریزوں سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں

مولانا نے فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں۔ (سوانح احمدی ص ۵۷ طبع منڈی بہاؤ الدین)

مولوی اسماعیل صاحب نے یہ اعلان دے دیا تھا سرکار انگریزی پر نہ مذہبی طور پر جہاد واجب ہے نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے۔ (حیات طیبہ ص ۲۰۱)

نام نہاد مجاہدین تحریک بالاکوٹ کی گزر اوقات انگریزی امداد پر

دیوبندی مولوی عبید اللہ سندھی فرماتے ہیں کہ

ایک دفعہ میں سرحد پار بیز کے مقام پر گیا۔۔۔۔ میں اس اُمید میں کہ شاید سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی جماعت مجاہدین میں کوئی کرن دکھائی دے۔ ادھر چل دیا وہاں پہنچ کر جو کچھ میں نے دیکھا۔ وہ حد درجہ افسوسناک اور قابل رحم تھا۔ وہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ جماعت جو مجاہدین کے نام نامی سے یاد کی جاتی ہے کسمپرسی کی حالت میں ہے اور اس کی گزران اور زندگی کس طرح صاحبزادہ عبدالقیوم خاں صاحب کی وساطت سے انگریزی حکومت کی رہین منت ہے۔ (افادات وملفوظات عبید اللہ سندھی ص ۳۶۲ طبع لاہور)

انگریزوں کا ان نام نہاد مجاہدین کی جنگی ضروریات پوری کرنا

دیوبندی مذہب کے شیخ حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ

جب سید (احمد) صاحب کا ارادہ سکھوں سے جنگ کرنے کا ہوا۔ تو انگریزوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور جنگی ضرورتوں کو مہیا کرنے میں سید صاحب کی مدد کی۔ (نقش حیات ج ۲ ص ۴۱۹ طبع کراچی)

انگریزوں کا سکھوں کا زور کم کرنے کی خواہش کرنا

جعفر تھانیسری لکھتے ہیں کہ

سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کا ارادہ ہرگز نہ تھا۔ اور اس آزاد

عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔ اور اس میں شک نہیں اور اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو۔

(سوانح احمدی ص ۱۳۹)

انگریزوں کے جاسوس

اسماعیل پانی پتی لکھتے ہیں کہ

جب حضرت سید شہید بہ عزم جہاد صوبہ سندھ اور سرحد کے علاقہ میں داخل ہوئے جو اس وقت انگریزوں کی عملداری میں نہ تھے۔ تو ان کے متعلق عام طور پر یہ شبہ کیا گیا۔ کہ حضرت شہید کے تعلقات انگریزوں سے نہایت درجہ خوشگوار تھے۔

(مقالات سرسید حصہ شانزدہم ص ۲۵۱ حاشیہ)

سید احمد بریلوی کو انگریزوں کی حمایت کا حاصل ہونا

مولوی محمد میاں دیوبندی لکھتے ہیں کہ

جب تک اس تحریک کا تعلق انگریزی مقبوضات سے صرف اتنا رہا کہ رنگروٹ بھرتی کیے جائیں۔ اور سرمایہ فراہم کیا جائے۔ تو انگریزی حکومت کے ذمہ داروں نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا۔ بلکہ انگریزوں نے اس (سید احمد) کی حمایت کی۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی ج ۲ ص ۲۴۱ طبع لاہور)

تحریک بالاکوٹ کے نام نہاد مجاہدین کے لئے انگریزی کھانا

دیوبندی مولوی ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ

اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں پر کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا پادری صاحب کہاں ہیں حضرت (سید احمد) نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں ہوں انگریز گھوڑے سے اُترا اور ٹوپی ہاتھ

میں لئے کشتی پر پہنچا۔ اور مزاج پرسی کے بعد کہا۔ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیئے تھے۔ کہ آپ کی آمد کی اطلاع کریں۔ آج انہوں نے اطلاع کی۔ کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت قافلے کے ساتھ آج تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں۔ یہ اطلاع پا کر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ تیار کرانے کے بعد لایا ہوں۔ سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کرلیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔ (سیرت سید احمد شہید ج ا ص ۸-۲۱۷ طبع کراچی)

مولوی اسماعیل دہلوی کی نام نہاد تحریک جہاد پر تفصیل کے لئے حقائق تحریک بالاکوٹ اور دیوبندی مذہب کا مطالعہ فرمائیں تو آپ پر حقیقت واضح ہو جائے گی کہ ان لوگوں نے کیا کرتوتیں کیں جن کی بناء پر سرحدی مسلمانوں نے ان کو قتل کر کے ان کے ٹھکانے پر پہنچا دیا۔ ہمیں تو صرف اختصار مانع ہے اور یہ کہ ہم نے صرف ان کی انگریز نوازی ہی بیان کرنا ہے۔

بانی دیوبند قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی کا سرکار انگریزی کا دلی خیر خواہ ہونا

دیوبندی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

یہ حضرات (قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی) حقیقتاً بے گناہ تھے۔ مگر دشمنی کی یاوہ گوئی نے ان کو باغی اور مفسد اور سرکاری خطا کار ٹھہرا رکھا تھا۔ اس لئے گرفتاری کی تلاش تھی مگر حق تعالیٰ کی حفاظت برسر تھی۔ اور اس لئے کوئی آنچ نہ آئی۔ اور جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار (انگریزی) کے دلی خیر خواہ تھے تازیست خیر خواہ ہی رہے۔ (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۹ طبع لاہور)

رشید گنگوہی سرکار انگریز کے فرمانبردار حقیقی تھے سرکار انگریز ان کے مالک

دیوبندی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ

میں جب حقیقت میں سرکار (انگریزی) کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بیکا بھی نہ ہوگا۔ اور اگر مارا بھی گیا۔ تو سرکار (انگریز) مالک ہے۔ اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۸۰)

قارئین کرام! انگریز کے فرمانبردار ہونے کا اقرار قابل غور ہے۔ پھر انگریز کو مالک کہا۔ غور کیجئے کہ سرور کائنات ﷺ کو مالک مختار ماننا دیوبندی مذہب میں شرک ہے۔ مگر انگریز کے مالک ہونے کا اقرار عین ایمان ہے۔

دیوبندی اکابر کا انگریز کے باغیوں سے لڑنا

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم (قاسم نانوتوی) اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے۔ کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہوگیا۔ یہ نبرد آزما دیر جتھا اپنی سرکار (انگریز) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔ اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا۔ اور سرکار پر جان نثاری کرلئے تیار ہوگیا۔۔۔۔ چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔ حضرت مولانا قاسم العلوم ایک مرتبہ یکا یک سر پکڑ کر بیٹھ گئے جس نے دیکھا جانا کہ کنپٹی میں گولی لگی اور دماغ سے پار کر کے نکل گئی۔ (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۵-۷۴)

انگریز کے مخالف باغی اور انگریز کی رحم دل گورنمنٹ

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے (انگریز) کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت

کاعلم قائم کیا۔ (تذکرۃ الرشید ج ۱ص ۷۴)

اشرف علی تھانوی کوانگریز کی طرف سے چھے سوروپیہ ماہانہ ملنا

دیوبندی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ

دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔۔۔۔ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ وپیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ کہ اُن کو چھے سو روپیہ ماہوار حکومت (انگریز) کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ (مکالمۃ الصدرین ص۹)

خود تھانوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ

تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا۔ کہ چھے سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔ ایک شخص نے ایک ایسے ہی مدعی سے کہا۔ کہ اس سے تو یہ معلوم ہوا۔ کہ یہ خوف سے متاثر نہیں لیکن طمع سے متاثر ہے۔

(افاضات الیومیہ ج۶ص ۶۹)

قارئین کرام! دونوں دیوبندی اکابر کا اس امر کی تردید نہ کرنا سکوت اختیار کرنا اس بات کی توثیق ہے کہ 600روپیہ گو 60000پیسے ماہوار وظیفہ تھانوی صاحب کا تھا۔ اب آج کے دور میں یہ کتنے روپے بنتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء میں چاندی چھے آنے تولہ تھی اور اس سے قبل تین آنے تولہ تھی۔ تو گویا تھانوی صاحب کے دور میں تین آنے تولہ چاندی تھی۔ ایک پیسہ میں چاندی کی مقدار 1/18تولہ = 60000 پیسے میں چاندی کی مقدار 1/18 × 60000 = 3333,,33 تولہ آج کل چاندی کی قیمت تقریباً 80روپے 3333/33 تولے چاندی کی قیمت 3333/33 x 80 =266666 روپے گویا تھانوی صاحب کو ماہانہ چھے سوروپے آج کے دور کے مطابق 266666روپے انگریز کی جانب سے ملتے تھے۔ اور سالانہ 3196996روپے ملتے تھے۔ یہ حساب ہم نے نجم مصطفائی صاحب کی کتاب (منزل کی تلاش ص۷۲ طبع فیصل آباد) سے لیا

ہے۔ تھانوی صاحب کو انگریز کی طرف سے اکتیس لاکھ چھیانوے ہزار نو سو چھیانوے روپے سالانہ ملتے تھے۔

تحریک ریشمی رومال کا راز کس نے فاش کیا

قارئین کرام! غور کیجئے۔ کہ انگریز جب تھانوی صاحب کو اتنی بڑی رقم بطور وظیفہ دیتے تھے تو کس خدمت کے کھاتے میں اس کا عقدہ دیوبندی مولوی تاج محمود امروٹی کے فرزند مولوی محمد شاہ امروٹی نے حل کیا چنانچہ ایک صحافی انجم لاشاری نے ستمبر ۱۹۸۷ء میں جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے سربراہ مولوی محمد شاہ امروٹی سے انٹرویو کیا جس میں مولوی محمد شاہ امروٹی نے دم مرگ راز سربستہ سے نقاب ہٹا دیا اور بتایا کہ تحریک ریشمی رومال کی ناکامی اور انگریز کے اس تحریک پر قابو پانے میں تھانوی صاحب کا ہاتھ تھا۔ چنانچہ انجم لاشاری اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ

اپنے انٹرویو میں مولانا محمد شاہ امروٹی نے دل گرفتہ ہو کر بتایا۔ کہ انگریزوں کو ریشمی رومال کے اس سفر کی اطلاعات لمحہ بہ لمحہ مل رہی تھیں۔ اور یہ لنکا گھر کے ایک بھیدی نے ڈھائی تھی۔ اور یہ تھے مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا امروٹی کے بقول مولانا تھانوی کہتے تھے۔ کہ انگریزوں کے خلاف کچھ نہ کہا جائے۔ بلکہ ان کی سرپرستی میں رہ کر مسلمانوں کے لئے فوائد حاصل کئے جائیں۔ وہ چونکہ دار العلوم دیوبندی کے اکابرین میں سے تھے۔ اس لئے انہیں تحریک خلافت اور جنود ربانیہ کے تمام پروگراموں سے آگاہی رہتی تھی۔ انہوں نے ریشمی رومال کی حقیقت اور انقلابی کاروائیوں کے لئے طے کردہ تاریخ سے اپنے گھر والوں کو آگاہ کر دیا اور ان کے بھائی (مظہر علی) نے جو انٹیلی جینس کے ایک اعلیٰ افسر تھے۔ پورے قصے سے انتظامیہ کو خبردار کر دیا۔

(ماہنامہ شوٹائم کراچی، اپریل ۱۹۸۸ء ص ۱۲۱ بحوالہ دعوت فکر ص ۱۳۸)

اشرف علی تھانوی کی مزید انگریز نوازی

مولانا (عبید اللہ) سندھی مولانا اشرف علی تھانوی کے علم وفضل ۔۔۔۔ کے تو قائل تھے لیکن تحریک آزادیٔ ہند کے بارے میں ان کی جو معاندانہ اور انگریزی حکومت کے حق میں مویدانہ مستقل روش رہی اس سے وہ بہت خفا تھے۔

(افادات وملفوظات حضرت مولانا عبید اللہ سندھی ص ۳۸۲)

خود اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ

ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اگر تمہاری حکومت ہو جائے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے۔ میں نے کہا محکوم بنا کر رکھیں گے۔ کیوں کہ جب خدا نے حکومت دی۔ تو محکوم بنا کر ہی رکھیں گے۔ مگر ساتھ ہی اس کے نہایت راحت وآرام سے رکھا جائے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۶۸)

مدرسہ دیوبند انگریزی حکومت کے خلاف نہیں بلکہ موافق سرکار انگریز ہے

اس مدرسہ (دیوبند) نے یوماً فیوماً ترقی کی۔ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا۔ تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے معائینہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے۔ وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر آتا ہے۔ وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ (دیوبند) خلاف سرکار (انگریز) نہیں۔ بلکہ موافق سرکار ممد ومعاون سرکار ہے۔

(مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۲۱۷ طبع کراچی)

اس کتاب پر دیوبندی مفتی محمد شفیع اور دیوبندی قاری محمد طیب کی تصدیقات ہیں۔

بانی تبلیغی جماعت کو انگریز حکومت کی طرف سے وظیفہ

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا۔ کہ مولانا الیاس صاحب ۔۔۔۔ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداً حکومت (برطانیہ) کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا۔ پھر بند ہو گیا۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۸)

جمعیت علماء اسلام انگریزوں کی مالی امداد اور ایماء پر قائم ہوئی

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب (دیوبندی) کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ کلکتہ میں جمعیت علماء اسلام حکومت (انگریز) کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۷)

انگریز حکومت سے بغاوت خلاف قانون ہے

۲۴ مئی کو نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن صاحب (نانوتوی دیوبندی) نے بریلی کی مسجد نو محلّہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت (انگریز) سے بغاوت کرنا خلاف قانون ہے۔ (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۵۰)

انگریز کی فوج میں سرکار حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی

اچانک ایک روز مولانا کو دیکھا کہ خود بھاگے جا رہے ہیں اور (انگریز کے) باغیوں کے افسر کا نام لے کر کہہ رہے ہیں لڑنے سے کیا فائدہ (حضرت) خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پا رہا ہوں۔ (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۱۰۲، علماء ہند کا شاندار ماضی ج ۴ ص ۲۸۰)

مدرسہ دیوبند کے مدرسین وغیرہ انگریزوں کے معتمد تھے

مدرسہ دیوبند کے کارکنوں اور مدرسین کی اکثریت ایسے بزرگوں کی تھی۔ جو گورنمنٹ (انگریز) کے قدیم ملازم اور مال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔ (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۲۴۷)

الطاف حسین حالی دیوبندی کی انگریز نوازی

الطاف حسین حالی نے بعنوان مژدہ قدوم حضور شاہزادہ ویلز در ہندوستان لکھا ہے۔

مژدہ ہو اہل مشرق دن پھرے تمہارے
مشرق سے سوئے مشرق آیا ہے مہر تاباں
گلہ کی اپنے لینے آیا خبر کہاں سے
ہے ایسے گلہ بان پر گلہ کی جان قربان
ہندوستان بھی تجھ سے کچھ آج کل نہیں کم
اے معدن بزرگی اے خاکِ انگلستان
تیرے نصیب کا تو کیا پوچھنا ہے لیکن
ہندی بھی ان دنوں میں قسمت پہ اپنی نازاں
مہمان ہے آج ان کا اس شاہ کا ولی عہد
روئے زمین کے سلطان جس کے ہوئے ہیں مہمان

(کلیات نظم حالی ص ۴۱)

مسلم لیگ میں شرکت دیوبندی اکابر کی تعلیمات کے خلاف ہے

دیوبندی مولوی عبدالاحد سورتی اپنے اشرف تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ
محمد ظفر احمد تھانوی اور مولوی بشیر علی تھانوی کا مسلم لیگ میں شرکت کرنا ہمارے اکابر (دیوبند) خصوصاً حضرت تھانوی کے مسلک اور تعلیمات کے خلاف ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے حضرت تھانوی کے مشہور خلفاء مولانا سید سلیمان صاحب مولانا خیر محمد صاحب مولانا محمد عبدالجبار صاحب مولانا محمد طیب صاحب مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ وغیرہم کی (مسلم لیگ میں) عدم شمولیت اس کی روشن دلیل ہے۔ (اشرف الافادات ص ۱۷)

مسلم لیگ کی مخالفت

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے کہا کہ
موجودہ (مسلم) لیگ خالص اسلامی جماعت اور مذہبی وشرعی تنظیم سوادِ اعظم تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ (اشرف الافادات ص ۸)

مسلم لیگ بددین جماعت ہے

دیوبندی مولوی عبدالجبار نے اپنے حکیم الامت تھانوی کے نظریہ کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ
یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ حضرت حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) مسلم لیگ جیسی بددین جماعت کی حمایت کریں۔ (اشرف الافادات ص ۱۸)

مسلم لیگ کی حمایت اور اس میں شمولیت کسی طرح گوارا نہیں ہے

فی الواقع حضرت مولانا۔۔۔۔ موجودہ لیگ کی شرکت اور تائید کسی طرح گوارہ نہیں کر سکتے۔ (اشرف الافادات ص ۱۹)

علماء تھانہ بھون کی طرف سے مسلم لیگ کی مذمت

جب دعوت الحق بمبئی کی جانب سے شرکت لیگ اور اس کی حمایت کی استدعا اور درخواست کی گئی۔ تو علماء تھانہ بھون (دیوبندیوں) نے بالاتفاق لیگ کی مذمت فرمائی۔ (اشرف الافادات ص ۲۰ طبع دہلی)

مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سور ہیں

دیوبندیوں کے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے۔ وہ سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔

(چمنستان ص ۱۶۵ از ظفر علی خان)

دیوبندی علماء کی تحریکِ پاکستان دشمنی

مجموعی طور پر دیوبندی علماء تحریک پاکستان کے مخالف تھے اور گاندھی کی سیاست کے پیروکار بن کر رہے۔ دیوبندی مولوی محمود الحسن، مولوی حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، ابوالکلام آزاد، مولوی حفظ الرحمٰن سیوہاروی، مولوی احمد سعید مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی وغیرہ نے جس شد و مد سے تحریک پاکستان کی مخالفت کی ہے وہ کسی بھی تاریخ کے قاری سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور پھر کانگرس کی حمایت ان لوگوں نے بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ دوسری طرف مسلم لیگ کی مخالفت بڑے زور وشور سے کی۔

حسین احمد مدنی کی کانگرس نوازی

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی کے مسلم لیگ کی مخالفت اور کانگرس نوازی کے بارے نظریات ان کے ملفوظات سے ملاحظہ کیجئے۔

لیگ ایک طرف زور وشور سے علماء کے اقتدار کو مٹانے کے لئے بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔ علی الاعلان مجامع میں آواز کس رہی ہے۔ مشرقی اور اس کی جماعت مولوی کے ایمان کے نام سے اہل دین سے انتہائی کی نفرت پھیلا رہی ہے۔ مودودی صاحب اور اس کے ہمنوا کس زور سے حملے کر رہے ہیں قادیانی ایک طرف زہریلی گیس پھیلا رہے ہیں۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص ۱۰۹ طبع دیوبند)

اُن کے نکل جانے کی وجہ سے لیگ میں جان باقی نہیں رہی تھی۔ موجودہ عناصر کا بڑا حصہ تقریباً امن سبھا کا ممبر اور گورنمنٹ کا کلمہ پڑھنے والا تھا ہم نے اس بناء پر کبھی لیگ کا رخ نہیں کیا۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص ۱۱۳)

انگریز کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ لڑاؤ اور حکومت کرو اس اصول پر عملدرآمد کے ذریعے اس نے ہندوستان پر قبضہ کیا۔ اور آج تک کیے ہوئے ہے اس اصول کی بنیاد پر اس نے کانگرس کے مقابلے ۱۹۰۶ء میں (مسلم) لیگ اور مہا سبھا کی بنیاد ڈالی۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص ۱۷۶)

قائد اعظم دیوبندی حسین احمد مدنی کی نظر میں

قائد اعظم محمد علی جناح کے خلاف ان دیوبندی اکابر نے طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا تھا۔ ان پر ناحق الزامات لگائے۔ کہ خدا کی پناہ مولوی حسین احمد مدنی یوں لب کشائی کرتے ہیں کہ

جو امور ڈاکٹر خان عبدالغفار خاں یونس کے جناب نے ذکر فرمائے ہیں یقیناً موجب حسد ہزار افسوس ہیں مگر ذرا ادھر بھی نظر دوڑایئے۔ خود قائد اعظم نے سول میرج پر ۱۹۱۷ء یا اس کے قریب اپنا نکاح ایک پارسی لڑکی سے کیا پھر ان کی بیٹی نے ۱۹۳۷ء میں سول میرج پر ایک عیسائی کے ساتھ اپنا نکاح بمبئی میں ایک گرجا میں کیا۔ اور نکاح سے قبل پونہ میں چھ ماہ یا اس سے زائد بغیر نکاح کے ایک ہوٹل میں دونوں مجتمع ہو کر کورٹ شپ کرتے رہے۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص ۲۲)

حالانکہ مولوی حسین احمد مدنی نے قائد اعظم محمد علی جناح پر بہتان باندھا ہے اس لئے کہ انہوں نے رتن بھائی کو پہلے مسلمان کیا پھر اس سے نکاح کیا یہ بات سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۱، اپریل ۱۹۱۸ء میں موجود ہے مولوی حسین احمد مدنی اور اس کے ہمنواؤں نے کلکتہ اجلاس میں قائد اعظم کو کافر قرار دیا۔ (ملخصاً مکالمۃ الصدرین ص ۲۰)

مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائداعظم کو کافراعظم کا لقب دیا۔ (خطبہ صدارت شبیر احمد عثمانی ص ۴۸)

تحریک پاکستان میں دیوبند کے طلباء کا کردار

جمعیت علماء ہند کے وفد نے مولوی شبیر احمد عثمانی سے ملاقات کی تھی۔ اس کی وجہ یہ کہ وہ گلہ کر رہے تھے کہ جب تمام دیوبندی علماء کانگرس کے ساتھ ہیں تو آپ مسلم لیگ کی حمایت کیوں کر رہے ہیں۔ اس موقع پر شبیر احمد عثمانی نے بطور شکوہ کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیئے جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا میرے قتل تک کے حلف اٹھائے گئے۔ اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازے میں پھینکے گئے۔ کہ اگر ہماری ماؤں بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جائیں۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۲۱)

پاکستان کی پ بھی کوئی نہیں بنا سکتا

دیوبندی امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے پسرور ضلع سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے۔

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۸۸۳، رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

پاکستان بازاری عورت ہے

عطاء اللہ شاہ بخاری نے لاہور میں ایک تقریر میں یوں لب کشائی کی کہ پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

پاکستان پلیدستان ہے

دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری نے تقسیم سے قبل اور بعد پاکستان کو پلیدستان کہا (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

پاکستان نہیں بلکہ خاکستان

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو علی پور میں اپنی تقریر میں کہا کہ

مسلم لیگ کے لیڈر بےعملوں کی ٹولی ہیں جنہیں اپنی عاقبت بھی یاد نہیں۔ اور جو دوسروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں۔ اور وہ جس مملکت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں وہ پاکستان نہیں بلکہ خاکستان ہے۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

پاکستان ایک سانپ ہے

ان لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ کہ وہ اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں سچ ہے پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ کا بانی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔ (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۸۸۴)

نظریہ پاکستان مسلمانوں کے لئے سراسر مضر ہے

دیوبندی مولوی حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے شبیر احمد عثمانی کے سامنے کہا کہ پاکستان کی صورت میں جو نقصانات ان کے نزدیک تھے وہ ذرا بسط کے ساتھ بیان کئے۔ اور دکھلایا کہ مسلمانوں کے لئے نظریہ پاکستان سراسر مضر ہے۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۸)

پاکستان قائم ہونے میں مسلمانوں کا سراسر نقصان اور ہندوؤں کا فائدہ ہے۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۱۲)

مفتی محمود اور فضل الرحمٰن کی پاکستان دشمنی

آج کل دیوبندی مولوی اپنے کو تحریک پاکستان کا ہیرو گردانتے ہوئے نہیں تھکتے مگر خود ان کے لیڈر مولوی فضل الرحمٰن نے ان کا منہ بند کر دیا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۱۷ جولائی ۱۹۸۵ء) میں شائع ہوا کہ جمعیت علماء اسلام کے ایک گروپ کے لیڈر مفتی محمود کے فرزند مولانا فضل الرحمٰن نے ملتان میں قومی کونسل برائے شہری آزادی کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تاریخ میں دو دفعہ اسلام کے نام پر دھوکہ کیا گیا ہے پہلی بار تو تحریک پاکستان میں اسلام کے نام پر برطانوی ہند کے دس کروڑ مسلمانوں کو دھوکہ دیا گیا اور آج پھر اسلام کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا ہے اور پرانی روایت دہرائی جا رہی ہے۔

مولوی فضل الرحمٰن کے اس بیان پاکستان کا قیام فراڈ اعظم پر مختلف حلقوں کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ مارچ ۱۹۹۴ء)

اسی فضل الرحمٰن کے والد مفتی محمود نے تو یہاں تک کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ ہوئے۔ اس کے علاوہ ترجمان اسلام کے اداریے میں مفتی محمود کا قول موجود ہے۔ ہم تحریک پاکستان کے حق میں نہ تھے۔

(ترجمان اسلام لاہور ۱۷ جون ۱۹۶۶ء)

دیوبندی طلباء و علماء کی انگریز نوازی کا مزید ثبوت

مدرسہ دیوبند میں سابق فضلاء کی ایک تنظیم تھی جمعیت الانصار اس کی قواعد و مقاصد میں ایک شق یہ تھی۔ جمعیۃ (الانصار) گورنمنٹ انگلشیہ کی (جس کے ظل عاطفت میں ہم نہایت آزادی کے ساتھ مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں اور مذہبی تعلیم کی ترقی کے لئے ہر قسم کی کوشش کر سکتے ہیں) پوری وفادار رہے گی۔ اور انارکسٹانہ کوششوں کے قلع قمع میں اپنے اثر سے پورا کام لے گی۔ (ماہنامہ الھدیٰ رجب ۱۳۲۸ھ ص ۳۸)

۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ء کو کسی نامعلوم شخص نے وائسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ پر بم سے حملہ کیا جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ اس حادثہ کا دیوبند کے ہر فرد کو صدمہ ہوا۔ باقاعدہ اساتذہ اور طلباء کا اجلاس بلایا گیا۔ اور بذریعہ تار اظہار ہمدردی کیا گیا۔ رپورٹ ملاحظہ ہو۔

دارالعلوم کے اہل شوریٰ اساتذہ موجود طلباء پرانے طلباء و جمعیۃ الانصار اس صدمہ کا اثر محسوس کرتے ہیں مولانا محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم نے دارالعلوم کے تمام دوستوں کی طرف سے اظہار ہمدردی اور غصہ ونفرت کا تار دیا جس کا جواب نہایت شکریہ آمیز الفاظ میں آیا۔ الحمدللہ! ہزایکسیلنسی وائسرائے کی جان پر گزند نہیں آیا اور لیڈی ہارڈنگ محفوظ رہیں اور بفضل تعالیٰ حضور وائسرائے کی صحت روز بروز کامیابی کے ساتھ رو بترقی ہے۔ (ماہنامہ القاسم دیوبند شمارہ محرم ۱۳۳۱ھ ص ۱)

دیو بندی اکابر کی ہندونوازی

انگریز نوازی کی طرح دیوبندی اکابر کی ہندونوازی بھی کسی اہل علم سے مخفی نہیں ہے اس کے چند ایک دلائل درج کئے جاتے ہیں۔

کرشن ورام چندر کی نبوت اور ہندو مذہب کی صداقت

دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے پنڈت دیانند سے دوران مناظرہ ہندو مذہب کے خدائی دین ہونے اور کرشن اور رام چندر کے امکانِ نبوت کا ان لفظوں میں اقرار کیا کہ

اب یہ گزارش ہے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ اور مذاہب اور دین بالکل ساختہ اور پرداختہ بنی آدم ہیں بطور جعل سازی، ایک دین بنا کر خدا کے نام لگا دیا۔ انہیں دو مذہبوں کو تو ہم یقیناً دین آسمانی سمجھتے ہیں ایک دین یہود اور دوسرے دین نصاریٰ۔۔۔ باقی رہا دین ہنوداس کی نسبت اگر چہ ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ اصل سے یہ دین بھی آسمانی ہے مگر یقیناً یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ دین اصل سے جعلی ہے۔ خدا کی طرف سے نہیں آیا۔۔۔ کیا عجب ہے کہ جس کو ہندوؤ صاحب اوتار کہتے ہیں اپنے زمانے کے نبی یا ولی یعنی نائب نبی ہوں۔۔۔ رہی یہ بات کہ اگر ہندوؤں کے اوتار انبیاء یا اولیاء ہوتے تو دعویٰ خدائی نہ کرتے۔ ادھر افعال ناشائستہ مثل زنا چوری وغیرہ ان سے سرزد نہ ہوتے۔۔۔ سواس شبے کا جواب یہ

ہوسکتا ہے کہ۔۔۔ کیا عجب ہے۔ کہ سری کرشن اور رام چندر بھی عیوب مذکورہ سے مبّرا ہوں۔

(مباحثہ شاہ جہان پور مشمولہ مجموعہ افادات قاسمی ج۱ص۳۰۲-تاص۳۰۴، سوانح قاسمی ج۲ص۴۴۹، ج۲ص۴۵۰طبع لاہور)

کیا عجب ہے کہ انبیاء ہندوستان بھی ان ہی نبیوں میں سے ہوں جن کا تذکرہ آپ سے (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) نہیں کیا گیا۔ (سوانح قاسمی ج۲ص۴۵۰)

ہندو مذہب کی کانگرس میں دیوبندی مولوی شامل

سوال نمبر۱: حضرت مولانا حسین احمد صاحب و مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب (مدظلما) کو حضرت والا کیا سمجھتے ہیں۔ اور کیا اپنے مخصوص و معلوم سیاسی معتقدات کے باوجود یہ حضرت لائق احترام ہیں۔

سوال نمبر۲: جو افراد یا اخبارات ان حضرات کی شان میں بے باکانہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً شیخ الاصنام شیخ الہنود، اجودھیا باشی اور لالہ اور مہاشہ وغیرہ وغیرہ ان کو حضرت کیا سمجھتے ہیں اور وہ شرعی مجرم ہیں یا نہیں۔۔۔ منظور نعمانی۔

الجواب: معصیت ہر حال میں معصیت ہے حسن نیت دافع معصیت نہیں ہوتی۔۔۔ حامیان کانگرس میں سے بعض حضرات اس اشتراک کو استاذی حضرت مولانا (محمود الحسن) دیوبندی کا اتباع سمجھتے ہیں۔۔۔ بخلاف اس وقت کی حالت کے کہ اب کانگرس کی قوت سے کفر و شرک کا حکم غالب ہے۔ اس کی ہر تجویز سے موافقت و مداہنت کی جاتی ہے۔ (بوادر النوادر ص۸۱۵ تاص۸۱۸طبع لاہور)

شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدنی کانگریس کے ہم خیال تھے۔۔۔۔۔۔ مولانا حسین احمد مدنی نے مسلمانوں کو کانگریس میں شمولیت کا مشورہ دیا۔

(بیس بڑے مسلمان ص ۱۸' ص ۴۸۲)

مولوی محبوب رضوی نے بھی متعدد دیوبندی علماء بالخصوص دیوبند کے فضلاء کا کردار کانگریس میں شمولیس اس مفہوم کا بیان کیا ہے۔

(تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۳۴۷، ۳۸۵)

دارالعلوم دیوبند کے لیے ہندوؤں کا چندے دینا بھی تاریخ مذکور میں صراحت کے ساتھ درج ہے۔

(تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۱۹۴)

محمود الحسن کی جے گاندھی کی جے

حضرت مولانا (محمود الحسن) مالٹا سے تشریف لائے۔ تو بمبئی کی بندرگاہ پر استقبالی گروہ بہت زیادہ تعداد میں تھا۔ حضرت مولانا (محمود الحسن) دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ اور وہ مولوی صاحب ایک موٹر میں تھے اور بعض مسلمان لیڈر بھی موجود تھے جس وقت حضرت مولانا کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا۔ اس کے بعد گاندھی کی جے محمود الحسن صاحب کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ (افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۶۶)

قشقے لگائے ارتھی کو کندھا دیا

مگر افسوس تو مسلمانوں کی حالت پر ہے کہ انہوں نے دوست دشمن کو نہ پہچانا۔ مسلمانوں کی قوم بہت بھولی ہے۔ زیادہ تو دھوکہ عام مسلمانوں کو ان کے لیڈروں کی وجہ سے ہوا یہ نا عاقبت اندیش مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا بنے ہوئے ہیں۔ ان کی باگ ان کے ہاتھوں میں ہے۔ انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ و برباد کیا۔ دیکھ لیجئے مشاہدات اور واقعات اس کے شاہد ہیں جے ہند کے نعرے لگائے قشقے (تلک) پیشانی پر لگائے۔ ہندوؤں کی ارتھی (جنازہ) کو کندھا دیا ان کے مذہبی تہواروں کا انتظام مسلمان والینٹروں نے کیا یہ تو ایمانی نقصان ہوا۔ اور جانی سینے ہزاروں مسلمان ان قصوں کی بدولت موت کے گھاٹ

اُتر گئے۔ ہجرت کرائی ہزاروں مسلمان بے خانماں ہو گئے۔ مکان جائیداد غارت ہو گئیں۔۔۔۔ پھر عوام کے لئے نام نہاد علماء کی شرکت زیادہ نقصان کا سبب ہوئی۔ جب علماء ہی پھسل گئے۔ دوسروں کی کیا شکایت۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۹-۷۸)

ہندوؤں کے ہدیئے بخوشی قبول

ایک مرتبہ ایک ہندو نوجوان جو جھنجھانہ کا رئیس تھا اپنے گروہ کے ساتھ یہاں آیا پھر اس اپنے باغ کے وہ ہدیئے مجھے دیئے جو پہلے سے چھپائے ہوئے تھا۔ میں نے اس اخلاص کی وجہ سے بخوشی قبول کر لیا۔

(القطائف من اللطائف ص ۲۲، بوادر النوادر ص ۵۷۶)

ہولی دیوالی کی پوڑیوں سے دیوبندی محبت

سوال: ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوڑی یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب: درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۶۱، تالیفات رشیدیہ ص ۴۷۱)

ہندوؤں کے پیاؤ پانی سبیل سے سودی روپیہ سے پانی جائز

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

جواب: اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۶۲، تالیفات رشیدیہ ص ۴۷۱)

دھرم سالہ کے پنڈت

دیوبندی علماء وطلباء ہندو دھرم سالہ میں

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز عبدالماجد دریا آبادی فرماتے ہیں کہ

دریا آباد ۲۳ فروری آج چار دن سے اس قصبہ پر کانگریسی خیال کے مسلمانوں کا دھاوا ہے۔ دیوبند کے طلباء کا ایک دستہ آیا ہوا ہے اور اپنے مسلک کی تبلیغ یا کوشش تبلیغ میں مصروف ہے اس میں مضائقہ نہیں ظاہر ہے کہ ہر فریق یہی کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے لیکن ایک عجیب وغریب بات یہ ہے کہ کام مسلمانوں کے اندر کرتا ہے لیکن تعلقات یہ تمام مسلمانوں سے توڑے ہوئے ہے اور قصبہ کی غیر مسلم آبادی سے جوڑے ہوئے ہے۔ قیام ان کے دھرم سالہ میں حالانکہ قصبہ میں ایک نہیں دو سرائیں مسلمانوں کی موجود ہیں اور ان کا رہنا سہنا چلنا پھرنا تمام تر ہندوؤں کے ساتھ انہیں کے درمیان اور انہیں کا ساحد یہ ہے کہ ان سطور کے راقم کو جب بھی انہوں نے سرفراز کیا تو ہمیشہ ہندوؤں ہی کے حلقہ میں یہاں تک کہ ایک دن مسلمان صاحب تو ایک تھے اور ان کے ہندو رفقاء تین کی تعداد میں گویا توحید تثلیث کے نرغہ میں اس سے قبل سنٹرل اسمبلی کے الیکشن کے وقت تو یہ منظر دیکھنے میں آیا تھا۔ کہ نیشلسٹ مسلمان امیدوار کے کارکن اور باقاعدہ پولنگ ایجنٹ تک ہندو مسلک یا سیاسی نظریہ کے غلط یا صحیح ہونے کا یہاں ذکر نہیں ذکر یہاں صرف اس ناقابل حل معمہ کا ہے اچھوت بنائے جاتے ہوئے سنا تھا۔ پڑھا تھا۔

اچھوت بنے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(نوائے وقت ۲۱ مارچ ۱۹۴۶ء صدق لکھنؤ ۲ فروری ۱۹۴۶ء، تحریک پاکستان اور نیشلسٹ علماء ص ۶۵۰)

دیوبندی اکابر ہندوؤں کے وفادار اور تنخواہ دار

اس کے بعد علامہ شبیر احمد عثمانی نے (حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ دہلوی وغیرہ کو) فرمایا آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پر یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لے کر کھا رہے ہیں۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۰)

جواہر لال نہرو کی جوتی پر دس ہزار قائداعظم وغیرہ قربان

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی (دیوبندی) میرٹھ میں ایک دفعہ اس قدر جوش میں آئے۔ کہ دانت پیس کر کہنے لگے کہ دس ہزار جینا (محمد علی جناح قائداعظم) اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ (چمنستان ص ۱۶۵)

ڈاکٹر راجندر پرشاد اور بھارتی ترانہ کے لیے دیوبندی علماء کا قیام

دنیا کی مشہور دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند کی دعوت پر ۱۳ جولائی جمہوریہ ہند کے صدر جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب تشریف لائے (تمام اسٹاف دارالعلوم دیوبند استقبالی انتظام کی تکمیل میں پوری طرح مصروف ہے)...... کیا نماز جمعہ کی بھی چھٹی نہیں ملی ...... جمعے تو ہر ساتویں روز آتے ہیں مگر صدر جمہوریہ روز روز نہیں آتے۔ جلسہ اس پنڈال میں ہوا جو ہزاروں سے زیادہ روپے خرچ کر کے وسیع دارالطلباء میں بنوایا گیا تھا ...... بہت شاندار ...... معزز مہمان کی شان کے مطابق سب سے پہلے وطن بھارتی ترانہ پڑھا گیا اس وقت صدر جمہوریہ بھارت (ڈاکٹر راجندر پرشاد) اور تمام اساتذہ اور منتظمین (دیوبند) اور پورا مجمع کھڑا تھا۔ (بھارتی) ترانہ کے آخر تک سب کھڑے تھے۔ پھر صدر محترم کی تقلید کرتے ہوئے

بیٹھے گئے اور تلاوت قرآن سے جلسہ شروع کیا گیا۔ تلاوت قرآن کے وقت کھڑے ہونے کا رواج ہمارے یہاں نہیں ہے۔

(ماہنامہ تجلی دیو بند اگست دسمبر ۱۹۵۷ء تاریخ دارالعلوم دیو بند ص ۲-۳۴۲)

گاندھی کی فوٹو کے سامنے اس کے لیے قرآن خوانی

کان پور تلک ہال میں مہاتما گاندھی کا یوم شہادت بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ حافظ بیعت اللہ رکن جمعیت علماء ہند اور حضرت بابا خضر محمد سر پرست جمعیت علماء ہند کان پور نے گاندھی کی تصویر کے سامنے اس کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے قرآن خوانی کی۔ اوران کی روح کو بخش دیں۔

(اخبار سیاست کان پور یکم فروری ۱۹۵۷ء بحوالہ دیو بندی مذہب)

شاہ فیصل سعودی نے مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء بحوالہ دیو بندی مذہب)

گائے کی قربانی اور گوشت کھانا ہندوستان میں غیر اسلامی ہے فتویٰ دیو بند

دارالعلوم دیو بند سے فتویٰ جاری ہوا کہ ہندو حکومتی پابندی کی وجہ سے گائے ذبح کر کے گوشت کھانا یہاں ہندوستان میں غیر اسلامی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء)

اس مفہوم کا تاریخ دارالعلوم میں بھی ہے کہ گائے کی قربانی سے احتراز کیا جائے (ملخصاً) تاریخ دارالعلوم دیو بند ج ۲۳

صد سالہ جشن دیو بند میں اندرا گاندھی کی آمد

۱۹۸۰ء میں دیو بندیوں نے صد سالہ جشن دارالعلوم منایا اس کی تقریبات کا اختتام مسز اندرا گاندھی نے کیا۔ (روزنامہ مشرق ونوائے وقت لاہور ۲۲،۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء)

روزنامہ جنگ کراچی کی ایک تقریب میں دیو بندی علماء کے جھرمٹ میں

بے پردہ منہ ننگے برہنہ بازو عورت کو تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا اس کے نیچے لکھا ہے مسز اندرا گاندھی دارالعلوم دیو بند کی سو سالہ تقریبات کے موقع پر تقریر کر رہی ہیں۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۳، اپریل ۱۹۸۰ء)

مفتی محمود نے سٹیج پر مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کی۔

(نوائے وقت لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۸۰ء)

کئی مندو بین (دیو بندیوں) کو ہندوؤ اصرار کر کے اپنے گھر لے گئے جہاں وہ چار دن ٹھہرے۔ (روزنامہ امروز لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء)

جشن دیو بند کی تقریبات پر بھارتی حکومت نے ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ کئے۔

(حوالہ بالا)

دیو بندی ترجمان نے اندرا گاندھی کا جشن دیو بند میں آنا نہ صرف تسلیم کیا بلکہ لکھا کہ

نہ صرف مسز اندرا گاندھی وہاں آئیں بلکہ مسٹر جگ جیون رام بھی آئے۔ اور مسز اندرا گاندھی گھنٹہ بھر اسٹیج پر رہیں۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۸۰ء)

جب بھارت کی وزیر اعظم اسٹیج پر آئیں۔ تو سب لوگ احتراماً اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۴ جولائی ۱۹۸۰ء)

مولوی زاہد الرشدی دیو بندی اور بشیر احمد دیو بندی نے اندرا گاندھی کے مرنے پر بیان دیا کہ

اندرا گاندھی نے جشن دیو بند میں اکابر دیو بند سے اپنے خاندانی تعلقات کا برملا اظہار کیا۔ (روزنامہ آفتاب ملتان ۳ نومبر ۱۹۸۴ء)

دیو بندی ترجمان نے اپنے ایک مولوی اقبال سہیلی کے اشعار جو اس نے گاندھی کے شان میں کہے درج کئے ہیں۔

تیری شان کو کون گھٹا سکے
اسے خود خدا نے بڑھا دیا
کہ تجھے بقائے دوام دی
تجھے منصب شہداء دیا

(ماہنامہ فاران کراچی نومبر ۱۹۵۳ء)

جشن دیوبند کی پوری کاروائی کو خود دیوبندیوں نے روئیداد جشن دیوبند کے نام سے باتصویر شائع کیا تھا جس میں تمام اخباری خبریں اور تصویریں موجود ہیں۔

موجودہ دیوبندی علماء مثلاً اسد مدنی اور اس کے بیٹے نے اندرا کانگرس میں شمولیت کا اعلان کر دیا بلکہ سونیا گاندھی ننگے منہ اور سر اور برہنہ بازو کے ساتھ علمائے دیوبند کو دکھایا گیا تصویر میں کہ سونیا گاندھی آگے کھڑی ہے اور دیوبندی علماء اس کے پیچھے بیٹھے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء)

دیوبندی اکابر کی مزید ہندونوازی ملاحظہ کرنے کے لئے دیوبندی مذہب اور وہابی مذہب کا مطالعہ کیجئے۔ ہم خوفِ طوالت کی وجہ سے اس پر اکتفا کرتے ہیں۔

دیوبندی اکابر کی تہذیب وتصوف

اس باب میں ہم دیوبندی اکابر کی تہذیب اور ان کے تصوف کو خود دیوبندی کتب سے بیان کرتے ہیں پہلے دیوبندی حکیم الامت تھانوی کی سنئے۔

عورت کی فرج سے روٹی لگا کر کھائی

ایک اندھے حافظ جی کی حکایت ہے گو فحش ہے مگر تقسیم کے لئے گوارا کی جاتی ہے۔ مکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا مزہ ہے حافظ جی نے کوشش کر کے نکاح کیا اور رات بھر روٹی (فرج سے) لگا لگا کر کھائی۔ مزا کیا خاک آتا۔ صبح کو لڑکوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے۔ کہ سسرے کہتے تھے کہ بڑا مزا ہے بڑا مزا ہے ہم نے روٹی لگا کر کھائی۔ ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی لڑکوں نے کہا۔ حافظ جی مارا کرتے ہیں آئی شب حافظ جی نے بے چاری کو خوب زدوکوب کیا۔ دے جوتہ دے جوتہ تمام محلّہ جاگ اُٹھا اور جمع ہو گیا۔ اور حافظ جی کو بُرا بھلا کہا۔ پھر صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ سسروں نے دق کر دیا رات ہم نے مارا بھی کچھ بھی مزا نہ آیا رسوائی بھی ہوئی۔ تب لڑکوں نے کھول کر حقیقت بیان کی۔ کہ مارنے سے یہ مراد ہے۔ اب جو شب آئی۔ تب حافظ جی کو حقیقت منکشف ہوئی۔ صبح کو جو آئے۔ تو مونچھ کا ایک ایک بال کھل رہا تھا۔ اور خوشی میں بھرے ہوئے تھے۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۵-۸۴، ج ۱ ص ۳۴۷، ملفوظات حکیم الامت ج ۱۱ ص ۲۳۴)

نام نہاد حوروں سے زنا

ایک حافظ جی اندھے تھے حریص تھے انہوں نے کہیں سن لیا کہ خدا تعالیٰ نے جنت میں مومنین کے لئے حوریں پیدا کی ہیں بس ہر وقت (وہ حافظ جی) دعا کیا کرتے تھے اے اللہ حوریں بھیج حوریں بھیج۔ بازاری عورتیں بڑی شریر ہوتی ہیں کہیں انہوں نے سن لیا (ان بازاری عورتوں نے) آپس میں مشورہ کیا کہ چلو (ہم) حافظ جی کو حوروں سے توبہ کرا دیں۔ سب جمع ہو کے آئیں۔ آپ (حافظ صاحب) نے کھٹکا سُن کر پوچھا کون (عورت نے) کہا حور (حافظ جی) بڑے خوش ہوئے کہ بہت دنوں میں میری دعا قبول ہوئی۔ خیر منہ کالا کیا (زنا کیا) دوسری (بازاری عورت) آئی پوچھا کون کہا حور کہنے لگے پھر سہی۔ اس سے بھی منہ کالا کیا غرض بہت سی (وہ عورتیں) تھیں۔ ان کا بھی کئی برس کا جوش تھا آخر کہاں تک وہ پورا ہو چکا۔ تو اور (عورت) آئی۔ پوچھا کون کہا حور گالی دے کے (حافظ جی) کہنے لگے۔ سب حوریں میری ہی قسمت میں آ گئیں۔ سو حضرت جس طرح وہ حور سے گھبرا گئے تھے اس طرح تم نور سے گھبراتے۔ (برکات رمضان مشمولہ خطبات حکیم الامت ج ۱۶ ص ۲۴۸، ہفت اختر ص ۶-۱۰۵)

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مزا کہاں مزا تو مذی میں ہے

(اشرف علی تھانوی نے) فرمایا کہ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ (اللہ تعالیٰ کے) ذکر میں مزا نہیں آتا میں نے کہا کہ مزا تو مذی میں ہے یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۰۰، ج ۷ ص ۶۲، ج ۷ ص ۱۸۵)

ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ (اللہ تعالیٰ کے) ذکر میں مزا نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ مزا ذکر میں کہاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے۔ جو بی بی سے ملاعبت کے وقت خارج ہوتی ہے۔ یہاں کہاں مزا ڈھونڈتے پھرتے ہو۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۳۹)

تھانوی کی بداخلاقی

میں تو اکثر کہا کرتا ہوں کہ میری بداخلاقی کا منشاء خوش اخلاقی ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۹۴)

مرید کی خواہش کاش تھانوی صاحب شوہر ہوتے اور میں بیوی

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ خواجہ عزیز الحسن مجذوب لکھتے ہیں کہ

ایک بار عشق و محبت کے جوش میں حضرت والا (تھانوی) سے بہت جھجکتے اور شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا کہ حضرت ایک بہت ہی بے ہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے۔ جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم دامن گیر ہوتی ہے۔ اور جرات نہیں پڑتی۔ حضرت والا اس وقت نماز کے لئے سہ دری سے اُٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جا رہے تھے فرمایا کہیے کہیے۔ احقر نے غایت شرم سے سر جھکائے ہوئے عرض کیا کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا۔ حضور کے نکاح میں اس اظہار محبت پر حضرت والا غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا۔ ثواب ملے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(اشرف سوانح ج ۲ ص ۳۰، حضرت تھانوی کے حیرت انگیز واقعات ص ۲۲۰)

ہر وقت لڑائی کا ہی معمول

میرے معمولات ہی کیا جلوت کا حال تو سب کو معلوم ہے۔ کہ لوگوں سے لڑتا بھڑتا رہتا ہوں اور خلوت میں رہتا ہی نہیں۔ بس یہ معمولات ہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۴۰۱)

ننگے بدن ملاقات

میں نے کہ میاں تم ہاں کہہ دیتے اور واقعی میں تو اس حال سے بھی ان سے

مل لیتا کیوں کہ میرا کیا بگڑتا میں آنکھیں بند کر کے مصافحہ کر لیتا وہ کہنے لگے میں
تو ڈر گیا کہ کہیں سچ مچ ننگے ہو کر نہ چل کھڑے ہوں۔ (افاضات الیومیہ ج۹ ص۱۹۲)

سر پر عمامہ کی بجائے عورت کا پاجامہ

مشہور ہے کہ کوئی بزرگ تھے۔ اُن کی شادی ہوئی۔ پہلی شب تھی۔ کپڑے
کیوں نہ اتارے جاتے علی الصبح جو اُٹھ کر باہر آنے لگے۔ تو اندھیرے میں غلطی
سے عمامہ سمجھ کر بیوی کا پاجامہ سر سے لپیٹ لیا باہر نکلے تو بڑا مخول ہوا۔

(افاضات الیومیہ ج۹ ص۲۵۳، اشرف اللطائف ص۱۷۰)

یقیناً یہ بزرگ دیوبندی ہی ہوں گے اس لئے کہ ان کے ہاں غیر دیوبندی تو
بزرگ ہو ہی نہیں سکتا۔ خود تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ اہل بدعت اور جملہ غیر
اللہ کی عبادت کرنے والوں کی مثال ایسی ہے۔ جیسے شیطان کی۔

(مزید المجید ص۷۳، ملفوظات حکیم الامت ج۱۵ ص۱۷۶)

بیاہ کا مزہ

میں نے اپنے بچپن میں ایک چھوٹی سی کتاب دیکھی اس میں لکھا تھا کہ کسی
لڑکی نے اپنی سہیلی سے دریافت کیا کہ شادی ہونے کے بعد کیا ہوتا ہے۔ وہ ہمیں
بھی بتلا دو۔ اس کتخداشدہ نے جواب دیا کہ تم جب مجھ جیسے ہو جاؤ گی۔ خود جان لو
گی۔

بیاہ جونہی جب تمہارا ہووے گا
جب مزہ معلوم سارا ہوئے گا

(مزید المجید ص۶۹، ملفوظات حکیم الامت ج۱۵ ص۱۷۳، افاضات الیومیہ ج۱۰ ص۲۴۰)

تھانوی صاحب کا ارشاد میں بکواسی ہوں

بعض لوگ قلیل الکلام ہوتے ہیں اس سے بھی رعب ہوتا ہے اور میں اس

قدر بکی (بکواسی) ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں۔ مگر پھر نہ معلوم لوگ کیوں
اس قدر مجھ کو ہوا بنائے ہوئے ہیں۔ (افاضات الیومیہ ج۱ ص۴۳، قصص الاکابر ص۳۰۱)

تھانوی کی فحش گوئی سے رغبت

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لطیفوں بلکہ بیہودہ بیہودہ اور فحش فحش
حکایتوں سے بھی وہ نتائج اور نصائح مستنبط فرما لیتے کہ سبحان اللہ۔

(اشرف السوانح ج۱ ص)

تھانوی کا اقرار ہم نابکار نالائق اور گستاخ ہیں

ہم نالائق ہیں گناہ گار ہیں سیاہ کار ہیں نابکار ہیں' گستاخ ہیں۔

(الافاضات الیومیہ ج۶ ص۳۱۲)

تھانوی کا اقرار حلفیہ کہ میں سوروں کتوں سے بھی بدتر ہوں

میں تو اپنے کو کتوں اور سؤروں سے بھی بدتر سمجھتا ہوں اگر کسی کو یقین نہ ہو تو
میں اس پر حلف اُٹھا سکتا ہوں۔

(اشرف السوانح ج۴ ص۴۳)

بیوی خفا ہو اور استرے سے صفائی

ایک شخص میرے پاس آیا کہ میری توند بڑھی ہوئی ہے ناپاکی کے بال کس
طرح لوں اور کہا کہ فلاں عالم نے میرے سوال کے جواب میں بتلایا کہ بیوی سے
اتروالیا کرو۔ اور جنہوں نے بتلایا ہے وہ بہت بڑے عالم ہیں اس وجہ سے وہ شخص
پریشان تھا۔ میں نے کہا یہاں ایک لطیفہ ہے کہ کثیفہ ہے وہ یہ کہ اگر بیوی خفا ہو
جائے اور استرہ سے صفائی کردے تو بڑا مزہ ہے۔

(الافاضات الیومیہ ج۷ ص۲۵۹)

دیوبندی پیر کے منہ پر رنڈی کا پیشاب

دیوبندی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ:

ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں۔ ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی' میاں صاحب بولے کہ فلاں کیوں نہیں آئی؟ رنڈیوں نے جواب دیا کہ میاں صاحب ہم نے اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو' اس نے کہا میں بہت گناہ گار ہوں اور بہت روسیا ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں۔ میں زیارت کے قابل نہیں۔ میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں جب وہ سامنے آئی' تو میاں صاحب نے پوچھا کہ بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟ اس نے کہا: حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے رنڈی یہ سن کر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا: لاحول ولاقوۃ اگرچہ میں روسیا گناہ گار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۴۲)

پیر کے نام کے بغیر یہ واقعہ تھانوی نے بھی نقل کیا ہے۔

(الافاضات الیومیہ ج ۲ ص ۷۳)

تھانہ بھون میں بے حیا ہی رہتے ہیں

یہاں پر تو جو بہت ہی بے حیا ہوگا۔ وہ ٹھہر سکتا ہے۔ ورنہ اگر ذرا بھی غیرت ہوگی۔ ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ کون ذلت گوارا کرے۔ (افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۱۱۸)

خود تھانوی صاحب اور ان کے کئی مریدین خود وہیں تھانہ بھون میں ہی رہے

اب یہ تو دیوبندی بتلائیں کہ یہ۔۔۔۔ تھے پھر ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے۔ اس تھانہ بھون کو مدینہ طیبہ کے مشابہ قرار دے دیا کہ

جیسا مدینہ شریف میں رہ کر میل کچیل والا نہیں رہ سکتا۔ اللہ کا شکر ہے کہ حضرت حاجی صاحب کی برکت سے ایسا ویسا وہاں (تھانہ بھون) پر بھی نہیں رہ سکتا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۰۸)

غور کیجئے دیوبندی حکیم الامت کے نزدیک تھانہ بھون میں حیاء والا نہیں رہ سکتا۔ تو کیا مدینہ طیبہ میں بھی ۔۔۔۔۔ نعوذ باللہ

پُھوسی

ایک قصبہ جھانسی کا ایک ثقہ درست بیان کرتے تھے کہ ایک امام مسجد نے سجدہ سہو کیا۔ اور ظاہراً کوئی سہو نہ تھا۔ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہوگئی تھی کہتا ہے کہ ایک پُھسکی نکل گئی تھی یعنی خفیف سی ہوا خارج ہوگئی تھی۔ (افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۳۱۲)

دین فروش

اس پر اس نے لکھا کہ خدا کا خوف کرو اس قدر دین فروش مت بنو۔ کتابیں چھاپ چھاپ کر اتنا روپیہ کمایا اور پھر بھی قناعت نہیں ایک کتاب لکھنے کی درخواست کی۔ اس پر بھی روپیہ مانگا جاتا ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۲۴۷)

بے تہذیبی کے ساتھ سلسلہ گفتگو

فرمایا کہ الفاظ تو اس کے پاس نہ تھے مگر خلوص تھا۔ جی چاہتا تھا۔ کہ اس بے تہذیبی کے ساتھ سلسلہ گفتگو جاری رہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۳۲)

آدمی پر آدمی

ایک شخص کسی مکان میں اندر سے کنڈی لگا کر کسی عورت سے زنا کر رہا تھا۔

لوگوں نے دستک دی۔تو اب اندر سے کہتا ہے کہ میاں یہاں جگہ کہاں یہاں خود ہی آدمی پر آدمی پڑا ہے۔دیکھ لیجئے کیسا سچا آدمی ہے۔جھوٹ نہیں بولا کیسی ذہانت کا جواب ہے۔(افاضات الیومیہ ج۵ص۲۸۲)

عوام کے عقیدے کی مثال گدھے کے عضو تناسل کی

عوام کے عقیدہ کی بالکل حالت ایسی ہے۔جیسے گدھے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے۔اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔

(افاضات الیومیہ ج۳ص۲۹۳)

لہنگا اُٹھا کر موُت دیا

ایک شخص کسی مکان پر اُس کو دریافت کرنے آیا تو اس کی بیوی نئ بیاہی ہوئی تھی۔زبان سے کیسے بولے اور بتلانا ضرور تھا۔اس لئے کہا تو ہے نہیں لہنگا اُٹھا کر اور موت کر اور اس پر کو پھاندگئی۔(افاضات الیومیہ ج۶ص۲۶۳)

آمادہ نر آ گیا

مزاحاً فرمایا کہ آپ کو اعلان کر دینا تھا کہ آمادہ نر آ گیا۔

(افاضات الیومیہ ج۴ص۳۰۷)

عابدت میں کاہلی

میرا عمل عزائم پر نہیں رخص پر ہے نفلیں کم پڑھتا ہوں کبھی نوافل بیٹھ کر پڑھ لیتا ہوں۔(افاضات الیومیہ ج۱ص۳۹۸)

منکر نکیر سے زیادہ تھانوی کو جواب دینا مشکل

ایک صاحب نے کہا تھا کہ منکر نکیر کو قبر میں جواب دینا آسان ہوگا۔مگر اس شخص کی (مراد میں ہوں) جرح قدح کا جواب مشکل ہے۔میں نے اس کو کہا کہ

بالکل ٹھیک ہے۔(افاضات الیومیہ ج۱ص۹۹،قصص الاکابر ص۳۰۴)

مجھے کسی کا سلام نہ کہا کرو

ان مولوی صاحب نے کسی صاحب کا سلام بھی نہیں پہنچایا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اس پر فرمایا کہ دیکھو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جب آپ کسی سے ملنے جاویں بالخصوص آپ اس سے کوئی دینی حاجت بھی رکھتے ہوں۔تو اس کے پاس کسی کا سلام پیغام نہ کہا کیجئے۔(مزید المجید ص۳۶)

تھانوی بدتر ذلیل اور بُرا اور لٹھ پیر

کیا ایسا شخص کسی کو ذلیل سمجھے گا۔جو (تھانوی) خود کو ہی سب سے بدتر اور ذلیل سمجھتا ہے۔(افاضات الیومیہ ج۳ص۲۰۱)

میں نے کہا بالکل سچی بات ہے۔دونوں جز صحیح ہیں حضرت مولانا گنگوہی کا اچھا ہونا اور میرا بُرا ہوا۔(افاضات الیومیہ ج۳ص۱۴۲)

اس چودھویں صدی میں ایسے ہی پیر کی ضرورت تھی جیسا کہ میں ہوں لٹھ۔

(افاضات الیومیہ ج۵ص۲۶۰)

تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں خبیث ہوں۔

(حضرت تھانوی کے حیرت انگیز واقعات ص۶۳۰)

دیوبندی مولوی یعقوب نانوتوی نے بھی کہا کہ میں بھی خبیث ہوں۔

(افاضات الیومیہ ج۶ص۲۱۱)

مقدمہ بازی

ایک رئیس صاحب یہاں آ کر رہے تھے۔انہوں نے وطن جا کر کہا کہ وہاں کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ جس کو مقدمہ بازی سیکھنا ہو وہاں چلے جاؤ۔

(افاضات الیومیہ ج۲ص۱۹۴)

غصہ کا زور

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ایک لڑکا ہے اس کے مزاج میں تیزی اور غصہ بہت ہے اس کے لئے ایک تعویذ دیجئے۔ فرمایا اس کا کیا تعویذ ہوتا ہے کسی حلیم شخص کی صحبت میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس تدبیر سے تو اُمید بھی ہے کہ کمی واقع ہو جائے۔ اگر اس کا کوئی تعویذ ہوتا۔ تو پہلے لکھ کر اپنے باندھتا اب پیرانہ سالی کے اقتضاء کی وجہ سے تو کچھ غصہ کم ہوا ہے مگر اب بھی ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۰۴)

مجھ کو غصہ کی آمد بڑے جوش سے ہوتی ہے۔ (اشرف المعمولات ص ۲۶)

تھانوی ہُد ہُد کی طرح بے وقوف

ہمارے محاورے میں ہُد ہُد بیوقوف کو کہتے ہیں اور میں (تھانوی) بھی بے وقوف ہی سا ہوں مثل ہُد ہُد کے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۲۶۶)

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے موجودہ افاضات الیومیہ کے ایڈیشنوں میں سے یہ عبارت تھانوی کے بے وقوف ہونے کی ڈگری کو نکال دیا ہے۔ حالانکہ ہم نے خود تھانہ بھون کراچی جامعہ اشرفیہ لاہور اور خود ان ملتان والوں کا قدیم نسخہ دیکھا ہے۔ جس میں تھانوی صاحب کی بے وقوفی کی صراحت موجود ہے۔

تکبر لذیذ

ایک مولوی صاحب یہاں پر آئے تھے۔ وہ ایک رئیس صاحب کا نام لے کر روایت کرتے ہیں کہ آپ کے متعلق ان کی رائے یہ ہے کہ متکبر ہیں میں نے کہ میں تو اس سے بھی بُرا ہوں۔ مگر یہ سن کر مجھ کو از حد درجہ خوشی ہوئی۔ کہنے لگے اس میں خوشی کی کون سے بات ہے۔ میں نے کہا تعلق کی بد نامی سے تکبر کی بدنامی لذیذ ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۵۴)

ہمارے بزرگ ہم کو بگاڑ گئے

سچ تو یہ ہے کہ ہمارے بزرگ ہم کو بگاڑ گئے۔ کوئی اور پسند ہی نہیں آتا۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۲۰۵)

بے سند حکیم الامت نہ فقیہ نہ مفسر بلکہ جاہل

مجھ کو مدرسے سے سند نہیں ملی۔ مدرسہ نے دی نہیں ہم نے مانگی نہیں۔ کیوں کہ یہ اعتقاد تھا کہ ہم کو کچھ آتا نہیں پھر سند کیا مانگتے۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۲۸۲، مجالس حکیم الامت ص ۲۲۴)

میں فقیہ نہیں محدث نہیں مجتہد نہیں مفسر نہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۷۱)

الحمد للہ! اب تک یہی اعتقاد ہے آپ چاہے حلف لے لیجئے۔ مجھے کچھ نہیں آتا۔ (افاضات الیومیہ ج ۹ ص ۱۶۳)

میں تواضع سے نہیں کہتا۔ واقعہ ہے کہ (مجھے) علمی لیاقت کبھی حاصل ہی نہیں ہوئی۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۲۰)

سارے دیوبندی احمق اور بدفہم

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ
چھینٹ چھینٹ کر تمام احمق میرے ہی حصے میں آ گئے۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۳۵۷)

سارے بدفہم اور بدعقل میرے ہی حصہ میں آ گئے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۵۹)

اس پر وہ شخص جب کچھ نہ بولا۔ تو فرمایا ارے اب بھی خاموش بیٹھا ہے۔ موذی جواب کوئی نہیں دیتا۔۔۔۔ چل اُٹھ چلتا بن۔ بدفہم بیٹھے بٹھلائے قلب کو مکدر کیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۱۵۶)

میں تو اکثر کہا کرتا ہوں کہ یا تو ان کو فہم کا قحط ہے یا مجھ کو فہم کا ہیضہ ہے۔ تو

اس حالت میں بھی قحط زدہ اور ہیضہ زدہ میں مناسبت نہیں ہوسکتی۔

(افاضات الیومیہ ج۵ص۲۹۰)

اب کہ ماروں تیری

حافظ (ضامن) صاحب کو مچھلی کے شکار کا بہت شوق تھا۔ ایک بار ندی پر شکار کھیل رہے تھے۔ کسی نے کہا حضرت ہمیں آپ نے فرمایا اب کے ماروں تیری۔ (ارواحِ ثلاثہ ص۲۲۵ طبع لاہور)

ایک امرد لڑکے سے تعلق اس کو دیکھے بغیر چین نہ آنا

حضرت (مولوی خلیل احمد سہارنپوری) کے ایک ذاکر شاغل خادم ایک مدرسہ میں مدرس تھے۔ ان کو امرد لڑکے سے تعلق ہوگیا کہ اس کی صورت دیکھے بغیر چین نہ آتا تھا۔ (تذکرۃ الخلیل ص۳۳۶)

دیوبندی حکیم الامت کے منہ پر تھپڑ اور سر پر گٹھڑی

ایک مرتبہ ایک لڑکا چھوٹا سا جس کی عمر پانچ یا چھے برس کی ہوگی۔ اپنے باپ کے ساتھ میرے دروازے پر کھڑا تھا۔ میں نے اس کی بغلوں میں ہاتھ دے کر دروازے کی چوکی پر کھڑا کر دیا اور اس سے کہا کہ منہ پر تھپڑ ماروں۔ اس نے میرے ہی منہ پر چپت لگا دیا۔ (افاضات الیومیہ ج۵ص۸۰)

ایک دیہاتی ہدیۃً کچھ کپڑا لایا جو ایک گٹھڑی کی صورت میں تھا۔ میں اس وقت ڈاک لکھ رہا تھا۔ اس نے ڈاک کے خطوط پر گٹھڑی رکھ دی مجھ کو ناگوار ہوا۔ میں نے غصے سے کہا کہ میرے سر پر رکھ دے۔ اس نے اس گٹھڑی کو اُٹھایا اور میرے سر پر رکھا۔ اور اس کو تھام کر کھڑا ہوگیا تاکہ گر نہ جائے۔ (افاضات الیومیہ ج۵ص۸۰)

بدتمیزی کی مشق تھانوی پر

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ

سارے دنیا سے بدتمیزی سیکھ کر آتے ہیں اور مجھ پر مشق کی جاتی ہے۔

(افاضات الیومیہ ج۶ ص۲۶۳)

حُسن کے معاملہ میں دل پھینک دیوبندی امیر شریعت

ان (عطاء اللہ شاہ بخاری) کی سب سے بڑی کمزوری weakness حُسن تھا حسن کے معاملے میں دل پھینک واقع ہوئے تھے۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص۵۸)

شاہ جی فضول بے معنی لغو پر ریجھ چکے تھے اب انہیں لاکھ کہیے قبلہ جلسہ گاہ میں ہزاروں لوگ امیر شریعت کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ لیکن امیر شریعت گرد و پیش کے حُسن پر نقد و نظر فرما رہے اور اُٹھنے کا نام نہیں لیتے۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص۵۸ طبع لاہور)

یہ پانچ سو دیوبندی علماء کا منتخب کردہ امیر شریعت ہے۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص۴۲)

میں میرٹھ میں نوچندی دیکھنے گیا

میں ایک مرتبہ طالب علمی کے زمانہ میں میرٹھ میں نوچندی دیکھنے گیا۔ شیخ الٰہی بخش صاحب کے ہاں والد صاحب ملازم تھے۔ میاں الٰہی بخش صاحب کے برادرزادہ شیخ غلام محی الدین نے مجھ سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب نوچندی میں جانا کیسا ہے۔ میں نے کہا جو مقتداء بننے والا ہو اس کو جانا جائز ہے اس لئے کہ اگر وہ کسی کو منع کرے گا۔ اور اس پر یہ سوال کیا جائے کہ اس میں کیا خرابی ہے۔ تو اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی خرابیوں کو بے دھڑک بیان تو کر سکے گا۔ یہ سُن کر وہ بہت ہنسے کہ بھائی مولوی لوگ اگر گناہ بھی کریں تو اس کو دین بنا لیتے ہیں۔ فرمایا لڑکپن میں ذہن بہت چلتا تھا گو کبھی ٹیڑھا بھی چلتا تھا جیسا اس واقعہ میں نفس کی شوخی تھی۔ (افاضات الیومیہ ج۷ص۲۷۲)

تھانوی صاحب نے یہ کلیہ بیان کر کے تمام گندی برائیوں کا دروازہ بھی کھول
دیا زنا کرو شراب پیو جوا کھیلو وغیرہ کر کے ہی لوگوں کو ان کی حقیقت بتا سکو گے۔

اپنا نام اور گھر کا راستہ بھول گیا

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ کہ میں ایک
مرتبہ خط لکھ کر دستخط کرنا مگر اپنا نام بھول گیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۴۹)

خود تھانہ بھون کا ہی میرا واقعہ ہے۔ کہ ایک دفعہ رات کے وقت گھر کا راستہ
بھول گیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۱۶۸)

عصر کی نماز قضاء

میرا واقعہ ہے کہ ایک کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گیا جس سے عصر کی اذان نہ
سنائی دی اور بادل تھا روشنی کا اندازہ نہ ہوا۔ اور اس بنیاد پر عصر کی نماز کا وقت بھی نکل گیا۔
مغرب کے وقت اپنے گمان میں عصر سمجھ کر مسجد میں گئے۔ (افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۱۶۸)

بھائی کے سر پر پیشاب

میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا۔ بھائی صاحب نے آ کر میرے سر پر
پیشاب کرنا شروع کر دیا ایک روز ایسا ہوا کہ بھائی پیشاب کر رہے ہیں میں نے اُن
کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۱۴)

تھانوی کی باپ سے شرارت

ایک دفعہ مجھے کیا شرارت سوجھی، کہ برسات کا زمانہ تھا۔ مگر ایسا کبھی برس گیا
کبھی کھل گیا مگر چار پائیاں باہر ہی بچھتی تھیں۔۔۔۔ پس والد صاحب اور ہم
دونوں بھائی ہی مکان میں رہتے تھے۔ تینوں کی چار پائیاں ملی ہوئی بچھتی تھیں ایک
دن میں نے چپکے سے تینوں چار پائیوں کے پائے رسی سے آپس میں خوب کس

کے باندھ دیئے اب رات کو جو مینھ برسنا شروع ہوا تو والد صاحب جدھر سے بھی
گھسیٹتے ہیں تینوں کی تینوں چار پائیاں ایک ساتھ گھسٹتی چلی آتی ہیں رسیاں کھولتے
ہیں تو کھلتی نہیں۔ کیوں کہ خوب کس کے باندھی گئی تھیں۔ کاٹنا چاہا تو چاقو نہیں ملتا۔
غرض بڑی پریشانی ہوئی۔ اور بڑی مشکل سے پائے کھل سکے۔ اور چار پائیاں اندر
لے جائی جا سکیں اس میں اتنی دیر لگی کہ خوب بھیگ گئے۔ والد صاحب بڑے خفا
ہوئے کہ یہ کیا نا معقول حرکت تھی۔ (اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۲، افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۱۳)

جوتہ امام

ایک روز سب لڑکوں اور لڑکیوں کے جوتے جمع کر کے ان سب کو برابر رکھا۔
اور ایک جوتے کو سب سے آگے رکھا۔ وہ گویا کہ امام تھا (باقی مقتدی) اور پلنگ
کھڑے کر کے اس پر کپڑے کی چھت بنائی اور وہ مسجد قرار دی۔
(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۱۴، اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۴)

نمازیوں کے جوتے چُرا لئے

ایک مرتبہ میرٹھ میں میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم کی کوٹھی میں جو مسجد ہے
(میں نے) سب نمازیوں کے جوتے جمع کر کے اس کے شامیانہ پر پھینک دیئے
نمازیوں میں غل مچا جوتے کیا ہوئے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۱۳)

مہمان کے کھانے میں کتا ڈال دیا

ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی بہت ہی نیک اور
سادہ آدمی تھے۔ والد صاحب نے ان کو ٹھیکے کے کام پر رکھ چھوڑا تھا۔ ایک مرتبہ
کمریٹ سے گرمی میں بھوکے پیاسے گھر آئے۔ اور کھانا کھانے میں مشغول ہو
گئے۔ گھر کے سامنے بازار ہے میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا پلہ چھوٹا سا پکڑ
کر گھر لا کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا۔ بے چارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو

گئے۔ (افاضات الیومیہ ج۴ص۳۱۳)

والد کی بدنامی کا سبب

جہاں اس قسم کی کوئی بات شوخی (بے حیائی وشرارت) کی ہوتی تھی لوگ والد صاحب کا نام لے کر کہتے۔ کہ ان کے لڑکوں کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔

(افاضات الیومیہ ج۴ص۳۱۴)

بازاروں میں چلتے ہوئے کھانا

میں دروازے پر کھڑے ہو کر یا راستے میں چلتے ہوئے کسی چیز کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا۔ اگر کبھی اسلامی سلطنت ہو جائے۔ تو زائد سے زائد میری شہادت قبول نہ ہوگی۔ (افاضات الیومیہ ج۳ص۳۳۵)

میرا کفر نہ اسلام منصوص

ابوجہل کے کفر کا اعتقاد رکھنا فرض ہے۔ باقی رہا میں سو میرا نہ کفر منصوص ہے نہ اسلام۔ (افاضات الیومیہ ج۱۰ص۲۴۰)

امرد لڑکوں سے پراسرار حرکات کمر بند کھولنا۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب۔۔۔۔ ایک بچے کے ساتھ مزاح فرما رہے تھے۔ مزاح میں اس کی ٹوپی اُتار کر اپنے سر پر رکھ لی۔ (افاضات الیومیہ ج۸ص۹۴)

ایک مرتبہ بتو پہلوان نے جو دیوبند کا رہنے والا تھا۔ باہر کے کس پہلوان کو پچھاڑ دیا تو مولانا محمد قاسم صاحب۔۔۔۔ کو بڑی خوشی ہوئی۔۔۔۔ مولانا (قاسم نانوتوی) بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب صاحب سے جو اس وقت جو بالکل بچے تھے بڑی ہنسی کیا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمر بند کھول دیا کرتے تھے۔

(ملفوظات حکیم الامت ج۱۱ص۱۲۶، سوانح قاسمی ج۱ص۴۶۶، ارواحِ ثلاثہ ص۷-۲۸۶)

کنار و بوس

کنار و بوس سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

(مواعظ میلاد النبی ص۳۳۴، افاضات الیومیہ ج۶ص۲۴۹)

بانسری والی حکایت

ایک شخص بانسری بجا رہا تھا۔ اس کا گوز نکل گیا۔ تو اس نے منہ پر سے بانسری ہٹا کر اسفل کی طرف لگا دی کہ لے بی تو ہی بجالے۔ اگر تو ہی اچھا بجانا جانتی ہے۔ (افاضات الیومیہ ج۲ص۳۵۸، الکلام الحسن ج۲ص۱۶۷)

لڑکے سے عشق

حضرت والد صاحب مرحوم نے فرمایا کہ مولانا منصور علی خاں صاحب مرحوم حضرت نانوتوی کے تلامذہ میں تھے۔۔۔۔ انہوں نے اپنا واقعہ خود مجھ سے نقل فرمایا کہ مجھے ایک لڑکے سے عشق ہو گیا۔ اور اس قدر اس کی محبت نے طبیعت پر غلبہ پایا کہ رات دن اس کے تصور میں گزرنے لگے۔ میری عجیب حالت ہو گئی۔ تمام کاموں میں اختلال ہونے لگا۔۔۔۔ یہ محبت میری رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی۔ (اشرف التنبیہ ص۸۶، ارواحِ ثلاثہ ص۵-۲۶۴)

خوبصورت لڑکے کو دیکھنے میں مستغرق مصافحہ بھول گئے

لکھنؤ کے اطراف میں ایک مقام پر ایک عالم رہتے تھے وہ ایک لڑکے پر عاشق تھے۔ وہ اس کو بہت محبت سے پڑھاتے تھے۔ جب والد صاحب کو اس کے حُسن کا قصہ معلوم ہوا۔ وہ حسب عادت اسے دیکھنے چل دیئے۔۔۔۔ جس وقت والد صاحب پہنچے ہیں تو اس وقت لڑکا کوٹھری کے اندر تھا۔۔۔۔ والد صاحب اسباب رکھ کر ان عالم سے مصافحہ کرنے گئے۔ جب یہ سہ دری میں پہنچے۔ تو وہ لڑکا ان کو دیکھ کر

سہ دری میں سے نکلا۔ والد صاحب نے مصافحہ کے لئے (ان عالم سے) ہاتھ بڑھائے تھے۔ کہ ان کی نظر اس لڑکے پر پڑ گئی۔ جس سے مصافحہ تو رہ گیا اور والد صاحب اس لڑکے کو دیکھنے میں مستغرق ہو گئے۔ ان عالم نے جب یہ دیکھا کہ یہ مصافحہ کرنا چاہتے تھے۔ مگر یہ مصافحہ نہیں کر سکے۔ تو انہوں نے منہ پھیر کر اپنے پیچھے دیکھا۔ تو ان کو معلوم ہوا کہ لڑکا کھڑا ہے۔ اور یہ اس کو دیکھنے میں مصروف ہیں جب ان کو معلوم ہوا کہ یہ حضرت بھی ہمارے ہم رنگ معلوم ہوتے ہیں تو انہوں نے اس لڑکے کو آواز دی اور کہا کہ ان صاحب سے مصافحہ کرو۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۵-۲۳۴)

عورتوں سے نظر بازی

ایک مولوی صاحب نے اپنے ایک خادم سے اپنا واقعہ بیان کیا۔ اس خادم نے مجھ سے روایت کی۔ کہ میں نے ایک بہلی کا کرایہ کیا۔ جب بہلی شہر کے کنارے پہنچی۔ تو وہاں اس بہلی والے کا مکان تھا۔ وہاں اس نے بہلی کو روکا۔ اس کی بیوی اس کو کھانا دینے آئی۔ وہ بہلی بان اس قدر بدشکل تھا۔ کہ شاید ہی کوئی اور دوسرا ایسا ہو۔ اور وہ ایسی حسین کہ شاید ہی کوئی اور دوسری ہو۔ مگر اس وقت اس کو دیکھ رہا تھا۔ کہ یہ میری طرف نظر کرتی ہے یا نہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۶۸)

مختون سے کیا ڈر

والد صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ چھتے کی مسجد میں مولانا فیض الحسن صاحب استنجاء کے لئے لوٹا تلاش کر رہے تھے۔ اور اتفاق سے سب لوٹوں کی ٹونٹیاں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ فرمانے لگے تو یہ سارے لوٹے مختون ہی ہیں حضرت نے ہنس کر فرمایا پھر آپ کو تو بڑا استنجاء نہیں کرنا ہے گویا مختون سے کیا ڈر ہے۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۶۰-۲۵۹)

ہندوستانی عورتیں حوریں ہیں

تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ

میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں حوریں ہیں۔
(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۶۹)

جس کا دل دلبر میں ہو کب اس کو بس آتی ہے نیند

جس کا دل دلبر میں ہو کب اس کو بس آتی ہے نیند
کروٹیں ہی لیتے صاف اُڑ جاتی ہے نیند

(افاضات الیومیہ ج ۲ ص ۱۰۸)

ماں کے پیٹ سے نکلنے کو جی نہیں چاہتا دائی نے ٹانگیں پکڑ کھینچا

میں کہتا ہوں کہ ماں کے پیٹ سے نکلنے کو کب جی چاہتا تھا۔ دائی نے ٹانگیں پکڑ کر زبردستی کھینچ لیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۲ ص ۳۱۳)

بے پردگی کی اجازت

ایک انگریز نے سوال کیا تھا۔ بمع اپنی اہلیہ کے مسلمان ہو گیا تھا۔ کہ ہم ہندوستان آنا چاہتے ہیں اور ہماری میم بھی ہمراہ ہو گی۔ اور وہ پردہ نہ کرے گی۔ میں نے لکھ دیا آپ کے لئے اجازت ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۵۶)

گنگوہی اور نانوتوی کی باہمی محبت کا قصہ پر اسرار مجامعت

ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا۔ کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا۔ تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے۔ حضرت بھی اسی چار پائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے مولانا ہر چند فرماتے ہیں۔ کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ

کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا لوگ کہیں گے کہنے دو۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۳۰۷)

ارواحِ ثلاثہ کو حکایات اولیاء بھی کہتے ہیں پھر مولوی زکریا نے اس واقعہ کو اکابر کا تقویٰ میں نقل کیا ہے۔ (اکابر کا تقویٰ ص ۱۹ طبع کراچی)

دلبر و جاناں اور قرب جسمانی

مولوی محمود الحسن نے گنگوہی و نانوتوی دونوں کے بارے لکھا کہ

ان میں جو ربط ہے ہم نے تو نہ دیکھا نہ سنا
دونوں دلدادہ ہیں اور دلبر و جاناں دونوں
قرب جسمانی پہ ہے اُن کے تعلق کا مدار
قرب روحانی سے یہ یکدل و یکجاں دونوں

(کلیات شیخ الہند ص ۱۴ طبع لاہور)

رشید گنگوہی کا قاسم نانوتوی سے نکاح؟

ایک بار (رشید احمد گنگوہی نے) ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا۔ کہ مولوی محمد قاسم صاحب (نانوتوی) عروس کی صورت میں ہیں اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح مجھے اُن سے اور اُنہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۸۹ طبع لاہور)

نانوتوی کا اقرار میں بے حیا ہوں

بانی دیوبندی مذہب قاسم نانوتوی فرماتے ہیں کہ

میں بے حیا ہوں اس لئے وعظ کہہ لیتا ہوں (سوانح قاسمی ج ۱ ص ۳۹۹ قصص الاکابر ص ۱۵۶)

گنگوہی کا اقرار کہ میں ذلیل ہوں

حضرت مولانا گنگوہی۔۔۔۔ سے پوچھا کہ اس وقت آپ کی کیا حالت تھی۔

فرمایا خدا کی قسم قلب پر اس وقت اس کا استحضار تھا۔ کہ میں تو اس سے بھی زیادہ ذلیل و حقیر ہوں۔ (افاضات الیومیہ ج ۲ ص ۲۶۰)

عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے

ایک بار بھرے مجمع میں حضرت (گنگوہی) کی کسی تقریر پر ایک نوعمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا۔ کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے۔ اللہ ری تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں مگر آپ مطلق چیں بہ چیں نہ ہوئے۔ بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۱۰۰)

بیت الخلاء جانے کی دعا

ایک صاحب نیتیں بہت پوچھا کرتے تھے۔ ان سے (مولوی اسماعیل دہلوی نام نہاد شہید نے) کہا کہ تمہیں بیت الخلاء جانے کی نیت معلوم ہے۔ میں بتاؤں۔

یاایها النفرك لوثا دهرك فی مقام جهرك والثرك

(ملفوظات ہفت اختر ص ۳۰، قصص الاکابر ص ۳۱)

مولوی الیاس کی نانی کے پاخانہ سے خوشبو

امی بی حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب و حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی نانی ہوتی ہیں۔۔۔۔ جس وقت انتقال ہوا۔ تو ان کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا۔ عجیب و غریب مہک تھی۔ کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔ (تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۹۶، تذکرۃ الخلیل ص ۹۶)

ان کپڑوں کو بغیر دھلائے بطور تبرک رکھ لیا گیا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۹۷)

دیوبندی اکابر بگاڑنے کے ولی ہیں سنوارنے کے نہیں

ولی ہونے میں تو میرے شک نہیں مگر بگاڑنے کا ولی ہوں سنوارنے کا نہیں۔

(ارواحِ ثلاثہ ص ۳۳۵، مواعظ میلاد النبی ص ۲۸۷)

ہم کو تو بگاڑنا ہی آتا ہے ہمیں بھی تو کسی نے بگاڑا ہی ہے۔۔۔۔جس کو سنورنا ہو وہ ہمارے پاس نہ آوے۔ (ملفوظات حکیم الامت ج ۱۱ص ۱۳۱، ارواح ثلاثہ ص ۴-۲۲۳)

ہم تو بگاڑتے ہیں جس کو سو دفعہ بگڑنا منظور ہو، وہ ہمارے پاس آئے، جس کو سنورنا ہو وہ کہیں اور چلا جائے۔ (کشکول مجذوب ص ۲۹)

دیوبندی عورتوں کے لئے تھانوی تعلیمی کورس تہذیب و اخلاق

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے عورتوں کو بے شرمی اور بے حیائی سکھانے کے لئے ایک کتاب بہشتی زیور خاص عورتوں کے لئے تعلیمی کورس کے طور پر لکھی ہے۔جس میں جنسی تعلقات سیکس کے جو طریقے اور نسخے تحریر فرمائے ہیں اس سے تھانوی صاحب کی شہوت پرستی اور جنسی ہیجان سے بھرپور ذہنیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔اس کتاب میں انہوں نے نوجوان لڑکیوں کے لئے ذکر اور خصیوں کے دل کش تصورات پیش کئے ہیں چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

ذکر پتلا یا موٹا: ایک صورت یہ ہے کہ عضو تناسل جڑ میں پتلا اور آگے سے موٹا ہو جاوے۔ (بہشتی زیور ج ۱۱ص ۱۲۹ طبع کراچی)

ذکر میں ضعف یا ڈھیلا پن: خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے۔اس وجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو۔اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔ (بہشتی زیور ج ۱۱ص ۱۲۸)

خصیہ: خصیہ کا اوپر کو چڑھ جانا اس مرض سے چنک بھی ہو جاتی ہے۔

(بہشتی زیور ج ۱۱ص ۱۳۳)

مجامعت: دوسرا یہ کہ خواہش بدستور ہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے۔جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ ہو۔ (بہشتی زیور ج ۱۱ص ۴-۱۲۳)

تھانوی نے دس عورتوں سے روزانہ جماع کے لئے ایک نسخہ تحریر کیا بلکہ سلسلہ

لذت جماع علی الدوام کہ انزال ہی نہ ہو کے لئے بھی ایک نسخہ تحریر کیا ہے۔

(بیاض اشرفی ص ۱۶۳ طبع ملتان)

غور کیجئے: جب دیوبندی علماء نوجوان لڑکیوں کو عضو مخصوص کے مختلف تصورات کے اسباق پڑھاتے ہوں گے۔پھر اس کی تشریح کرتے اور۔۔۔۔دوسری طرف اکیلی نوجوان لڑکیاں کتاب کو پڑھتی ہوں تو ان کے نفسیاتی جذبات ذکر و خصیوں کے تصور میں ڈوب کر ان پر کیا گزرے گی۔

چڑیا چھوڑ آؤں:

یہاں پر ایک حافظ صاحب تھے بچوں کو پڑھایا کرتے تھے انہوں نے ایک قاعدہ مقرر کیا تھا اور وہ اس وجہ سے کہ لڑکے وہیں بیٹھے بیٹھے بدبو پھیلاتے رہتے تھے۔حافظ صاحب نے پریشان ہو کر حکم دیا کہ باہر جا کر ایسا کیا کرو...... حافظ صاحب نے یہ تجویز فرمایا کہ یہ کہہ کر اجازت لیا کرو کہ چڑیا چھوڑ آؤں۔بس بچوں کو ایک بات ہاتھ آ گئی۔ہر وقت ان کے لئے شغل ہو گیا۔ایک ادھر سے اٹھتا ہے۔حافظ جی چڑیا چھوڑ آؤں۔ایک ادھر سے اٹھتا ہے حافظ جی چڑیا چھوڑ آؤں۔حافظ جی بے چارے دق آ گئے۔تب کہا اب یہیں چھوڑ دیا کرو۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ص ۴-۲۳۳)

تھانوی کی خواجہ اجمیری سے عداوت اور بت پرستی کے فوائد سے آشنائی:

ایک انگریز نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز بات میں نے یہ دیکھی کہ اجمیر میں ایک مردہ کو دیکھا کہ اجمیر میں پڑا ہوا سارے ہندوستان پر سلطنت کر رہا ہے۔حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب نے (تھانوی سے) عرض کیا کہ جب فائدہ ہوتا ہوگا تب ہی تو اس قدر (لوگوں کو) عقیدت ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جیسا ظن ہو ویسا ہی معاملہ فرماتے ہیں۔اس طرح تو بت پرستوں کو بت پرستی میں بھی فائدہ ہوتا ہے یہ کوئی دلیل تھوڑا ہی ہے

دلیل ہے شریعت۔ (ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص ۳۸۴ طبع ملتان)

میں دعوت میں حلال وحرام کو نہیں دیکھتا:

دعوت اور ہدیہ میں حلال وحرام کو زیادہ نہیں دیکھتا کیونکہ میں متقی نہیں۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص ۵۶۶)

دارالعلوم دیوبند کے طلباء کی شرارتیں:

دیوبندی مولوی مناظر احسن گیلانی نے دیوبند کے طلباء کی مختلف شرارتوں کا ذکر کیا ہے۔ ہم صرف خوف طوالت کی وجہ سے دو چیزیں نقل کرتے ہیں۔ ہماری طلباء کی یہ ٹولی اس قسم کی حرکات بھی کیا کرتی تھی یعنی گوشت کی جھلی میں پٹاس والے پٹاخے کی گولیوں کو لپیٹ کر کتوں کے آگے ڈال دیتی جس میں پتھر کا کوئی ٹکڑا بھی محفوظ کر دیا جاتا۔ کتے غریب گوشت کی لالچ میں پورا منہ ان پر مارتے۔ دانتوں کے نیچے دبنے کے ساتھ ہی یہ گولی منہ کے اندر پھٹتی اور ایک ہیبت ناک آواز آتی۔ غریب ایک عجیب مصیبت میں مبتلا ہو جاتا۔ اس طرح چاندنی راتوں میں یہی ٹولی یہ حرکت بھی کیا کرتی تھی کہ قصبہ میں ادھر ادھر گدھے جو مارے مارے پھرتے ان کو پکڑتے اور دم اٹھا کر پسی ہوئی سیاہ مرچوں کا سفوف اس کے اندر ڈال دیا کرتے۔ طالب علم اس پر سوار ہو جاتے اور مرچوں کی وجہ سے گدھوں پر ایک حال طاری ہو جاتا کہ لاکھ ان کو روکتے مگر وہ بھاگتے چلے جاتے تھے اور خرسواروں کا یہ گروہ اپنی اپنی شہ سواریوں کے کمالات دکھاتا۔

(احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن، ص ۹-۱۹۸ طبع ملتان)

خط کی بتی بنا کر کہا کہ اسے وہاں (دبر میں) لے لو:

جب وہ شخص شاہ صاحب کا خط لے کر اس کے پاس پہنچا تو اس گستاخ نے اس خط کو موڑ کر ایک بتی سی بنا دی اور کہا لے جاؤ۔ شاہ صاحب سے کہو اس کو اپنی

فلاں جگہ میں رکھ لو۔ گالی دی یہ شخص بھی عجیب تھا یہ سیدھا شاہ صاحب کے پاس واپس آیا اور جو الفاظ اس نے کہے تھے نقل کر دیئے۔ فرمایا اگر میں جانتا میرے اس عمل سے تیرا کام ہو جائے گا تو میں اس میں بھی تامل نہ کرتا مگر میں جانتا ہوں کہ یہ لغو حرکت ہے۔ (مجالس حکیم الامت، ص ۲۵۹)

تھانوی کو اپنے نفس پر اعتماد نہیں

میں نے اپنے لوگوں کو ممانعت کر دی تھی کہ تصنیف کے کمرہ میں جہاں میں تنہا ہوتا ہوں کسی نوعمر لڑکے کو نہ بھیجا کریں مجھے اپنے نفس پر اعتماد نہیں۔

(مجالس حکیم الامت ص ۵۷)

بعض دیوبندی اہل علم کے ہاں جنت میں لواطت کا عمل

بعض اہل علم نے لکھ دیا ہے کہ جنت میں (نعوذ باللہ) لواطت ہوگی۔ حالانکہ یہ فعل قبیح ہے اس لیے اس کی اجازت وہاں بھی نہیں ہو سکتی۔ پھر فرمایا جن لوگوں کی طبیعت اسی طرف مائل ہے وہ دنیا میں تو وجہ تقویٰ اس فعل سے بچے رہے مگر انہوں نے وہاں کے لیے گنجائش نکال لی۔ (حسن العزیز ص ۸۹)

قاسم نانوتوی نے صریح جھوٹ بولنے کا اقرار کیا

مولوی قاسم نانوتوی نے مولوی نذیر حسین غیر مقلد اور مولوی قطب الدین خان کے بارے میں کہا کہ دونوں اگر نرمی دکھائیں تو ان کا آپس میں جھگڑا مٹ جائے۔ مولوی قطب الدین خان، مولوی قاسم نانوتوی سے پوچھنے کے لیے آئے کہ میری غلطی کہاں ہے مجھے بتلا دو میں شرمندہ ہوں آگے مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی سنیئے:

”مجھ سے بجز اس کے کچھ بن نہ پڑا کہ میں جھوٹ بولوں لہٰذا میں نے جھوٹ بولا اور صریح جھوٹ میں نے اسی روز بولا تھا کہ حضرت آپ میرے بزرگ ہیں

میری کیا مجال تھی کہ میں ایسی گستاخی کرتا آپ سے کسی نے غلط کہا ہے۔غرض میں بمشکل تمام ان کے خیال کو بدلا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۳۴۵)

تھانوی کے جسم کا میل دل میں جمع ہوتا رہتا

خادم سے ارشاد ہوا کہ کمر مل دؤ انہوں نے کمر ملنا شروع کی تو دریافت فرمایا کہ میل بھی نکل رہا ہے یا نہیں انہوں نے کہا' کہ نہیں ...... (تھانوی نے کہا) میں تو سمجھتا ہوں کہ میل جو بدن سے نہیں نکلتا' وہ سب دل میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۹ ص ۲-۱۷۱)

بھنگ کی دوکان کے لیے تعویذ

ایک روز ایک بھنگ فروش عورت آئی۔ اور اس نے آ کر نہایت ساجت سے عرض کیا کہ حضرت میں مجبور ہو گئی ہوں میری دوکان نہیں چلتی آپ نے اس کو ایک تعویذ لکھ دیا' اور فرمایا کہ اس کو بھنگ کے گھوٹنے کے لوٹے پر باندھ دینا اور فرمایا جب تیری دوکان چل جائے تو مجھے یہ تعویذ واپس دے جانا.......... چند روز کے بعد وہ عورت دو بھنگیاں مٹھائی کی لائی۔ آپ نے ...... قبول فرما لیں ...... اس (تعویذ) میں لکھا تھا کہ دہلی کے بھنگ پینے والو تمہارا بھنگ پینا مقدر ہو چکا ہے تم اور جگہ نہ پیا کرو اسی دوکان پر پی لیا کرو۔ (ارواح ثلاثہ ص ۵۵)

دیوبندیوں کے ہاں ایک عظیم عبادت

دیوبندی جماعت کے شیخ الاسلام جناب شبیر احمد عثمانی نے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب کے ترجمے پر جو تفسیر لکھی ہے اس میں سورۂ نساء کی آیتِ کریمہ

''ان تجتنبوا کبائر ما تنھون'' کے تحت لکھا ہے۔

''سو فعل زنا میں آنکھ کا حصہ تو دیکھنا ہے اور زبان کا حصہ یہ ہے کہ اس سے وہ باتیں کی جائیں جو فعل زنا کی تمنا اور اس کی خواہش کرتے لیکن فعل زنا کا ترتیب

اور اس کا بطلان دراصل فرج یعنی شرمگاہ پر موقوف ہے یعنی اگر فرج سے زنا کا صدور ہو گیا تو آنکھ زبان دل سب کا زانی ہونا متحقق ہو گیا اور اگر باوجود عمل جملہ اسباب و ذرائع صرف فعل فرج کا تحقق نہیں ہوا بلکہ زنا سے توبہ و اجتناب نصیب ہو گیا تو اب تمام وسائل زنا جو کہ فی نفسہ مباح تھے فقط زنا کی تبعیت باعث گناہ قرار دیئے گئے تھے وہ سب سے سب لائق مغفرت ہو گئے یعنی ان کا زنا ہونا باطل ہو گیا اور گویا اس کا قلب ماہیت ہو کر بجائے زنا عبادت بن گئی کیونکہ فی نفسہ تو وہ افعال نہ معصیت تھے نہ عبادت بلکہ مباح تھے سب اس وجہ سے کہ زنا کے لئے وسیلہ بنتے تھے معصیت میں داخل ہو گئے جب زنا کے لیے وسیلہ نہ رہے بلکہ زنا ہی بوجہ اجتناب معدوم ہو چکا تو اب ان وسائل کا زنا کے ذیل میں شمار ہونا اور ان کو معصیت قرار دینا انصاف کے صریح خلاف ہے''۔(تفسیر عثمانی)

دیوبندیو! تمہارے شیخ الاسلام نے کتنی مزے دار عبارت ایجاد کر دی ہے طوائف کے کوٹھے پر جاؤ اسے خوب دیکھو اس سے خوب باتیں کرو ہنسی مذاق کرو' مول بھاؤ طے کرو رات بھر کرتے رہو' مگر زنا نہ کرو تو یہ چیزیں عبادت ہو گئیں رنڈی کے کوٹھے پر جانا عبادت تنہائی میں اکیلے ساتھ اکٹھے رہنا عبادت ہنسی مذاق کرنا عبادت بھول بھاؤ کرنا عبادت اس سے چھیڑ خانی کرنا عبادت پھر رنڈی کی کیا خصوصیت اگر کسی لڑکے کے ساتھ یہی معاملہ ہوا اور دخول نہ ہو تو سب عبادت غالباً اسی عبادت کو ادا رنے کے لئے گنگوہ کی بھری خانقاہ میں اپنے رفیق جانی نانوتوی صاحب کو چارپائی پر چت لٹا کر گنگوہی جی ان کی چھاتی پر ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ (بحوالہ تذکرۃ الرشید مصنفہ عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی) رہ گئی بیچ میں توبہ کی بات تو پہلی بات یہ کہ توبہ سے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن عبادت نہیں ہوتے دوسری یہ ہے اپنے شیخ التفسیر کی تحقیق غور سے پڑھو انہوں نے صاف لکھا ہے کہ ''کیونکہ فی نفسہ وہ افعال نہ معصیت تھے نہ عبادت بلکہ مباح تھے''۔ اور جب مباح تھے

معصیت (یعنی گناہ) نہیں تھے تو ان سے توبہ کیسی اس سے ظاہر ہے کہ توبہ کا ذکر دھوکا ہے غالباً مالدار طبقہ اسی لیے دیوبندی ہوتا ہے کہ چلو رات بھر رنڈی کے کوٹھے پر رہیں گے اسے جی بھر کے دیکھیں گے ہنسی مذاق کریں گے شہوانی باتیں کریں گے چھیڑ خانی کریں گے پوری رات عبادت میں بسر ہوگی اور رنڈی کے کوٹھے پر ہوتے ہوئے عابد شب زندہ دار کہلائیں گے۔

دیوبندی مبلغ اعظم کی بیوی کی فیشن کے لیے بیوٹی پارلر پر تشریف آوری

معروف دیوبندی مبلغ مولوی طارق جمیل کی بیوی اور بھابی فیشن کے لیے گلبرگ کے ایک بیوٹی پارلر پر گئیں وہاں پر اُن کے زیورات چوری ہو گئے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۵ جولائی ۲۰۰۷ء)(روزنامہ جنگ لاہور ۲۸ جولائی ۲۰۰۷ء)
(روزنامہ انقلاب لاہور ۲۶ جولائی ۲۰۰۷ء)

دن کو تبلیغ رات کو ڈرامہ

دیوبندی طارق جمیل کا بیان ہے' کہ

یہ خالد عباس ڈار جو ہے نا وہ میرا کلاس فیلو ہے اس وقت تعارف نہیں ہوا تھا لیکن تبلیغ کی وجہ سے تعارف ہوگیا' کہ ایک وقت وہ تھا کہ ڈرامہ سے فارغ ہو کر شراب اور لڑکی کی تلاش ہوتی تھی اب یہ دور آ گیا ہے کہ لوٹے مصلے کی تلاش ہوتی ہے۔ نماز پڑھنے کے لیے ان کی جماعت نکلتی ہے۔ سہ روزہ کی باقاعدہ قصور' شیخوپورہ' گجرات کے بیچ میں چلتے ہیں رات تک تبلیغ کرتے ہیں پھر عشاء کرتے ہیں پھر عشاء کے بعد ڈرامے کرتے ہیں پھر آ کر سجدہ میں سو جاتے ہیں۔ (حیرت انگیز کارگزاریاں ص ۸۸)

ان دو حوالہ جات مذکورہ بالا سے ان کی تبلیغ کا اندازہ لگائیں پھر طارق جمیل دیوبندی نے اپنے بیٹے یوسف جمیل کی شادی دھوم دھام سے کی۔ متعدد امراء اور اربابِ حکومت کو مدعو کیا تو ان کے ایک معتقد نے ان کو خط لکھا کہ یہ اسلامی کلچر نہیں بلکہ حسن نثار صاحب کے بقول کنجر کلچر ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس ۳۱ مارچ ۲۰۰۷ء)

دیوبندی فقہ کے چند مسائل

دیوبندی چونکہ اصولی طور پر ہی اہل اسلام سے جدا ہیں تو مسائل کے سلسلے میں ان سے اتحاد کی بات بے جا ہے۔ ہم ان کے حنفی کہلوانے کی دھوکہ دہی کی حقیقت بھی بالکل خود ان کی کتب سے ظاہر کر چکے ہیں مگر عموماً دیکھا جاتا ہے کہ دیوبندی جب اپنے اکابر کی کفریات کو اسلامی ثابت کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں تو وہ فروعات کو ہوا دیتے ہیں اس لئے ہم نے مناسب جانا کہ ان کے مذہب کی فقہ بھی الگ ثابت کرنے کے لئے چند مسائل ذکر کر دیں۔

کوا کھانا ثواب ہے:

سوال: جس جگہ زاغ معروفہ (مشہور کوا) کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

جواب: ثواب ہوگا۔ (فتاوی رشیدیہ' ص ۵۸۳)

اس کوے کی مزید وضاحت مفتی محمد شفیع دیوبندی کی زبانی ملاحظہ کریں کہ

اصل بات یہ ہے کہ یہ کوا جو ہمارے یہاں عام طور پر ہوتا ہے اور جو دانہ وغیرہ بھی کھا جاتا ہے اور بعض نجاسات بھی کھا لیتا ہے اس کا حکم مرغی کا سا ہے یعنی حلال ہے...... ظاہر ہے کہ اس (کے کھانے) میں ثواب ہے۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند ج ۲' ص ۹۳۰)

مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی ہمارے ہاں جو عام طور پر کوا ہوتا ہے کو حلال قرار دیا اور ساتھ ہی اس کی صراحت کی ہے۔ (تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۱۸۷ ج ۲ ص ۱۷۷)

لاہور سے دیوبندی انجمن ارشاد المسلمین کی طرف سے اس کوے کے حلال ہونے پر ساٹھ سے زائد دیوبندی علماء کی تصدیقات سے مزین کتاب فصل الخطاب شائع ہوئی ہے۔

سلانوالی ضلع سرگودھا میں دیوبندی علماء نے اس فتویٰ پر عمل کیا اور ایک دعوت میں کوے کے گوشت سے لطف اندوز ہوئے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۷ اگست ۱۹۷۶ء)

دیوبندی مفتی کلیم اللہ نے بھی معروف کوے جو ہمارے ملک میں کثرت سے پایا جاتا ہے کی صراحت سے کوّا حلال قرار دیا ہے۔ (نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۸۱ طبع لاہور)

مشت زنی جائز ہے:

سوال: زید کو جماع کی سخت ضرورت ہے اور اس کی زوجہ حائضہ ہے اس صورت میں وہ کیا کرے گا؟

الجواب: بی بی کی ساق وغیرہ سے رگڑ کر نکال دے یا اس کے ہاتھ سے خارج کرا دے لیکن اس کی ران وغیرہ کو مس نہ کرے۔

(امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۳۳۹ از تھانوی)

فرج کی رطوبت پاک ہے:

جو رطوبت اکثر اوقات رحم سے سائل ہوتی ہے جس کو اصل سائل نے پوچھا ہے..... پس اس رطوبت مغائرہ للودی والمنی والمذی والشبیہ بالعاب امام صاحب وصاحبین مختلف ہیں اور بوجہ ابتلاء کے اصل جواب میں قول باطہارت پر فتوی دیا گیا ہے۔ (بوادر النوادر ص ۲۱۳ از تھانوی)

حالانکہ فقہاء کے ہاں یہ نجس ہے۔ (فتاوی شامی ج ۱ ص ۱۱۷) بیرونی رطوبت پر قیاس کر کے اندرونی جاری رطوبت کو پاک قرار دینا یہ دیوبندی فقہ کا ہی کرشمہ ہے۔

دیوبندی عقل کے فتوے سے اپنی ماں سے زنا اور اپنا گونہہ کھانا جائز ہے:

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ

ایک شخص نے کہا تھا وہ اپنی ماں سے بدکاری کیا کرتا تھا۔ کسی نے کہا ارے خبیث یہ کیا حرکت ہے تو کہتا ہے کہ جب میں سارا ہی اس کے اندر تھا تو اگر میرا ایک جزو اس کے اندر چلا گیا تو حرج کیا ہوا۔ یہ حکم بھی تو عقلیات میں سے ہوسکتا ہے۔ ایک شخص گوہ (گونہہ) کھایا کرتا تھا اور منع کرنے پر کہا کرتا تھا کہ جب یہ میرے ہی اندر تھا تو پھر اگر میرے ہی اندر چلا جائے تو اس میں کیا حرج ہے تو ان چیزوں کو عقل کے فتویٰ سے جائز رکھا جائے گا۔ (افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۴۴)

دوسری طرف کھانے پر قرآن مجید پڑھنے کے متعلق یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ بدعت کی باتیں خود صریح طور پر عقل کے بھی خلاف ہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۱۲۱)

عقل ایک فطری چیز ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۲۴۴)

قارئین کرام! دیوبندی عقل سے ختم قرآن علی الطعام تو ناجائز و بدعت مگر اپنی ماں سے زنا اور اپنا گونہہ کھانا جائز۔

ہولے کھانے کے لئے روزہ توڑ دیا:

مولانا رفیع الدین صاحب فرماتے تھے ایک دن مسجد مین حاضر ہوا۔ حضرت (نانوتوی) ہولے بھولے تناول فرما رہے تھے۔ فرایا کہ آیئے۔ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے پھر فرمایا آیئے میں کھانے بیٹھ گیا۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۳۴۳)

پیشاب کے مل جانے سے بھی پانی پاک رہتا ہے:

اگر کثرت سے مقدار میں پانی جمع ہو اور اس میں تھوڑی سی مقدار میں پیشاب ڈال دیا جائے تو وہ پاک رہے گا۔ (افاضات الیومیہ ج ۸' ص ۱۵۸)

کھیت کا اگر کچھ حصہ خنزیر وغیرہ نے کھا لیا تو وہ حلال و پاک ہے۔
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبندی ج ۱' ص ۷۴۶)

سور کی چربی والا کپڑا پہن لو:

زمانہ تحریک میں ایک استدلال یہ کیا گیا تھا کہ بدیشی کپڑا پہننا اس لئے حرام ہے کہ اس میں سور کی چربی استعمال کی جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو زائد سے زائد یہ لازم ہو گا کہ بدون دھوئے ہوئے مت پہنو' یہ کیسے کہہ دیا کہ بالکل حرام ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۲ ص ۳۲۳)

بے وضو ہی نماز پڑھ لیا کرو اور شراب بھی پی لیا کرو:

آپ ان خان صاحب کے پاس تشریف لے گئے تو رنڈی پاس بیٹھی ہوئی تھی اور نشہ میں مست تھے۔ آپ نے خان صاحب سے فرمایا کہ بھائی خان صاحب اگر تم نماز پڑھ لیا کرو تو چار آدمی اور جمع ہو جایا کریں اور مسجد آباد ہو جائے۔ خان صاحب نے کہا کہ میرے سے وضو نہیں ہوتا اور نہ یہ دو بُری عادتیں چھوٹتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بے وضو ہی پڑھ لیا کرو اور شراب بھی پی لیا کرو۔
(تذکرہ مشائخ دیوبند' ص ۸-۹۷ ارواحِ ثلاثہ ص ۲۱۶ تذکرۃ الخلیل ص ۹۸)

افیون کھاؤ:

حضرت مولانا گنگوہی...... سے ایک شخص گاؤں کا رہنے والا مرید ہونے آیا۔ کہتا ہے کہ میں افیم کھاتا ہوں۔ فرمایا اچھا یہ بتلا کتنی کھاتا ہے؟ اتنی میرے ہاتھ پر

رکھ دے...... چنانچہ اس نے ایک گولی بنا کر ہاتھ پر رکھ دی۔ حضرت نے اس کا ایک حصہ توڑ کر اس کو کھلا دیا کہ اتنی کھا لیا کر۔ الخ۔ (افاضات الیومیہ ج ۴' ص ۳۱۸)

ایک دیہاتی آپ سے بیعت ہوا اور اپنی دیہاتی زبان میں عرض کیا مولبی جی اور تو ساری چیزیں چھوڑ دوں گا پر افیم (افیون) نہ چھوڑوں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جا نہ چھوڑنا۔ (تذکرہ مشائخ دیوبند' ص ۷-۱۴۸)

گونہہ کھانے کے لئے خنزیر بننا پڑے تو خنزیر بن کر بھی گونہہ کھا لیتے ہیں:

ایک موحد سے لوگوں نے کہا کہ اگر حلوہ وغلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ۔ انہوں نے بشکل خنزیر ہو کر گوہ (گونہہ) کو کھا لیا پھر بصورت آدمی ہو کر حلوہ کھایا۔ اس کو حفظ مراتب کہتے ہیں جو واجب ہے۔ (امداد المشتاق' ص ۱۰۱' طبع لاہور)

کچہری میں جھوٹ بولنا جائز:

سوال: ایک مقدمہ امر واقعی اور سچا ہے اور قاعدہ قانون انگریزی کے خلاف ہے اس میں اپنے استیفائے حق کے واسطے اگر تھوڑا سا کذب ملایا جائے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: احیاءِ حق کے واسطے کذب درست ہے۔ الخ۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۵۷۵)

گندگی والا پانی پاک ہے:

سوال: تالاب دہ (۱۰) درہ بہت زیادہ قریب بستی کے ہے ہاں بستی کو اس کے اطراف وجوانب میں بول وبراز کا بھی اتفاق ہوتا ہے۔ برسات میں اگر پُر نہ ہو اور باہر ٹوٹ پھوٹ کر بھی نہ نکلا ہو اس صورت میں طاہر ہے یا غیر طاہر؟ الخ

جواب: یہ تالاب پاک ہے اگرچہ باہر نہ نکلا ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۴۷۲)

اپنی گائے بھینس سے زنا اور اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا:

سوال: شخصے گاؤمیش حاملہ قیمتی تخمیناً صدروپیہ زنا کرد آں گاؤمیش راچہ

کردہ شود۔ الخ

الجواب: ظاہر شد کہ عند الامام اکل او وشرب لبن او ہمہ جائز بلا کراہت ہست پس درصورت مسوکہ از شان بہیمہ چیزے تعرض نہ کرد شود چوں مالک او گوارہ فکسند۔ (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۰۴)

تھانوی صاحب نے جو عبارت فتاویٰ شامی سے نقل کی ہے اس میں وقالاتحرق ایضا صریح طور پر موجود ہے اور تھانوی صاحب صاحبین کے قول کو نظر انداز کر کے زنا کا دروازہ کھول رہے ہیں حالانکہ یہی تھانوی صاحب پٹاخے کی خرید وفروخت کے بارے یوں فتویٰ تحریر کرتے ہیں کہ ان اشیاء کی خرید وفروخت امام صاحب کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ناجائز۔ پس خرید وفروخت نہ کرنا احتیاط پر ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۵۲)

خاص حرام کا کھانا حلال ہے:

حضرت مولانا نانوتوی کو حرام کے طعام سے جیسے نفرت تھی ویسے ہی اس کا احساس بھی بہت جلد کرتے تھے مگر دعوت بوجہ دلداری ہر ایک کی منظور فرما لیتے تھے پھر آ کر قے کرتے تھے جو فتویٰ سے حلال تھی۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۲۵۰)

دیوبندی اکابر کی سودخوری:

ایک صاحب کا خط آئرلینڈ سے آیا ہے اور لکھا ہے کہ میں عنقریب ہندوستان آنے والا ہوں اور میرا روپیہ بینک میں جمع ہے۔ اس کے سود کو لے کر کہاں خرچ کرنا چاہئے۔ میں نے جواب لکھ دیا ہے کہ اس کو لے کر ہندوستان آ جاؤ۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۲۰۷)

سود کھانے کا دیوبندی حیلہ:

(سود استعمال کرنے کا) ایک حلیہ شرعی ہے۔ وہ یہ کہ آدمی یہ خیال کرے کہ

سرکار بہت سے محصول اپنی رعایا سے لیتی ہے کہ ہماری شریعت میں جائز نہیں (اس نیت سے لے لے) ایسی نیت میں شاید حق تعالیٰ مواخذہ نہ فرمائیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ' ص ۱-۴۹۰)

سود بھی ایک انعام:

سوال: رہا سود تو کیا اس کو سود کہہ کے لینا حرام کہا جائے یا وہ بھی محسوب انعام میں ہی ہوگا۔ کمپنی والے اس کو سود ہی کہتے ہیں۔ الخ

الجواب: بندہ کا مدت سے خیال تھا کہ یہ ہی صلہ (انعام) ہے۔ تسمیہ سے حرمت نہیں آتی۔ (امداد الفتاویٰ ج ۳ ص ۱۵۰' طبع کراچی)

اصل میں یہ عبارت تھانوی کی کتاب حوادث الفتاویٰ کی ہے جو اب امداد الفتاویٰ میں شامل کر دیا گیا ہے۔

حق تلفی مسلمان ہی کی کرو:

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب...... اس کے متعلق ایک عجیب لطیفہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مسلمان حق تلفی بھی کرے تو مسلمان ہی کے ساتھ کرے کافر کے ساتھ نہ کرے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۴۸)

منی آڈر کرنا سود میں داخل ہے:

دیوبندی قطب رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ منی آڈر کرنا سود میں داخل ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ' ص ۴۸۹)

نکاح کے موقع پر ڈومنیوں کا گانا جائز:

سوال: ڈومنیوں سے نکاح میں گوانا بشرطیکہ خلاف شرح نہ گائیں درست ہے یا نہیں؟

جواب: عورتوں کے مجمع میں اگر عورتوں کا گانا موجب فتنہ کا نہ ہو تو درست

ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۵۵۶)

شراب کی آمدنی سے تنخواہ لینا جائز:

سوال: سود کی آمدنی سے تنخواہ لینا بہتر ہے یا شراب کی آمدنی سے۔

(خلاصہ سوال)

الجواب: دوسری۔ (امداد الفتاویٰ ج ۳' ص ۳۶۱)

گھڑا بازی رقص وسرود سماع یا مزا سیر تالیاں بجانا:

(جیل میں) کبھی کبھی قوالی بھی ہوتی تھی جس میں اختر علی خان گھڑا بجاتے' صوفی اقبال تالی بجا کر ساز دیتے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری غزل گاتے' مولانا احمد سعید شیخ مجلس بن کر بیٹھتے اور مولانا داؤد غزنوی اور عبدالعزیز انصاری حال کھیلتے۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری' ص ۸۲)

ہندوؤں کے میلے میں جانا جائز:

اگر کوئی چیز سوائے میلہ (ہردوار یا گنگا) کے کہیں نہ بکتی ہو اس کی خرید وفروخت کے واسطے جانا بضرورت جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۴' ص ۲۶۹)

ایصال ثواب کا کھانا حرام ہے:

دیوبندی قطب رشید گنگوہی کے شاگرد دیوبندی محدث سرفراز گکھڑوی اور غلام اللہ خان کے استاد وشیخ مولوی حسین علی لکھتے ہیں کہ جو مال صدقہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ثواب ان کی روح کو بخشتا ہوں یہ سب عبادت غیراللہ کی ہے۔ اس کو کھانا' استعمال کرنا حرام ہے۔ (تفسیر بے نظیر' ص ۸-۱۷ طبع سرگودھا)

چوری کا مال کھانے کی اجازت:

سوال: عرض ہے کہ ہم انگریز کے گھر میں نوکری کرتے ہیں اور ایک خانساماں ہے جو کہ بازار کرتا ہے اور بازار کے پیسہ میں چوری کرتا ہے اور وہی

پیسہ ہم کو دیتا ہے اور چوری کی بات صاحب جانتا ہے تو کیا یہ پیسہ ہمارے لئے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: وہ خانساماں جو تنخواہ دیتا ہے وہ اس چوری کے پیسے سے دے دیتا ہے جس کو روزمرہ کے سودے چراتا ہے...... اس لئے تم پر حلال ہے۔ الخ۔

(حوادث الفتاویٰ' ص ۱۹)

بزرگان دین کے عرسوں کو جائز کہنے والوں سے دیوبندی عورتوں کا نکاح ناجائز:

سوال: قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا بدعتی مثل جواز عرس وسوئم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے ایسے سے نکاح کرنا دختر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے ربط وضوابط کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۶-۴۵۵)

ہندوؤں کے ہاتھ کا رس حلال ہے:

سوال: کولہو جو یہاں چلتے ہیں اس میں سارا کاروبار چمار اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں یعنی اس کا نکالنا اور اس میں ہاتھ ڈالنا اور اس کا اپنے برتن میں فروخت کرنا' مسلمانوں کو ان کے ہاتھ کے چھوئے ہوئے رس کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ یا وہ رس نجس اور ناپاک ہے' علی ھذہ پانی ان کے ہاتھ کا پاک ہے یا نجس ہے؟ ایسے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: صورت موجودہ میں خریدنا اس کا مسلمانوں کو اور استعمال کرنا اس کا درست اور حلال ہے۔ علی ھذہ پانی بھی پاک ہے نماز وغیرہ درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ' ص ۶-۴۷۵)

کفار کے بتوں پر چڑھائے گئے چڑھاوے پاکیزہ اور حلال ہیں:

جو مرغ و بکرا و کھانا کفار اپنے معابد پر چڑھاتے ہیں اور کافر ہی لیتا ہے اس کا خریدنا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۴۷۶)

ہندو کا مسجد کے لئے چندہ دینا جائز ہے:

سوال: ہندو کا مسجد میں روپیہ لگانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ہندو کا دیا ہوا چندہ مسجد میں صرف کرنا درست ہے جبکہ بہ نیت ثواب دیتا ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۵۲۴)

سوال: کافر کی تعمیر کردہ مسجد میں ثواب مسجد کا ملے گا یا نہیں؟

جواب: اگر کافر لوجہ اللہ مسجد بنا دے تو اس میں نماز کا ثواب مثل اور مساجد کے ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۵۲۴)

مدرسہ و مسجد میں یہود کا پیسہ لگانا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۵۶۴)

ہندوؤں کی دیوالی کی مٹھائی جائز ہے:

سوال: دیوالی کو اہل ہنود اپنے ملنے والوں کو اپنی خوشی سے کچھ مٹھائی وغیرہ دیتے ہیں شرعاً یہ مٹھائی وغیرہ ہندو سے مسلمانوں کو لینا اور کھانا کیسا ہے؟

الجواب: لینا اور کھانا اس کا درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ا ص ۷۵۶)

بعض حوالہ جات گزشتہ اوراق میں مختلف عنوانات کے تحت درج کئے جا چکے ہیں ہم نے تکرار کو مناسب تصور نہیں کیا۔

عرب وعجم کے علماء ومشائخ کا

دیوبندیوں پر فتویٰ کفر

دیوبندی مذہب کی حقیقت ہم خود ان کی کتب سے بیان کر چکے ہیں۔ ان کے عقائد ونظریات اور ان کی خارجیت قادیانیت اور شیعیت نوازی خود ان کی معتبر کتب سے ہم بیان کر چکے ہیں۔ غور فرمائیے کہ دین اسلام کے نام پر یہ لوگ کتنا بڑا دھوکہ کر رہے ہیں اور بڑی معصومیت سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم نے کون سا جرم کیا ہے۔ ان کی کتب تحذیر الناس براہین قاطعہ حفظ الایمان وغیرہ کی کفریہ عبارات کی بناء پر علمائے عرب وعجم نے ان دیوبندیوں کے اکابر قاسم نانوتوی' رشید احمد گنگوہی' اشرف علی تھانوی' خلیل احمد سہارنپوری پر کفر کا فتویٰ دیا اور یہ کہ جو شخص ان کے کفریات سے واقف ہونے کے بعد بھی ان کو کافر نہ کہے ان کو مسلمان سمجھے وہ بھی کافر ومرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ فتاویٰ کتاب مستطاب حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ اور دیوبندی مذہب میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

قادیانیوں' دیوبندیوں کی تکفیر کے متعلق حضرت محدث اعظم ہند محدث کچھوچھوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

اتنے اکابر علماء ومشائخ نے دیوبندیوں پر کفر وارتداد کے فتویٰ دیا کہ چودہ

صدیوں میں کسی فرقے کے کسی مجرم فرد پر اتنی بڑی تعداد کا اتفاق تاریخ میں موجود نہیں۔ (انوار رضا' ص ۲۶۸)

اس فتویٰ تکفیر کے متعلق دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری لکھتے ہیں کہ

اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔ جیسے علماء اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر اور مرتد کہنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ وغیرہ تو خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

(اشد العذاب' ص ۱۳' احتساب قادیانیت ج ۱۰ ص ۲۵۹ طبع ملتان)

بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں جانتے' چوپائے مجانین کے علم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم علم سے زائد کہتے ہیں سے زائد کہتے ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ (مولانا احمد رضا) خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔ مرتد ہے ملعون ہے۔ لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقائد بے شک کفریہ ہیں۔ الخ۔

(اشد العذاب' ص ۳-۱۲ طبع دہلی' احتساب قادیانیت ج ۱۰ ص ۸-۲۵۷)

قارئین کرام دیوبندی اکابر کے یہ کفریات والی عبارات کو ہم نے من وعن اصل ماخذ کتب سے نقل کر دیا ہے۔ اب انصاف سے کہئے کہ اگر سیدی امام احمد

رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے حکم شرعی بیان کیا تو کون سا جرم کیا ہے۔ حسام الحرمین کی اشاعت کے بعد دیوبندی مولوی خلیل احمد نے دیگر دیوبندی علماء کے ساتھ سر جوڑ کر ۳۶ فرضی سوالات جوڑ کر جواب لکھا۔ اس کا نام المہند رکھا۔ اس میں اپنے طور پر خلاصہ کے طور پر چند عبارات خود گھڑ لیں اور اصل عبارات کو نقل نہ کیا۔ اپنی عبارات سے بظاہر مکر گئے اور اس میں حسام الحرمین میں نقل حکم شرعی سے اتفاق کیا۔ باقی رہا ان دیوبندی اکابر کا علمائے عرب کے سامنے ان عبارات سے مکرنا تو ان کی کفریہ عبارات والی کتب موجود ہیں۔ اردو میں شائع ہوئیں' موجود ہیں' ہر اہل زبان دیکھ سکتا ہے اور مزید لطف کی بات یہ ہے کہ سید احمد برزنجی کا محرف رسالہ غایۃ المامول دیوبندیوں نے لاہور سے شہاب ثاقب کے ساتھ شائع کیا۔ اس میں مزید پندرہ علمائے عرب شامل ہیں جنہوں نے اس کی تصدیق بقول ان کے کی ہے۔ اس میں بھی تحذیر الناس' براہین قاطعہ حفظ الایمان کی عبارات اور ان کے مصنفین کی تکفیر موجود ہے۔ (غایۃ المامول' ص ۹-۲۹۷ طبع لاہور)

المہند کے کذب ودجل ملاحظہ کرنا ہوں تو سیدی صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب التصدیقات اور شیر بیشۂ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رد المہند کو ملاحظہ فرمائیں۔ مولوی حسین احمد مدنی نے ان کفریہ عبارات کی وکالت میں شہاب ثاقب نامی کتاب لکھی تو اجمل العلماء مولانا مفتی محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا رد شہاب ثاقب کے نام سے جواب تحریر کیا جو آج تک لاجواب ہے۔

دیوبندیوں کے بھائی غیر مقلد وہابیوں نے بھی اب اس حسام الحرمین کی حقانیت کو ماننا شروع کر دیا ہے۔ مولوی یحییٰ گوندلوی نے مطرقۃ الحدید میں مولوی عبدالغفور اثری نے حنفیت و مرزائیت میں مولوی طالب الرحمٰن نے عقائد علماء دیوبند میں مولوی داؤد ارشد نے تحفہ حنفیہ میں' مولوی زبیر علی زئی نے امین اوکاڑوی

کا تعاقب میں حسام الحرمین کے فتویٰ کی حقانیت کو مانا ہے۔ حالانکہ ثناء اللہ امرتسری سے احسان الٰہی ظہیر تک یہ تمام وہابی ان دیوبندی اکابر کے معتقد رہے ہیں۔

دیوبندیوں کی تکفیر پر کئے جانے والے سوالات کے دیوبندی کتب سے جوابات:

دیوبندی اکابر کی کفریہ عبارات کی بناء پر اکابرین اسلام نے ان دیوبندیوں کی تکفیر کی ہے۔ دیوبندی تکفیر کے فتاویٰ کے حوالہ سے عوام الناس میں مختلف شوشے چھوڑتے رہتے ہیں تاکہ عوام الناس اس سلسلہ میں تذبذب میں رہیں۔ اس لئے کہ حقیقت میں دیوبندی اپنے اکابر کو مسلمان ثابت کرنے سے تو عاجز وقاصر ہو چکے ہیں۔ ہم عام سوالات پر تکفیر کے جوابات دیوبندی کتب سے ہی نقل کر رہے ہیں۔

سوال: دیوبندی اکابر تو مسلمان تھے ان کو کافر و مرتد کہنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

جواب: اب تو اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مسلمان ہوئے پھر مرتد ہو گئے۔

(افاضات الیومیہ ج ۳، ص ۲۶)

وان طرا کفرہ بعدالاسلام خص باسم المرتد لرجوعہ عن الاسلام (اکفار الملحدین، ص ۱۳ طبع اکوڑہ خٹک پشاور)

دوسرے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ کافر اس شخص کا نام ہے جو مومن نہ ہو پھر اگر وہ ظاہر میں ایمان کا مدعی ہو تو اس کو منافق کہیں گے اور اگر مسلمان ہونے کے بعد کفر میں مبتلا ہوا ہے تو اس کا نام مرتد رکھا جائے گا۔

(کفر و اسلام کی حقیقت، ص ۷، از مولوی محمد شفیع)

سوال: وہ کس بناء پر کافر و مرتد ہوئے؟

جواب: اشارة الی تکفیرہ بفساد اعتقادہ (عقیدہ خراب ہونے پر تکفیر کرنا پڑے گی)۔ (اکفار الملحدین، ص ۲۳)

جس جگہ (رسول اللہ ﷺ کی) تکذیب پائی جائے گی تو تکفیر ضروری ہو گی۔ (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۳۷ طبع کراچی)

سوال: کیا مدعی اسلام کو کافر کہنا درست ہے؟

جواب: ولانزاع فی اکفار متکر شیء من ضروریات الدین۔

(اکفار الملحدین، ص ۷۲)

ضروریات دین کا انکار کرے، وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے، کافر ہے۔ (اشد العذاب، ص ۵)

وہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہیں اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں۔

(ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۳۴)

ان (ضروریات دین) میں سے کسی ایک چیز کی تکذیب و انکار بھی کفر ہے خواہ باقی سب چیزوں کو صدق دل سے قبول کرتا ہو۔

(ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۲۷)

اگر کوئی شخص ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرے یا کوئی ایسی ہی تاویل و تحریف کرے جو اس کے اجماعی معنی کے خلاف معنی پیدا کرے تو اس شخص کے کفر میں کوئی تامل نہ کیا جائے۔ (کفر و اسلام کی حقیقت، ص ۱۲)

(جس طرح مولوی قاسم نانوتوی نے خاتم النبیین کے اجماعی و متواتر معنی کے خلاف معنی کیا ہے)

سوال: دیوبندی جب مدعی اسلام ہیں تو آپ ان کی تکفیر کیوں کرتے ہیں؟

جواب: دوسری طرف تو تعلیم یافتہ آزاد خیال جماعت ہے...... وہ ہر مدعی اسلام کو مسلمان کہنا فرض سمجھتے ہیں جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنا پرخطر معاملہ

ہے اس طرح کافر کو بھی مسلمان کہنا اس سے کم نہیں۔ (کفر واسلام کی حقیقت' ص ۱۱)

سوال: دیوبندی جب کعبہ شریف کو اپنا قبلہ بتلاتے ہیں' عبادات بھی کرتے ہیں' خدا ورسول ﷺ کو بھی ماننے کے مدعی ہیں' طویل نمازیں ادا کرتے ہیں' عبادات خشوع وخضوع سے سرانجام دیتے ہیں' دین کے خیرخواہ وخادم ہیں تو ان کی تکفیر کرنا زیادتی ہے؟

جواب: لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمر علی الطاعات.

(اکفار الملحدین' ص ۱۹)

مطلب یہ ہے کہ عملی خرابیاں فسق وفجور کتنا ہی زیادہ ہو جائے ان کی وجہ سے اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے گا نہ یہ کہ وہ قطعیات اسلام کے خلاف عقائد کا اظہار بھی کرتا ہے تب بھی اس کو کافر نہ سمجھا جائے۔ مانعین زکوٰۃ اور مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کی جماعت کو کافر ومرتد قرار دے کر ان سے جہاد کرنے پر صحابہ کرام کا اجماع اس کی کھلی ہوئی شہادت ہے کہ اہل قبلہ جن کی تکفیر ممنوع ہے اس کا مفہوم یہ نہیں کہ جو قبلہ کی طرف منہ کرے یا نماز پڑھ لے اس کو کسی عقیدہ باطلہ کی وجہ سے بھی کافر نہ کہا جائے بلکہ معلوم ہوا کہ کلمہ گو یا اہل قبلہ یہ دوسرا اصطلاحی لفظ ہیں ان کے مفہوم میں صرف وہ مسلمان داخل ہیں (وہی مسلمان ہیں) جو شعائر اسلام نماز وغیرہ کے پابند ہونے کے ساتھ تمام موجبات کفر اور عقائد باطلہ سے پاک ہوں۔ (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں' ص ۸-۵۷)

اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ اہل قبلہ میں سے اس شخص کو کافر کہا جائے گا جو اگرچہ تمام عمر طاعات وعبادات میں گزارے مگر عالم کے قدیم ہونے کا اعتقاد رکھے' اسی طرح وہ شخص جس سے کوئی چیز موجبات کفر میں سے صادر ہو جائے۔

(کفر واسلام کی حقیقت' ص ۱۰)

سوال: دیوبندی اکابر کی عبارات متنازعہ کے سیاق وسباق کو تو دیکھا نہیں جاتا۔ معمولی عبارت لے کر فتویٰ کفر دے دیا جاتا ہے؟

جواب: دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری رقمطراز ہیں کہ ایک شخص کسی کے خاندان کی بڑی تعریف کرے کہ آپ کا خاندان بہت ہی شریف ہے اور آپ کے والد صاحب بزرگ آدمی ہیں اور آپ کے دادا صاحب تو قابل زیارت ہیں آخر میں یہ کہہ دے کہ میں نے بعض لوگوں سے سنا ہے کہ آپ حرامزادے ہیں تو کیا اس آخری فقرہ سے اس شخص کا دل نہیں جل جائے گا۔

(حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب' ص ۵۴)

مودودی صاحب کے حلقہ بگوشان اعتراض کرتے ہیں کہ مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق وسباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں اور فقط اس فقرہ کے باعث مودودی صاحب پر طعن وتشنیع شروع کر دیتے ہیں۔ برادران اسلام سیاق وسباق سے مودودیوں کی یہ مراد ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیئے۔ ایک عمدہ مثال اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے اور اس دیگچے کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک دھاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی سے باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا میں اس دودھ میں سے ہرگز نہیں پیوں گا کیونکہ یہ سب حرام ہو گیا ہے۔ آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا ہے۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے۔ جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے اس

کے بعد مودودی صاحب ہزار تعریف کریں مگر جب تک مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔

(حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب، ص ۵-۷۴)

بعینہ یہی حال ان دیوبندی اکابر کی کفریہ عبارات کا ہے۔

سوال: دیوبندی نماز روزے کے بڑے پابند اور اسلام کے سچے عاشق وسپاہی ہیں، نمازی کو کافر کہنا تو ظلم ہے؟

جواب: دعویٰ اسلام وصلوٰۃ (نماز) وصیام (روزہ) واستقبال بیت الحرام ترتیب احکام اسلام کے لئے کافی نہیں جب تک کہ ان موجبات سے تائب نہ ہو جائے۔ (کفر واسلام کی حقیقت، ص ۳۵)

(مقاصد کے حوالہ سے) اگر کوئی ایسا ہو کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت کے اقرار کے ساتھ اور شعائر اسلام کے اظہار کے باوجود ایسے عقائد پوشیدہ رکھتا ہو جو بالاتفاق کفر ہیں تو اس کو زندیق کے نام سے خاص کیا جاتا ہے۔

(ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۵-۴۴)

موجبات کفر کے ہوتے ہوئے دعویٰ اسلام وصلوٰۃ وصیام اور استقبال بیت الحرام ترتب احکام اسلام کے لئے کافی نہیں۔ (بوادر النوادر، ص ۷۴۰)

سوال: اگر ننانوے وجوہ کفر کی ہوں تو ایک وجہ اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہئے پھر ان دیوبندیوں کی تکفیر اس کلیہ سے غلط ہوئی۔

جواب: اس کا مطلب لوگ غلط سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ایمان کے لئے صرف ایمان کی ایک بات کا ہونا بھی کافی ہے بقیہ ننانوے باتیں کفر کی ہوں تب بھی وہ مزیل ایمان نہ ہوں گی حالانکہ یہ غلط ہے۔ اگر کسی میں ایک بات بھی کفر کی ہوگی وہ بالاجماع کافر ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱۰، ص ۴۱، امداد الفتاویٰ ج ۵، ص ۳۸۶)

سوال: دیوبندی خدا اور رسول کو تو مانتے ہیں پھر ان کی ایک آدھ عبادت کی خرابی سے ان کی تکفیر کرنا بعید از عقل ہے۔

جواب: ومخالف هذا الاجماع يكفر كما يكفر مخالف النص البين
(الکفار الملحدین، ص ۷۵)

ایمان بہت سی مجموعی چیزوں کی تصدیق وتسلیم کا نام ہے...... ان میں سے کسی ایک چیز کی تکذیب وانکار بھی کفر ہے خواہ باقی سب چیزوں کو صدق دل سے قبول کرتا ہو۔ (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۲۷)

فقہاء کے اس کلام (زیادہ وجوہ کفر کے ایک اسلام کی والا کلیہ جو اوپر مذکور ہوا) کے یہ معنی نہیں جو بعض جہلا نے سمجھے ہیں کہ کسی شخص کے عقائد واقوال میں ایک عقیدہ وقول بھی ایمان کا ہو تو اس کو مومن سمجھو کیونکہ یہ معنی ہوں تو پھر دنیا میں کوئی کافر حتیٰ کہ شیطان ابلیس بھی کافر نہیں رہتا کیونکہ ہر کافر کا کوئی نہ کوئی عقیدہ اور قول ضرور ہی ایمان کے موافق ہوتا ہے۔ (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۴۳)

سوال: اگر دیوبندی اکابر سے کوئی کفریہ جملہ سرزد ہو گیا تو اس سے تکفیر کرنا درست نہیں ہے۔

جواب: کفر کے لئے ایک بات بھی کافی ہے کیا کفر کی ایک بات کرنے سے کافر نہ ہوگا۔ (افاضات الیومیہ ج ۸، ص ۳۵)

سوال: دیوبندی علماء پوری دنیا میں خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ کتب تفسیر وشروح حدیث اور رد عقائد باطلہ وغیرہ پر بے شمار کتب انہوں نے تحریر کی ہیں ان کی وجہ سے غیر مسلم قبول اسلام کر رہے ہیں ایسے مجاہدین کی تکفیر کس طرح درست ہے؟

جواب: جو نماز روزہ بھی ادا کرتا ہو اور تبلیغ اسلام میں ہندوستان میں ہی نہیں تمام یورپ کی خاک بھی چھانتا ہو بلکہ فرض کرو کہ اس کی سعی سے تمام یورپ کو اللہ

تعالیٰ حقیقی ایمان واسلام بھی عنایت فرمادے مگر اس دعویٰ اسلام وایمان اور سعی بلیغ اور کوشش وسیع کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو اور ضروریات دین کا انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے۔

(اشد العذاب، ص ۵)

سوال: دیوبندی علماء اپنی عبارات کی تاویل تو کرتے ہیں پھر ان کی تکفیر کیوں؟

جواب: جو کسی ضروری دین کا انکار کرے چاہے تاویل کرے یا نہ کرے بہرصورت کافر ہے، مرتد ہے پھر جو اسے کافر و مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

(اشد العذاب، ص ۱۶)

ضروریات دین میں تاویل دافع کفر نہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۹، ص ۱۶۰)

اگر مرید کو شیخ سے سچی محبت ہو تو کبھی اس کے سامنے اپنی غلطی کی تاویل نہیں کر سکتا۔ (افاضات الیومیہ ج ۳، ص ۲۰۰)

(فتاویٰ ابن تیمیہ کے حوالہ سے) یہ لوگ متاولین (تاویل کرنے والے) ہیں تو ان کی تاویل قابل قبول نہیں بلکہ خوارج اور مانعین زکوٰۃ کی تاویل تو اس سے زیادہ اقرب اور قابل قبول تھی۔ (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۵۱)

اگر تاویل مطلقاً دفع کفر کے لئے کافی سمجھی جائے تو شیطان بھی کافر نہیں رہتا کیونکہ وہ بھی اپنے فعل کی تاویل پیش کر رہا ہے۔ خلقتنی من نار وخلقته من طين۔ اس طرح بت پرست مشرکین بھی کافر نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کی تاویل تو خود قرآن میں مذکور ہے۔ ما نعبدهم الاليقربونا الى الله زلفٰى۔

(ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۵۵)

سوال: مولوی تو لوگوں کو کافر بناتے رہتے ہیں؟

جواب: اعتراض لکھا ہے کہ اتنے لوگوں کو کافر بنایا جاتا ہے۔ میں نے لکھا

ہے بنایا نہیں جاتا، بتلایا جاتا ہے۔ ایک نقطہ کا فرق ہے یعنی کافر وہ خود بنتے ہیں صرف بتلایا جاتا ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۹، ص ۲۹)

کہتے ہیں یہ علماء لوگوں کو کافر بناتے ہیں میں ان کے جواب میں کہتا ہوں کافر بناتے نہیں کافر بتاتے ہیں یعنی جو شخص اپنے باطل عقیدے کے سبب کافر ہو چکا ہے مگر اس کا کفر مخفی ہے مسلمانوں کو تنبیہ کرنے کے لئے بتاتے ہیں کہ یہ اپنے عمل سے کافر ہو چکا ہے۔

(مجالس حکیم الامت، ص ۱۳۰، اشرف اللطائف، ص ۳۵، قبر کی زندگی، ص ۵۴۱)

آج کل علماء پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ علماء لوگوں کو کافر بناتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ایک نقطہ تم نے کم کر دیا ہے۔ اگر ایک نقطہ اور بڑھا دو تو کلام صحیح ہو جائے۔ وہ یہ کہ وہ کافر بتاتے ہیں (بالتا) بناتے نہیں بالنون بنانے کے معنی کی تحقیق کر لو۔ وہ اس طرح آسان ہے کہ یہ دیکھو کہ مسلمان بنانا کس کو کہتے ہیں اس کو تو کہتے ہیں کہ یہ ترغیب دی جائے کہ تو مسلمان ہو جا تو اس قیاس پر کافر بنانے کے معنی کفر کی تعلیم و ترغیب ہوں گے۔ تو کیا تم نے کسی مسلمان کو دیکھا کہ علماء اس کو یہ کہہ رہے ہوں کہ تو کافر ہو جا البتہ جو شخص خود کفر کرے اس کو علماء کافر بتا دیتے ہیں یعنی یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کافر ہو گیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۳۰)

سوال: دیوبندی مسلمان ہوں یا کافر مگر ہمیں ان کی تکفیر کا کیا فائدہ؟

جواب: ایسا سمجھنے والا شخص بھی کافر ہے جو کفر کو کفر نہ کہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۹، ص ۲۹)

کفر کو کفر نہ سمجھنا یہ بھی کفر ہے۔ (ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص ۲۱۵)

فلاں صاحب کے ایک مقرب خاص نے وعظ ہی میں بیان کیا بڑے فخر کے ساتھ کہ ندوہ پر ہم نے کفر کا فتویٰ دیا۔ دیوبندیوں پر ہم نے کفر کا فتویٰ دیا، خلافت والوں پر ہم نے کفر کا فتویٰ دیا۔ حضرت والا نے سن کر فرمایا...... اگر ڈرانے

دھمکانے شرعی انتظام کے لئے کسی وقت کافر کہہ دیا جائے اس کا مضائقہ نہیں۔ اس میں انتظامی شان کا ظہور ہوگا۔ (افاضات الیومیہ ج۱، ص۱۰۴، قصص الاکابر، ص۳۰۵)

کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔ (اشد العذاب، ص۹)

سوال: ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے دیوبندیوں کی تکفیر کریں، ان کی تکفیر کون سا فرض واجب ہے؟

جواب: اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر اور مرتد کہنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا فلاں وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔
(اشد العذاب، ص۴-۱۳)

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد قاسم (نانوتوی) صاحب دہلی تشریف رکھتے تھے اور ان کے ساتھ مولانا احمد حسن صاحب امروہوی اور امیر شاہ خان صاحب بھی تھے۔ شب کو جب سونے کے لئے لیٹے تو ان دونوں نے اپنی چارپائی الگ کو بچھا لی اور باتیں کرنے لگے۔ امیر شاہ خان صاحب نے مولوی صاحب سے کہا صبح کی نماز ایک برج والی مسجد میں چل کر پڑھیں گے، سنا ہے کہ وہاں امام قرآن شریف بہت اچھا پڑھاتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا ارے پٹھان جاہل (آپس میں بے تکلفی بہت تھی) ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ تو ہمارے مولانا (قاسم نانوتوی) کی تکفیر کرتا ہے۔ مولانا (نانوتوی) نے سن لیا اور زور سے فرمایا احمد حسن میں تو سمجھا تھا کہ تو لکھ پڑھ گیا ہے مگر جاہل ہی رہا پھر دوسروں کو جاہل کہتا ہے۔

ارے کیا قاسم (نانوتوی) کی تکفیر سے وہ قابل امامت نہیں رہا۔ میں تو اس سے اس کی دینداری کا معتقد ہوگیا۔ اس نے میری کوئی ایسی ہی بات سنی ہوگی جس کی وجہ سے میری تکفیر واجب تھی۔ گو روایت غلط پہنچی ہو۔ (افاضات الیومیہ ج۴، ص۳۹۴)

سوال: دیوبندی اکابر کا اپنی متنازعہ عبارت سے کوئی تو منشا ہوگا؟

جواب: بے منشا سمجھے تو کوئی غلطی ہو ہی نہیں سکتی۔ کوئی منشا ہی سمجھ کر غلطی ہوتی ہے۔ شیطان بھی تو کچھ سمجھا ہی تھا...... معلوم ہوا کہ محض منشا کا ہونا برأت کے لئے کافی نہیں۔ (افاضات الیومیہ ج۲، ص۲۵۷)

سوال: دیوبندی اکابر کی ان عبارات متنازعہ سے جو مفہوم نکلتا ہے اس مفہوم کی تو یہ دیوبندی اکابر شد و مد سے تردید کرتے رہے۔ مثلاً نانوتوی صاحب پر ختم نبوت زمانی کے انکار کا الزام ہے حالانکہ وہ اپنی دوسری کتب مناظرہ عجیبہ قبلہ نما وغیرہ میں اس کے ختم نبوت کے اقراری ہیں اس طرح دیگر دیوبندی اکابر کی تحریریں بالخصوص المہند وغیرہ دیکھنی چاہئیں۔

جواب: کسی شخص یا فرقہ کے متعلق یقینی طور سے یہ ثابت ہو جائے کہ وہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے اگرچہ انکار میں تاویل بھی کرتا ہو اور صاف انکار کرنے سے تبری بھی کرتا ہو مثلاً قرآن مجید کے محرف و ناقابل اعتبار ہونے پر اگر کسی شخص کی ایسی صاف عبارت ہے کہ اس سے یقینی طور پر یہی مفہوم نکلتا ہے پھر باوجود اس کے کہ وہ اپنی عبارت کو غلط مان کر اس سے رجوع ظاہر نہیں کرتا مگر عقیدہ تحریف قرآن سے تبری کرتا ہے تو اس تبری کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ وہ بالاتفاق و باجماع کافر مرتد ہے۔ اس کے ساتھ کسی قسم کا اسلامی معاملہ رکھنا جائز نہیں نہ اس سے کسی مسلمان کا نکاح جائز۔ (کفر و اسلام کی حقیقت، ص۲۹)

(رہا المہند کا معاملہ تو خود بعض دیوبندی علماء کا نظریہ یہ ہے) (عطاء اللہ بندیالوی (دیوبندی) نے اپنے رسالہ میں یہ باور کرانے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ

علمائے دیوبند کی متفقہ دستاویز المہند علی المفند قابل اعتبار کتاب نہیں۔ بندیالوی صاحب سمیت تمام منکرین حیات (دیوبندی علماء) المہند علی المفند کو علمائے دیوبند کی ایک ایسی ہنگامی کاوش قرار دیتے ہیں جو وقت ٹپاؤ پالیسی کے تحت مجبوراً منظرعام پر لائی گئی گویا علماء دیوبند بحالت مجبوری منافقت اختیار کرتے ہوئے حقیقت کے بالکل خلاف مصنوعی عقائد ونظریات بھی اختیار کر لیتے تھے۔ (علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی، ص ۳۹)

سوال: ہوسکتا ہے ان دیوبندی اکابر نے توبہ کر لی ہو؟

جواب: جس درجہ کی غلطی ہے اس درجہ کی معذرت ہوتب اس کا تدارک ہو سکتا ہے وہ یہ کہ تحریری غلطی ہے تحریری معذرت ہو۔ (افاضات الیومیہ ج۴، ص ۶۷)

چونکہ اس تحریر کا اعلان ہو چکا ہے لہٰذا معذرت کا بھی اعلان ہونا چاہئے۔

(افاضات الیومیہ ج۴، ص ۶۷)

سوال: دیوبندی علماء باتیں تو دین اسلام کی ہی کرتے ہیں پھر آپ ان کی مجالست سے منع کیوں کرتے ہیں؟

جواب: بددین آدمی اگر دین کی بھی باتیں کرتا ہے تو ان میں ظلمت ملی ہوتی ہے۔ اس کی تحریر کے نقوش میں ایک گونہ ظلمت لپٹی ہوتی ہے اور دیندار دنیا کی باتیں بھی کرے تو ان میں بھی نور ہوتا ہے۔ (ملفوظات کمالات اشرفیہ، ص ۱۲۸)

سوال: اگر دیوبندی گستاخ رسول ہیں تو آپ صرف گھر بیٹھے زبانی فتویٰ بازی کرتے ہیں عملی اقدام کیوں نہیں کرتے؟

جواب: آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے اور آپ کی توہین کرنے کو کتب مذہب میں اشد ترین جرائم میں سے شمار کیا گیا ہے اور ایسے گھناؤنے جرم کے ارتکاب پر حکومت مرتکب کو قتل یا پھانسی تک سزا دے سکتی ہے لیکن یہ حکومت کا کام ہے۔ عوام اس کے مجاز نہیں لہٰذا ایسے وقت میں مسلمانوں کا

ردعمل یہ ہونا چاہئے کہ حکومت کے متعلقہ عملہ میں مجرم کے خلاف شکایت کر دیں۔

(خیر الفتاویٰ ج۱، ص ۳۲۰)

علماء کا کام زبان سے روکنے کا ہے اور حکام کا کام ہاتھ سے روکنے کا۔

(افاضات الیومیہ ج۲، ص ۲۰۷-۸)

سوال: اس طرح تو اسلامی برادری کو نقصان پہنچتا ہے؟

جواب: جولوگ ایسی تاویلات باطلہ کر کے امت کے اجماعی عقائد اور قرآن وحدیث کی واضح تصریحات کی تکذیب کرنے والوں کو امت اسلامیہ سے علیحدہ کرنے کو اس لئے برا سمجھتے ہیں کہ اس سے اسلامی برادری کو نقصان پہنچتا ہے ان کی تعداد کم ہوتی ہے یا ان میں تفرقہ پڑتا ہے تو انہیں غور کرنا چاہئے کہ اگر تفرقہ اور اختلاف سے بچنے کے یہی معنی ہیں کہ کوئی کچھ کیا کرے اور کہا کرے مگر اس کو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا جائے تو پھر ان مٹھی بھر ملاحدہ وزنادقہ سے ملت کو کیا سہارا لگتا ہے۔ ایسی پوچ تاویلات کے ذریعہ تو سارے جہاں کے کافروں کو ملت اسلامیہ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسی ہی رواداری کرنا ہے تو پیٹ بھر کے کی جائے تا کہ دنیا کی ساری قومیں اور سلطنتیں اپنی ہو جائیں اور یہ کفر وایمان کی جنگ ہی ختم ہو جائے لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس روشن خیالی اور رواداری کے ساتھ قرآن سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں، ص ۹۰-۱)

دیوبندی اکابر کی تضاد بیانی کے ثبوت

دیوبندی بظاہر تو بڑے پاکباز اپنے کو ظاہر کرتے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ان کے عقائد ونظریات کو ہم نے ان کی کتب معتبرہ سے بیان کر دیا ہے۔ یہاں ہم ایک اہم چیز کی نقاب کشائی کرنا چاہتے ہیں اور وہ ہے دیوبندی اکابر کی دوغلی پالیسی۔ یہ لوگ جس طرح کا ماحول دیکھتے ہیں اسی قسم کے فتاویٰ جاری کر کے اندرونی طور پر اپنے مذموم نظریات کی تکمیل کریں گے۔ عامۃ الناس کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کریں گے۔ ابن الوقتی میں ان کی نظیر بمشکل ہی ملے گی۔ اب ہم اپنے دعویٰ کو خود ان کی کتب سے ثابت کرتے ہیں۔

۱۔علم غیب کے متعلق تھانوی عقیدہ:

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان' ص ۸ طبع دیوبند)

تھانوی کے عقیدے پر فتویٰ کفر:

جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید وبکر وبہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے

وہ قطعاً کافر ہے۔ (المہند' ۶۴ اس مفہوم کا تھانوی نے بھی لکھا' بسط البنان' ص ۱۹)

المہند کتاب تھانوی سمیت متعدد دیوبندی اکابر کی مصدقہ کتاب ہے۔

۲۔ نبی بڑے بھائی اسماعیل دہلوی کا عقیدہ:

انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے...... اولیاء وانبیاء' امام اور امام زادے' پیر اور شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑھائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے...... ہم ان کے چھوٹے ہیں۔ (تقویۃ الایمان' ص ۵۶)

دہلوی عقیدہ پر فتویٰ کفر:

ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ (المہند' ص ۵۴ طبع لاہور)

۳۔ شیطان کا علم زیادہ حضور اقدس ﷺ کے علم مبارک سے (نعوذ باللہ)

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ (براہین قاطعہ' ص ۵۵)

ایک خاص علم کی وسعت آپ کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔

(شہاب ثاقب' ص ۹۱)

جو حضور اقدس ﷺ سے کسی کو اعلم کہے وہ کافر ہے:

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم ﷺ سے اعلم ہے وہ

کافر ہے۔ (المہند، ص ۵۷)

جو شخص ابلیس لعین کو رسول مقبول علیہ السلام سے اعلم اور اوسع علماء کہے وہ کافر ہے۔ (شہاب ثاقب، ص ۸۸)

۴۔ عصمت انبیاء سے انکار:

پھر دروغ صریح کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضرور نہیں۔ (تصفیۃ العقائد، ص ۲۹)

بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیۃ العقائد، ص ۳۰-۳۱)

فتویٰ کفر از مفتیان دار العلوم دیو بند:

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریر کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔ واللہ اعلم احمد سعید نائب مفتی دار العلوم دیو بند الجواب صحیح ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک تجدید ایمان وتجدید نکاح نہ کرے۔ اس سے قطع تعلق کریں۔ مسعود احمد عفی اللہ عنہ۔

(مہر دار الافتاء دیو بند الہند فتویٰ ۱۴۱/ ۷۸۶۱)

ماخوذ اشتہار مولوی محمد عیسیٰ ناظم مکتبہ جماعت اسلامی لودھراں ضلع ملتان۔

۵۔ مسئلہ حاضر ناظر رسول کریم ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ (تحذیر الناس، ص ۱۴، آب حیات، ص ۶۹)

نبی کا وجود مسعود خود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے۔ (تفسیر عثمانی، ص ۵۴۲)

امداد السلوک میں تو شیخ کو مرید سے قریب تر مانا۔ (امداد السلوک فارسی، ص ۱۰، اردو، ص ۵۵، شہاب ثاقب، ص ۶۱)

نبی پاک ﷺ کو حاضر ناظر ماننے والا کافر ہے:

نبی کو جو حاضر ناظر کہے بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن، ص ۷۳)

۶۔ انبیاء واولیاء کو علم غیب حاصل ہونا:

لوگ کہتے ہیں علم غیب انبیاء واولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت ﷺ کو حدیبیہ وحضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معاملات سے خبر نہ تھی۔ اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔ (شمائم امدادیہ، ص ۶۱، امداد المشتاق، ص ۷۶)

علم غیب جو بلا واسطہ ہو وہ تو خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور جو بالواسطہ ہو وہ مخلوق کے لئے ہوسکتا ہے۔ (بسط البنان مع حفظ الایمان، ص ۱۹)

انبیاء واولیاء کے علم غیب کا قائل کافر ہے:

جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے...... وہ بے شک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت، مودت سب حرام ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۷۹)

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے...... قطعاً مشرک وکافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۰۱)

اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۰۷)

دیگر کتب دیو بند میں بھی اس عقیدہ کو کفر وشرک قرار دیا گیا مثلاً

(تقویۃ الایمان، ص ۲۱، تحفۃ لاثانی، ص ۳۷، فتح حقانی، ص ۲۵)

۷۔حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت زمانی سے انکار (نعوذ باللہ)

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، ص ۳۴)

اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحذیر الناس، ص ۱۸)

تو شایان شان محمدی خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی۔

(تحذیر الناس، ص ۱۱)

ختم نبوت زمانی کا منکر کافر ہے:

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا منکر ہو اور یہ کہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانہ کے بعد نہیں بلکہ آپ کے بعد اور کوئی نبی آ سکتا ہے تو وہ کافر ہے۔ (شہاب ثاقب، ص ۴۷)

۸۔ نبی پاک ﷺ اور اولیاء سے مدد مانگنا:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(شہاب ثاقب، ص ۴۸، قصائد قاسمی از قاسم نانوتوی، ص ۶)

دستگیری کیجئے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی

(نشر الطیب، ص ۱۹۴)

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

(شمائم امدادیہ، ص ۸۴، امداد المشتاق، ص ۱۱۶)

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آن عجب وقت پڑا ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

(مسدس حالی، ص ۱۰۹، ۱۱۱، طبع لاہور)

انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنے والا مشرک ہے (نعوذ باللہ)

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد

(تذکیر الاخوان مع تقویۃ الایمان، ص ۲۷۹)

اکثر لوگ پیروں کو پیغمبروں کو اماموں کو اور شہیدوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں ان سے مرادیں مانگتے ہیں وہ شرک میں گرفتار ہیں۔

(تقویۃ الایمان، ص ۱۵)

۹۔حضور اقدس ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ مشکل کشا رضی اللہ عنہ ہیں:

یا رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

(کلیات امدادیہ، ص ۹۰، از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(کلیات امدادیہ، ص ۱۰۳، تعلیم الدین، ص ۱۴۲، سلاسل طیبہ، ص ۱۴، اصلاحی نصاب، ص ۵۷۴، شجرہ تھانوی، ص ۶)

انبیاء و اولیاء کو مشکل کشا ماننے والے پکے کافر و مشرک:

جو شخص کسی نبی یا ولی فرشتہ اور جن یا کسی پیر فقیر کو کارساز اور غیب والا جانتا ہے ان کو مصیبتوں میں پکارتا ہے حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتا ہے...... وہ کافر و مشرک ہے...... ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی

ایسا ہی کافر ہے..... ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں اور ان کا کوئی نکاح نہیں۔ (جواہر القرآن، ص ۷۶، تا ۷۸)

۱۰- یارسول اللہ ﷺ پکارنا:

ذرا چہرے سے پردہ کو اٹھاؤ یارسول اللہ ﷺ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ ﷺ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ ﷺ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بے کساں ہو تم؟
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسول اللہ ﷺ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
میری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ ﷺ

(کلیات امدادیہ ص ۲۰۵)

میں ہوں بس اور آپ کا در یارسول ﷺ
ابر غم گھیرے نہ مجھ کو اب کبھی

(نشر الطیب، ص ۱۹۴ از اشرف تھانوی)

یارسول اللہ کہنا کفر ہے (نعوذ باللہ)

جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۷۶)

۱۱- عبدالنبی عبدالرسول کہلوانا جائز ہے:

چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں جیسا

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم مرجع ضمیر متکلم" آنحضرت ﷺ ہیں۔ (امداد المشتاق، ص ۹۳، شمائم امدادیہ، ص ۷۱)

عبدالنبی اور عبدالرسول نام شرک ہیں:

کفر وشرک کی باتوں کا بیان..... علی بخش حسین بخش عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا (یہ سب شرک ہے)۔ (بہشتی زیور ج ۱، ص ۱-۴۰)

اپنی اولاد کا نام عبدالنبی امام بخش پیر بخش رکھے..... سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۴-۲۳)

دیوبندی اکابر کی رسول دشمنی

قارئین کرام! ایک طرف آپ نے دیوبندی اکابر کا فتویٰ ملاحظہ کرلیا کہ عبدالنبی، عبدالرسول، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا کفر وشرک ہے۔ مگر دوسری طرف ملاحظہ کیجئے کہ ان کے ہاں پنڈت کرپا راج برہمچاری مادھو سنگھ گنگا رام نام رکھنا جائز ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

(عطاء اللہ) شاہ جی (بخاری)..... پنڈت کرپا رام برہم چاری کے نام سے اپنے احباب کو دنیا جے پور جیل سے کثر خط لکھتے رہے۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری ص ۸۶)

دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری کہتے ہیں، کہ

سنو میں کہتا ہوں اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ گنگا رام رکھواؤ نماز پنجگانہ ادا کرو، زکوٰۃ پائی پائی گن گن کر ادا کرو، حج فرض ہے تو کر کے آؤ، اور پورے رمضان کے تیسوں روزے رکھو تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم پکے مسلمان ہو۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۲)

غور کیجئے کہ اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر مبنی نام شرک مگر ہندوؤں سکھوں والے نام جائز یہ رسول دشمنی نہیں تو کیا ہے۔

۱۲- شیخ کے ہاتھ چومنا:

تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور دست بوسی کر کے مسند صدر پر بٹھا دیا۔
(امداد المشتاق، ص ۱۴۴)

کبھی دست بوسی کرتا (امداد المشتاق، ص ۱۴۱)

شاہ جی (عطاء اللہ شاہ بخاری) کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت (احمد علی) کو گھنٹوں ہنساتے رہتے...... اکثر ایسا ہوتا کہ فرط عقیدت سے حضرت کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور کبھی حضرت کی داڑھی مبارک چومنے لگتے۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء)

ہاتھ چومنا موجب لعنت ہے:

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے یا اس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت کے ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے۔ (جواہر القرآن، ص ۶۱)

۱۳- امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (نعوذ باللہ)

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔
(تحذیر الناس، ص ۵)

دیوبندی اکابر کا فتویٰ کفر:

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم ﷺ سے اعلیٰ ہے وہ کافر ہے۔ ہمارے حضرات اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ (المہند، ص ۳۱)

۱۴- رشید احمد گنگوہی قبلہ وکعبہ ہیں:

جدھر آپ کو مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

(کلیات شیخ الہند، ص ۸، مرثیہ، ص ۸)

کسی کو خواہ انبیاء و اولیاء ہوں کو قبلہ وکعبہ لکھنا مکروہ تحریمی ہے:

ایسے کلمات (قبلہ وکعبہ وغیرہ) مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۵۵۲)

۱۵- وہابی خبیث ہیں:

اس طرح نداء کرنا حضور ﷺ کو یعنی بایں اعتقاد کہ آپ کو ہر منادی کی نداء کی خبر ہو جاتی ہے جائز ہے۔ وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے۔ (شہاب ثاقب، ص ۶۹)

کیا یہ حال کسی خبیث وہابی کو نصیب ہوا ہے۔ (شہاب ثاقب، ص ۵۳)

شان نبوت و رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں...... ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات ﷺ سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔
(شہاب ثاقب، ص ۴۷)

وہابی اچھے لوگ ہیں:

اسی زمانہ میں عرب میں بھی وہاں کی مذہبی وسماجی خرابیوں کی بناء پر تجدید واصلاح دین کی تحریک شروع ہوئی جس کے قائد شیخ محمد بن عبدالوہاب (نجدی) تھے۔ (آئینہ صداقت، ص ۶-۴۵)

وہابیہ کی حمایت پر ہم متعدد حوالہ جات ابتداء میں نقل کر چکے ہیں وہاں ملاحظہ کریں۔

ضروری تنبیہ: شہاب ثاقب کے لاہور کے ایڈیشن سے وہابیہ کے ساتھ خبیثہ کے الفاظ دیوبندیوں نے نکال دیئے ہیں۔

دیوبندی اکابر کی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں دوغلی پالیسی

محمد ابن عبدالوہاب نجدی دیوبندی اکابر کی نظر میں

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی

ان (عبدالوہاب نجدی) کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہ ہی مسلمان ہیں اور جو ان کے خلاف ہوں مشرک ہے۔ اس بنا پر انہوں نے اہل سنت وعلماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ (التصدیقات لدفع التلبیسات معروفہ بہ المہند ص ۱۳)

اس کتاب پر شیخ الہند دیوبند مولوی محمود الحسن دیوبندی، حکیم الامت دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی جیسے اکابر دیوبند کے تصدیقی دستخط ہیں۔

مولوی حسین احمد کانگریسی مدنی

(۱) محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم تمام مسلمان دیارِ مشرک و کافر ہیں۔ ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔

(۲) زیارتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وحضوری آستانہ شریف و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت وحرام وغیرہ کہتا ہے۔

(۳) شانِ نبوت وشانِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں ......توسل دعا میں آپ کی ذاتِ پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے۔ نقلِ کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(۴) وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوٰۃ وسلام درود بر خیرالانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ ہمزیہ وغیرہ ......کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں۔

الحاصل وہ (ابن عبدالوہاب نجدی) ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔

(شہاب ثاقب ص ۵۰ تا ص ۵۲۔ از مولوی حسین احمد مدنی)

مولوی انور کاشمیری شیخ الحدیث دیوبند

(۱)''اما محمد بن عبدالوهاب النجدی فانه کان رجلا بلیدًا قلیل العلم فکان یسارع الی الحکم بالکفر'' یعنی محمد ابن عبدالوہاب نجدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا اور اس لئے کفر کا حکم لگانے میں اسے کوئی باک نہ تھا۔

(فیض الباری ج ۱ ص ۱۷۰)

قاری محمد طیب مہتمم مدرسہ دیوبند

...... وہ (ابن عبدالوہاب نجدی) بہت سے مباح اور جائز امور کو حرام کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۱)

دوسرا رُخ

مولوی رشید احمد گنگوہی کی محمد بن عبدالوہاب نجدی سے عقیدت ومحبت اور فتاویٰ کفر وشرک کی تائید وحمایت

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا حنبلی تھا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۵)

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا...... (فتاویٰ رشیدیہ ص ۸)

محمد بن عبدالوہاب...... عامل بالحدیث تھا بدعت وشرک سے روکتا تھا۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۸)

مولوی منظور نعمانی نے نجدی مذکور کی تردید کرنے والے دیوبندی اکابر کا اس کی تردید سے رجوع بیان کیا ہے۔ (شیخ محمد بن عبدالوہاب)

خود دیوبندیوں کا اقرار کہ واقعی ہم نے غلط مسائل لکھ کر اسلام کو تباہ کیا ہے

اشرف علی کی غلط تصنیف

(۱) تالیفات مذکورہ کے بعض مقامات میں مجھ سے اختصار موہم یا زیادت موہمہ یا غفلت سے کچھ لغزشیں بھی ہوئی ہیں جو اس وقت ذہن میں حاضر ہیں۔

(تنبیہات وصیت تھانوی مطبوعہ میرٹھ' ص ۱۳' اشرف السوانح ج ۳ ص ۱۱۴)

(۲) بعض اوقات لکھنے کے بعد خود مجھ کو بعض جوابوں کا غلط ہونا محقق ہوا ہے۔ (تنبیہات وصیت ص ۱۳' اشرف السوانح ج ۳ ص ۱۱۵)

دیوبندیوں نے ہر کام کو بدعت کہہ کر مسلمانوں کو تباہ کیا ہے

کتاب اصلاح الرسوم غلط ہے مولوی خلیل احمد کا اقرار

قصبہ رام پور میں ایک تقریب تھی ختنوں کی' وہاں پر مجھ کو بلایا گیا اور اپنے حضرات (مولوی خلیل احمد سہارنپوری و محمود الحسن دیوبندی) بھی تھے ...... حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سے ایک صاحب نے دریافت کیا۔ اس تقریب کی شرکت یا عدم شرکت کے متعلق کہ اگر یہ بات جائز تھی' تو وہ (اشرف علی) کیوں نہیں شریک ہوا۔ (مراد میں ہوں) اور اگر ناجائز تھی تو آپ کیوں شریک ہوئے۔ اس پر مجھ کو تو مولانا نے خفیہ خط لکھا' کہ اصلاح الرسوم پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ اور مجمع میں یہ جواب دیا جو میں نقل کر رہا ہوں کہ وہ تقویٰ پر عمل کرتا ہے اور ہم فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ (افاضات الیومیہ تھانوی ج ۴ ص ۲۴۶)

نوٹ :- اوّل تو خلیل احمد کا جھوٹ ملاحظہ ہو کہ خود کتاب اصلاح الرسوم کو غلط سمجھتا ہے اور مجمع میں اور ہی جواب دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ دیوبندیوں نے خود

غلط مسائل پیدا کر کے اور مسلمانوں کے ہر فعل کو بدعت کہہ کر دین اسلام کی مخالفت کی ہے۔

دعوت فکر وانصاف:

دیوبندی آج کل علمائے اہل سنت پر سب وشتم کرتے ہیں کہ یہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ درج بالا عبارات کو بغور دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ دیوبندی تو خود اپنے منہ خود کافر ہیں۔

کافر ہوئے جو آپ تو ہمارا قصور کیا
جو کچھ کیا تو نے کیا بے خطا ہوں میں

پھر ان عبارات بالا نے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ تقیہ بازی شیعہ سے بڑھ کر ان دیوبندیوں میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود بعض دیوبندی علماء نے المہند نامی کتاب کو وقت ٹپاؤ پالیسی قرار دیا ہے۔ یہ ہے ان کا مذہب جیسا ماحول ویسا مذہب۔

بڑے بھولے بھالے بڑے اللہ والے
ریاض آپ کو بس ہمیں جانتے ہیں

خوف طوالت سے ہم انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں وگرنہ بے شمار حوالہ جات محفوظ ہیں۔

اسماعیل دہلوی پر دیوبندی اکابر کا فتویٰ کفر والحاد

دیوبندی مذہب کے امام اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب ایضاح الحق الصریح میں تحریر کیا کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے منزہ اور اس کا دیدار بلا جہت و محاذات ماننا حقیقی بدعت ہے۔ اصل عبارت مع حوالہ دیوبندی اکابر کی توحید کے عنوان میں گزر چکی ہے۔ یہ عبارت اسماعیل دہلوی اور نام کتاب بتائے بغیر دیوبندی اکابر کے سامنے رکھی گئی تو عبارت کے محرر وقائل کو کفر والحاد سے متصف

بتلایا سوال و جواب دونوں پیش خدمت ہیں۔

سوال: کیا ارشاد ہے علماء دین کا اس شخص کے بارے میں جو کہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان سے پاک اور اس کا دیدار بے جہت حق جاننا بدعت ہے' بینوا وتوجروا

الجواب: یہ شخص عقائد اہل سنت سے جاہل اور بے بہرہ اور وہ مقولہ کفر ہے' واللہ تعالیٰ اعلم۔

بندہ رشید احمد گنگوہی

الجواب صحیح

اشرف علی تھانوی عفی عنہ

حق تعالیٰ کو زمان و مکان سے منزہ ماننا عقیدہ اہل ایمان ہے۔ اس کا انکار الحاد و زندقہ ہے۔ اور دیدار حق تعالیٰ آخرت میں بے کیف و بے جہت ہوگا۔ مخالف اس عقیدے کا بددین وملحد ہے۔

کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ

مفتی مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح

بندہ محمود الحسن عفی عنہ مدرس اوّل دیوبند

وہ ہرگز اہل سنت سے نہیں۔

حررہ المسکین عبدالحق

الجواب صحیح

محمود حسن

مدرس دوم مدرسہ شاہی مرادآباد

ایسے عقیدے کو بدعت کہنے والا دین سے ناواقف ہے۔

ابوالوفا ثناء اللہ

بحوالہ لطائف دیوبند ص ۱-۳۰'

تحقیقات ۳-۵۲

نتیجہ تو ظاہر ہے کہ ایضاح الحق کا مصنف اسماعیل دہلوی ان دیوبندی اکابر کے فتویٰ کی رو سے عقائد اہل سنت سے جاہل بددین ملحد ہے ہرگز اہل سنت سے نہیں اس کا مقولہ کفر ہے۔

دیوبندی اکابر پر جب یہ راز فاش ہوگیا کہ ہم نے کس پر بددین وملحد ہونے کے فتوے لگائے ہیں تو دیوبندی قطب العالم رشید احمد گنگوہی کو ان الفاظ کے ساتھ اظہارِ افسوس کرنا پڑتا ہے۔

ایضاح الحق بندہ کو یاد نہیں ہے کہ کیا مضمون اور کس کی تالیف

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۵)

حالانکہ خود ہی اس کی طرف رجوع کا تحریر کیا ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۰)

بانی دیوبند قاسم نانوتوی پر دیوبندی اکابر کا فتویٰ کفر

دیوبندی مذہب کے بانی قاسم نانوتوی کا شعر ہے۔

جو چھو بھی دیوے سگ کوچہ تیرا اس کی نعش
تو پھر تو خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار

(قصائد قاسمی ص ۷' طبع لاہور)

یہی شعر بغیر قاسم نانوتوی کا نام بتائے دیوبندی اکابر کے سامنے رکھا گیا تو کفر کا فتویٰ دیا گیا۔ سوال و جواب دونوں ہدیۂ قارئین ہیں۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک میلاد خواں نے محفل مولود میں مندرجہ ذیل شعر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں پڑھا۔

(اس کے بعد مذکورہ بالا شعر لکھا)

الجواب: یہ شعر پڑھنا حرام وکفر ہے۔ اگر یہ سمجھ کر پڑھے کہ اس کا اعتقاد اور پڑھنا کفر ہے۔ تب بھی تو اس کا ایمان باقی نہ رہا اور اگر یہ علم نہ ہو کہ اس کا پڑھنا اور اعتقاد کفر ہے تو یہ شخص فاسق اور سخت گناہ گار ہے۔ اس کو تامقدور اس حرکت سے روکنا شرعاً لازم ہے۔ (احمد حسن ۱۵ شوال ۱۳۶۹ھ سنبھل)

اس شعر کا مفہوم کفر ہے لکھنے والا اور عقیدہ سے پڑھنے والا خارج از ایمان ہے۔ ایسے صریح الفاظ میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

ظہورالدین سنبھل

کسی بیہودہ اور جاہل آدمی کا شعر ہے۔ بے وقوف اور بے ہودہ لوگ ہی ایسے مضمون سے محفوظ ہوتے ہیں اگر یہ اس کا عقیدہ ہے تو کفر ہے دیندار آدمی کو اس کے سننے سے بھی احتیاط چاہیے۔

سعید احمد سنبھل

اس شعر کا نعت میں لکھنا اور پڑھنا دونوں کفر ہیں۔

وارث علی عفی عنہ سنبھل

تینوں حضرات دام ظلہم العالی کے جوابات کی میں بالکل موافقت کرتا ہوں۔

محمد ابراہیم عفی عنہ
مدرسۃ الشرع سنبھل

شعر مذکور اگر چہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں شاعر نے کہا ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ شاعر شرعی اصول سے واقف نہیں ہے۔ شعر میں حد درجہ کا غلو ہے۔ جو اسلامی اصول کے کسی طرح مناسب نہیں ہے......

ایسے اشعار سے آپ کی تعظیم نہیں ہوتی ہے بلکہ توہین کا پہلو نمایاں ہو جاتا ہے۔ الخ

کتبہ سیّد مہدی حسن

صدر مفتی دارالعلوم دیوبند ۷-۲-۱۳ جمعہ

بحوالہ لطائف دیوبند ۲۴ تا ۲۲ وتحقیقات ص ۵۳ تا ۵۵

نتیجہ ظاہر ہے کہ ان دیوبندی مفتیوں و اکابر کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی کافر ہے ایمان فاسق سخت گناہ گار جاہل بیہودہ شرعی اصول سے ناواقف اور توہین رسالت کے مرتکب ہیں۔

۲- بانی دیوبند قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تصفیۃ العقائد میں انبیائے کرام علیہم السلام کی عصمت سے انکار کیا ہے۔ اصل عبارت مع گزشتہ اوراق دیوبندی اکابر کی توہین رسالت کے عنوان میں گزر چکی ہے۔ یہ عبارت بغیر مصنف نانوتوی کا نام بتائے دیوبندی اکابر کے سامنے رکھی گئی تو کفر کا فتویٰ دیا گیا۔

الجواب: انبیاء علیہ السلام معاص سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت والجماعۃ کا عقیدہ نہیں اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔

فقط واللہ اعلم سیّد احمد علی سعید
نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے ایسے عقیدے والا کافر ہے' جب تک وہ تجدید ایمان وتجدید نکاح نہ کرے' اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفا اللہ عنہ
مہر دارالافتاء فی دیوبند الہند

سہ روزہ دعوت دہلی ۱۷ جنوری ۱۹۵۷ء بحوالہ ماہنامہ تجلی دیوبند ماہ اپریل ۱۹۵۶ ص ۱۰'

دیوبندی مولوی عامر عثمانی کو بھی اظہارِ افسوس ان الفاظ میں کرنا پڑا کہ اس

نفرت وعداوت کا ڈھنڈورا بھی اس فتوے نے پیٹ دیا جس میں قاسم العلوم وقت حضرت العلامہ محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو خود مفتیان دارالعلوم دیوبند نے نہ صرف اہل سنت والجماعت سے خارج کر دیا بلکہ نعوذ باللہ من ذٰلک کافر ٹھہرا دیا۔ (ماہنامہ تجلی دیوبند ماہ اپریل ۱۹۵۶ء ص ۹)

قاری طیب دیوبندی پر مفتی دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ کفر

قاری طیب دیوبندی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن احمد صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کسی نے قاری طیب کا ذکر کئے بغیر مذکورہ عبارات مفتی دارالعلوم دیوبند کے پاس استفتاء کی شکل میں پیش کیں تو مفتی دیوبند نے ان عبارات کے قائل کو کافر ملحد بدین بتایا۔ سوال و جواب دونوں ہدیۂ قارئین کیے جاتے ہیں حوالہ عبارت کا مع کتاب وصفحہ ہم اپنی طرف سے بریکٹ میں تحریر کر رہے ہیں)

استفتاء کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ اگر کوئی عالم دین فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرًا سویا۔ کی تشریح اور اس سے درج ذیل نتائج اخذ کرتے ہوئے اس طرح لکھے۔

اقتباس نمبر۱: یہ دعویٰ تخیل یا وجدان محض کی حد سے گزر کر ایک شرعی دعویٰ کی حیثیت میں آ جاتا ہے کہ مریم عذراء کے سامنے جس شبیہ مبارکہ اور بشر سویٰ نے نمایاں ہو کر پھونک ماردی۔ وہ شبیہ محمدی تھی۔ اس ثابت شدہ دعویٰ سے بین طریق پر خود بخود کھل جاتا ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا اس شبیہ مبارکہ کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں۔ جب کہ اس کے تصرف سے حاملہ ہوئیں۔

(اسلام اور مغربی تہذیب ج ا ص ۱۷۴ طبع تاج المعارف دیوبند)

اقتباس نمبر۲: پس حضرت مسیح کی ابنیت کے دعوے دار ایک ہم بھی ہیں مگر ابن اللہ مان کر نہیں بلکہ ابن احمد کہہ کر خواہ وہ ابنیت تمثالی ہو۔

(اسلام اور مغربی تہذیب ص ۱۷۵)

اقتباس نمبر۳: حضور تو بنی اسماعیل میں پیدا ہو کر کل انبیاء کے خاتم قرار پائے۔ عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں پیدا ہو کر اسرائیلی انبیاء کے خاتم کئے گئے' جس میں ختم نبوت کے منصب میں ایک گونہ مشابہت پیدا ہوگئی' الولد سرلابیہ

اقتباس نمبر۴: بہرحال اگر خاتمیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو حضور سے کامل مناسبت دی گئی تھی۔ تو اخلاق خاتمیت میں بھی مخصوص مشابہت و مناسبت دی گئی' جس سے صاف واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسوی کو بارگاہِ محمدی سے خلقاً و خلقاً رتبا و مقاماً ایسی ہی مناسبت ہے جیسی کہ ایک چیز کے دو شریکوں میں یا باپ بیٹوں میں ہونی چاہیے۔

براہ کرم مندرجہ بالا اقتباسات کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں دیکھتے ہوئے اس کی صحت اور عدم حجت ظاہر کر کے بتائیں کہ ایسا شرعی دعویٰ کرنے والا اہل سنت والجماعت کے نزدیک کیسا ہے؟

الجواب: جو اقتباسات سوال میں نقل کیے ہیں اس کا قائل قرآن عزیز کی آیات میں تحریفات کر رہا ہے بلکہ در پردہ وہ آیات کی تکذیب اور ان کا انکار کر رہا ہے۔ جملہ مفسرین نے تفاسیر میں تشریح کی کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے۔ جو مریم علیہا السلام کی طرف بھیجے گئے' وہ شبیہ محمدی نہ تھی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے کبھی یہ نہ سمجھا ...... شخص مذکور ملحد و بے دین ہے۔ عیسائیت و قادیانیت کی روح اس کے جسم میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ اور اس ضمن میں عیسائیت کے عقیدے عیسیٰ ابن اللہ کو صحیح ثابت کرنا چاہتا ہے جس کی تردید علی رؤس الاشہاد قرآن عزیز نے کی ہے ...... الحاصل یہ اقتباسات قرآن وحدیث اور جملہ مفسرین اور اجماع اُمت کے خلاف ہیں مسلمانوں کو ہرگز اس طرف کان نہ لگانا چاہیے بلکہ ایسے عقیدے والے کا بائیکاٹ کرنا چاہیے جب تک توبہ نہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم

سیّد مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

(بحوالہ ماہنامہ تجلّی دیوبند مارچ' اپریل ۱۹۶۳ء ص ۸-۷)

مگر جب دیوبندی مفتی کو معلوم ہوا کہ میں نے جن اقتباسات پر فتویٰ کفر و الحاد دیا ہے۔ وہ تو ہمارے مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری طیب کی کتاب کے ہیں تو مفتی مذکور نے اپنے فتویٰ و حکم شرعی سے رجوع کرلیا اور قاری طیب نے لایعنی تاویلات اپنی عبارات کی کیں۔ مفتی دیوبند کا رجوع ملاحظہ کیجئے۔

جمادی الاولیٰ ۸۲-۵ھ کو مولوی انیس الرحمٰن قاسمی ساکن ضلع بھاگپور نے بغیر ذکر نام کتاب کے چند اقتباسات پیش کرتے ہوئے سوال کیا تھا...... اقتباسات اپنی ظاہری صورت و عبارت کے لحاظ سے ظاہر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور مسلک اہل سنت کے خلاف معلوم ہونے پر ۲۰-۸۲-۵ھ کو اس کا جواب لکھا گیا

......

الحاصل جواب سے میں نے رجوع کرلیا ہے۔ وضاحت کے بعد جواب کا وہ حکم اقتباسات پر عائد نہیں ہے۔

سیّد مہدی حسن

الجمعیۃ ۱۱ جنوری ۱۹۶۳ء بحوالہ ماہنامہ تجلّی دیوبند مارچ' اپریل ۱۹۶۳ء ص ۱۱

قارئین کرام! یہ ہے دیوبندی مفتیوں کے فتوؤں کا حال قائل عبارت پر کفر کا فتویٰ دیا جب معلوم ہوا کہ یہ تو ہمارے حکیم الاسلام ہیں تو فوراً رجوع کرلیا۔ ایسا دیوبندی مفتیوں کے حوالہ سے متعدد بار تجربہ ہو چکا ہے کہ عبارت پر فتویٰ کفر و شرک دے دیں گے مگر جب بتا دیا جائے کہ یہ تو فلاں دیوبندی کی عبارت ہے تو پھر تاویلات فاسدہ کا وہ سمندر بہانے کی کوشش کریں گے کہ الامان الحفیظ۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کے مرنے پر مرثیہ لکھا تو اس کے اشعار بغیر نام ذکر کیے۔ دیوبندی مفتیوں کے سامنے پیش کئے گئے۔ تو فتوؤں کی بوچھاڑ ہوگئی۔

وہ فتاویٰ بنام "مرثیہ گنگوہی علمائے دیوبند کی نظر میں" شائع ہو چکے ہیں۔ یہ دیوبند کے مفتیوں کے حال ہے پھر پیسے لے کر فتوے جاری کردیتے ہیں۔ دیوبندی مفتی دارالعلوم دیوبند کے روزنامہ ایکسپریس کراچی ۲۳ ستمبر ۲۰۰۶ء یہی خبر متعدد اخبارات جنگ' نوائے وقت' عوام' قومی اخبار' جسارت وغیرہ میں بھی شائع ہوئی۔

دیوبندی مولوی زکریا پر دیوبندی مفتی خیرالمدارس کا فتویٰ

نام نہاد تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا نے فضائل اعمال کے باب فضائل نماز میں غفلت کی حالت میں نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اللہ کے ذکر کو بکواس قرار دیا۔ نعوذ باللہ من ذٰلک اس پر بغیر نام بتائے خیرالمدارس کے دیوبندی مفتی کا فتویٰ مع سوال حاضر ہے۔

سوال: گزارش ہے کہ ہمارے علاقہ کے مولوی صاحب نے ایک تبلیغی سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس نے ایک بات درج کی ہے جس پر علاقہ میں جھگڑا طول پکڑے ہوئے ہے۔ آپ درج ذیل عبارت پڑھ کر حکم شرع سے آگاہ کریں۔

"صوفیہ نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا...... نماز کا معظم حصہ ذکر ہے قرأت قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ایسی ہی ہیں جیسے بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔ الخ

گزارش ہے کہ آیا اس کلام میں قرآن کریم کی توہین تو لازم نہیں آتی؟ اگر توہین ہے تو ایسا شخص مسلمان رہے گا یا نہیں؟ اس شخص کی امامت اور اس سے میل جول شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ جواب مرحمت فرما کر شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔

السائل محمد صفدر علی صابر پل اصطبل خانیوال

فتویٰ نمبر ۳۳/ ۱۴۸' ۱۴۲۱ھ' ۱۱' ۱۷

الجواب: خط کشیدہ الفاظ موہم توہین ہیں اس کے قائل پر اعلانیہ توبہ ضروری ہے جب تک توبہ نہ کرے' اسے مصلّی پر کھڑا نہ کیا جائے۔ مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بندہ عبداللہ

الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفی عنہ مہر دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

سوال میں محولہ عبارت فضائل اعمال ص ۴۰۷' طبع مکتبہ رحمانیہ ص ۳۶۹ طبع کتب خانہ فیضی لاہور' تبلیغی نصاب ص ۴۳۰' فضائل نماز ص ۹۲ طبع مکتبہ امدادیہ ملتان پر موجود ہے۔

احمد سعید چتروڑ گڑھی دیوبندی کا گستاخ رسول ہونا خود دیوبندی کی زبانی

دیوبندی مولوی عبدالجبار سلفی رقمطراز ہے' کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور اولیائے کرام کے گستاخ خود مماتی ٹولہ ہے...... ایک تقریر میں مماتی مبلغ مولوی احمد سعید صاحب (دیوبندی) نے کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کتاب پڑھ کر نہ سنائی' اور اپنے پاس چھپا رکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ اور اس کے فرشتے اور کل کائنات کی لعنتیں برسیں گی۔ حالانکہ مولوی صاحب نے جس آیت کی تفسیر بیان کی وہ اہل کتاب کے متعلق ہے۔ (تعویذ المسلمین ص ۱۲۰' طبع لاہور)

امین اوکاڑوی اور قاضی مظہر حسین کا گستاخِ رسول ہونا خود دیوبندی کی زبانی

دیوبندی مولوی خضر حیات بھکروی رقمطراز ہے کہ

اوکاڑوی صاحب کی شان رسالت میں لرزہ خیز عبارت ....

(امین) اوکاڑوی کی اشد حماقت کا اندازہ فرمائی کہ کس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کیسے لرزہ خیز الفاظ استعمال کیے ہیں کہ الامان الحفیظ عبارت

مذکورہ پر زیادہ تبصرہ کرنے کی میرے قلب وقلم میں سکت وہمت نہیں ہے۔

(المسلک المنصور ص ۱۷۳)

قاضی مظہر صاحب کا خارق عادت گدھے کی دوبارہ زندگی کو قانون بنا کر حیات انبیاء پر استدلال کرنا ....توہین انبیائے کرام کا شائبہ ہونے کی وجہ سے ایمان شکن جسارت بھی ہوگی۔ الامان الحفیظ (المسلک المنصور ص ۱۷۰)

قاضی (مظہر حسین) نے جو .... مثال دی ہے' اگر یہ شان انبیاء میں بدترین گستاخی و بے ادبی نہیں ہے تو آپ خود گستاخی و بے ادبی کی تعریف فرما دیں۔ (المسلک المنصور ص ۱۶۷)

مولوی خضر حیات نے امین اوکاڑوی اور قاضی مظہر حسین جو دونوں مقتدر دیوبندی قائد ہیں کو گستاخِ رسول قرار دیا ہے۔ اس پر مولوی عبدالجبار سلفی نے بڑا واویلا کیا ہے۔ تعویذ المسلمین میں یہ سب مرقوم ہے۔

بلغۃ الحیران کے متعلق اشرف علی تھانوی کی رائے

میں ایسی کتاب جس میں ایسی خطرناک عبارت ہو بعد حاشیہ تصحیح کے بعد نہ اپنی ملک میں رکھنا چاہتا ہوں اور نہ اپنے تعلق کے مدرسہ میں۔ اگر عید کے قبل محصول رجسٹری کے ٹکٹ بھیج دیئے جائیں تو ان ٹکٹوں سے ورنہ بعد میں اپنے ٹکٹوں سے خدمت میں بھیج دوں گا۔ (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۲۷' ہدایۃ الحیران ص ۱۷۲)

قاسمی دیوبندیوں کا غلام خانی دیوبندیوں پر عجیب وغریب فتویٰ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین (مولوی غلام خاں وغیرہ پنجابی دیوبندیوں کی مایۂ ناز کتاب) تفسیر بلغۃ الحیران کے مندرجہ ذیل مقامات میں آیا ہے۔ یہ جو کچھ اس تفسیر میں لکھا گیا ہے۔ یہ سلف الصالحین اور اہل سنت و جماعت علمائے دین کے نظریات کے موافق ہے یا مخالف؟ الخ

الجواب: یہ تفسیر مسلمانوں کے لیے مضر ہے۔ ایسے عقاید رکھنے والے (سب پنجابی دیوبندی) حضرات اہل سنت میں داخل نہیں' ان (غلام خانی دیوبندیوں) کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ان کو امام مسجد نہ بنایا جائے۔ ایسے عقاید والوں سے...... سلام کلام بند کر دینا چاہیے۔

کتبہ السید مہدی حسن

صدر مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۹۶۶ھ-۵-۷

مندرجہ سوالات نمبرات کا مفہوم بلاشبہ عقاید اہل سنت والجماعت سے متصادم ہے۔ الخ

(مولوی محمد شفیع سابق مفتی مدرسہ دیوبند حال کراچی)

مصنف کا کوئی مذہب نہیں' نہ عقائد اہل سنت و جماعت کے موافق ہیں (یعنی اس کا مصنف مولوی حسین علی صاحب واں بھچراں الافرقہ دیوبندیہ لامذہب ہے۔

مفتی کفایت اللہ دہلوی

ایسا طائفہ (دیوبندیہ) ملت اسلام سے خارج ہے۔ فقط

عبدالجبار بگڑہ عفی عنہ

نوٹ: دیوبندیوں کی فتویٰ بازی کا خلاصہ یہ کہ مودودیوں کے نزدیک سب دیوبندی کفریات کا شکار ہیں اور باقی دیوبندی ان کو مرزائیوں سے بھی زیادہ...... سمجھتے ہیں اور مولوی غلام خان صاحب وغیرہ کو خارج از اسلام کہتے ہیں۔ تو بتایئے کہ خود دیوبندیوں کی فتویٰ بازی سے کس دیوبندی کو مسلمان کہا جاسکتا ہے اور جب دیوبندیوں نے اپنے کو بھی نہیں چھوڑا تو وہ اگر اولیاء اللہ کو مشرک' بدعتی کہیں تو کیا تعجب؟

دیوبندی علماء کی اپنی پیر پرستی

اہل اسلام اپنے شیوخ طریقت کی تعظیم کرتے ہیں۔ ان سے عقیدت رکھتے ہیں تو دیوبندی علماء کی طرف سے کفر وشرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔ (تقویۃ الایمان) فتاویٰ رشیدیہ اور جواہر القرآن وغیرہ کتب اس پر شاہد ہیں۔ ہمارے اولیاء شیوخ طریقت کی تو دیوبندی حد درجہ کی توہین وتنقیص کرتے ہیں۔ بلکہ وہ ان کے ہاں معتوب ومقہور ہوتے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کو بھی بدعتی قرار دے دیا۔ لکھا ہے کہ:

سلطان جی (حضرت نظام الدین اولیاء) قوالی میں سہ بار کھڑے ہوئے' قاضی ضیاء الدین شامی صاحب بھلانا چاہتے تھے مگر خود ہی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے...... بعضوں نے قاضی صاحب سے اس کا راز پوچھا' فرمایا کہ انوار وجلال کو دیکھ کر میں تو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ ان (حضرت نظام الدین اولیا) بدعتی کے سامنے تھوڑا ہی کھڑا ہوا۔ (افاضات الیومیہ ج ۳' ص ۲۸۵)

اہل بدعت اور جملہ غیر اللہ کی عبادت کرنے والوں کی ایسی مثال ہے جیسے شیطان کی۔ (مزید المجید' ص ۲۷' ملفوظات حکیم الامت ج ۱۵' ص ۱۷۶)

تو گویا حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دیوبندیہ کے ہاں کفار سے برے اور شیطان تھے۔ (نعوذ باللہ)

دیگر پیران عظام اور سجادہ نشین حضرات کے بارے دیوبندی نظریات بھی

ملاحظہ کریں۔

بڑا جوتا پہنے ہوگا' بڑا عمامہ سر پر ہوگا اور ایک بہت بڑی تسبیح ہاتھ میں ہوگی جیسا کہ پنجاب کے پیر ہوتے ہیں۔ مزاح کے طور پر فرمایا وہ پیر تو کیا پَیر بھی نہیں ہوتے۔ (افاضات الیومیہ ج۲' ص۱۹۵)

عمامہ باندھے ہو چوغہ پہنے اور تسبیح ہاتھ میں ہو...... تمام بھنگڑا اپنا بزرگی کے سر تھوپا گیا۔ (افاضات الیومیہ ج۸' ص۲۴۸)

آج کل کے سجادہ نشین اور شیخ المشائخ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ (افاضات الیومیہ ج۴' ص۱۱۶)

محض گدی نشین ہونا ان کے یہاں مقصود طریق ہے حالانکہ گدھی نشین ہیں۔
(افاضات الیومیہ ج۱' ص۳۱۳)

گویا دیوبندیہ کے ہاں پنجاب کے پیر' پَیر (قدم) ہیں۔ مشائخ کرام بھنگڑ اور گمراہ اور گمراہ کرنے والے اور گدی نشین نہیں بلکہ گدھی نشین ہیں پھر ان سلاسل طریقت (قادری' نقشبندی' چشتی' سہروردی) کہلانے والے یہودی ہیں۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

ان میں کوئی قادری کوئی سہروردی کوئی نقشبندی کوئی چشتی ہے...... مسلمان رہو اور یہود ونصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت بنو...... روز قیامت کو روسیا اٹھے گا پھر اس پر عذاب ہوگا۔ (تقویۃ الایمان' ص۷۹)

پھر نقشبندیوں کے بارے میں صریحاً لکھا کہ آج کل نقشبندیوں میں کثرت سے بدعات ہوتی ہیں۔ (افاضات الیومیہ' ج۲' ص۱۹۱)

دوسری طرف اپنے علماء اور پیروں کے بارے میں بڑے فراخ دل واقع ہوئے ہیں۔ جتنے عقائد ونظریات انبیاء واولیاء کے بارے میں ان کے ہاں کفر وشرک کے تھے وہ سب ان کے اپنے مولویوں اور شیوخ کے بارے عین ایمان ہیں۔ یہ دیوبند کی اندھیر نگری ہے جن عقائد ونظریات علم غیب اختیارات وغیرہ

در انبیاء واولیاء پر دیوبندی اہل سنت پر کفر وشرک کے فتوؤں کی بوچھاڑ کرتے ہیں وہ تمام امور اپنے علماء کے لئے عین ایمان ان کے ہاں ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتے وگرنہ اس پر ایک ضخیم دفتر تیار کیا جا سکتا ہے۔ زیادہ تفصیل کے شائقین زلزلہ اور آئینہ دیوبند وغیرہ کتب ملاحظہ کریں ہم اختصار کے ساتھ دیوبندیوں کی اپنی پیر پرستی بیان کریں گے۔

دیوبندی شیوخ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں:

مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہتے کہ شیخ کی روح کسی خاص جگہ میں مقید محدود نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید تو گو شیخ کے جسم سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں۔ جب اس مضمون کو پختگی سے جانے رہے گا اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے گا تو ربط قلب پیدا ہو جائے گا اور ہر دم استفادہ ہوتا رہے گا اور مرید کو جب کسی واقعہ کے کھولنے میں شیخ کی حاجت پیش آئے گی تو شیخ کو اپنے قلب میں حاضر مان کر بزبان حال سوال کرے گا اور ضرور شیخ کی روح باذن خداوندی اس کو القاء کر دے گی۔ (امداد السلوک' ص۸-۶۷' مترجم اردو' ص۹ فارسی)

راقم الحروف کے پاس امداد السلوک فارسی بھی موجود ہے۔ خوف طوالت کی وجہ سے مترجم کتاب سے عبارت نقل کی ہے۔

قارئین کرام انبیاء واولیاء کو حاضر ماننے سے تو اہل سنت کافر ومشرک دیوبندی کے ہاں قرار پاتے ہیں نعوذ باللہ مگر اپنے شیوخ کو حاضر وناظر مان کر کے موحد بن جاتے ہیں۔

دیوبندی پیر حاجی صاحب رب المشرقین ورب المغربین ہیں:

ایک شخص نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خط میں القاب کی جگہ یہ لکھا تھا' رب المشرقین ورب المغربین۔ حضرت نے وہ خط حاضرین کو پڑھنے کے لئے دیا...... یہ

فرما کر اس شخص کی معذوری ظاہر کروں کہ بوجہ بے علمی کے ایسا ہوا۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۳۱)

دیوبندی قطب ساری مخلوق کے ربّ ہیں:

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
میرے مولا میرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

(مرثیہ ص ۸ کلیات شیخ الہند ص ۸)

دیوبندی پیر رحمۃ اللعالمین ہیں:

حضرت گنگوہی حضرت (حاجی صاحب) کی نسبت بار بار رحمۃ اللعالمین فرماتے تھے۔ (قصص الاکابر ص ۱۱۱ افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۶۱ اشرف السوانح ج ۳ ص ۱۵۵)

آج نماز جمعہ کے موقع پر خبر جانکاہ سن کر دل حزیں پر بے حد چوٹ لگی کہ حضرت قبلہ (مفتی محمد حسن خلیفہ تھانوی) رحمۃ اللعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔ (تذکرہ حسن ص ۲۰۶ طبع لاہور)

تھانوی کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں:

ان صاحب نے پرچہ پیش کیا اس میں لکھا تھا کہ میں سلام سے محروم رہا اور یہ بھی لکھا تھا کہ میں آپ کو نبیوں اور صحابہ کے برابر سمجھتا ہوں۔

(اشرف المعمولات ص ۵۰ مزید المجید ص ۱۸ ملفوظات حکیم الامت ج ۱۵ ص ۱۲۴)

اس مقام پر دیوبندیوں نے تو اس مرید تھانوی کی تکفیر نہ کی آخر کیوں؟ کیا صرف اس لئے کہ یہ اعتقاد ان کے اپنے مولوی کے بارے تھا۔

دیوبندی اپنے بزرگوں کے بندے:

بندۂ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۱۸۲)

خرابات بت خانہ اور قمار خانہ کو کہتے ہیں۔ (غیاث اللغات ص ۱۰۰)

گویا بندۂ پیر خرابات سب بت پرستوں اور قماروں کے بڑے بزرگ کے بندے یہ دیوبندی ہیں۔ بندۂ رسول کہنے سے شرک دیکھئے بہشتی زیور ص ۴۳۔

عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ ص ۸ کلیات شیخ الہند ص ۸)

گنگوہی کے کالے کالے بندے سرکار یوسف علیہ السلام کے ثانی ہیں نعوذ باللہ۔

دوسری طرف انہی دیوبندیوں کے ہاں عبدالنبی اور عبدالرسول کہلانا شرک ہے۔ بہشتی زیور اور تقویۃ الایمان وغیرہم کتب میں یہی مرقوم ہے۔

دیوبندی مولوی کا مرید ہونے والا جنتی ہو جاتا ہے:

ازاں حکم شد کہ ہر کہ بردست تو بیعت خواہد کرد گو لکھو کہا باشد ہر یک را کفایت خواہم کرد۔ (صراط مستقیم ص ۱۶۵)

دیوبندی مولوی کو مافی الارحام کا علم ہے:

راؤ عبدالرحمٰن خان صاحب بے تکلف فرماتے جا تیرے لڑکا ہوگا یا لڑکی ہو گی۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۲۷۱)

دیوبندی پیر سب مریدین کی بخشش کروا لے گا:

گر پیر مرحوم ہوگا تو مرید کو جنت میں لے جائے گا۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۷)

دیوبندی پیر کے ہاتھ پاؤں چومنا:

تھوڑے دن وہ آیا اور میرا بہت اعزاز و اکرام کرنے لگا۔ کبھی دست بوسی کرتا کبھی پاؤں بوسی۔ (امداد المشتاق ص ۱۴۱)

پیر استاذ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دے تو شرک نہیں تعظیم ہے۔

(بلغۃ الحیران، ص ۷)

دیوبندی مولوی سب پاک ہیں:

حضرت مولانا دیوبندی...... کی حالت اور جذبات کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں۔ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک۔ (افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۶۶)

دیوبندی شیوخ دلی حالات سے باخبر:

ایک مرتبہ کہرانہ میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے۔ پاس بیٹھے تھے دل میں خیال کرنے لگے کہ معلوم نہیں کہ حاجی صاحب کا مرتبہ بڑا ہے یا حافظ ضامن صاحب کا۔ حضرت اس خطرہ پر مطلع ہوئے فرمایا کہ ایسا خیال بہت بری بات ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۱۸۵)

دیوبندی پیر نے غائبانہ طور پر جہاز غرق ہونے سے بچالیا:

ایک بار میرے بھتیجے صبح کو آئے تھے۔ آگبوٹ تباہی میں آ گیا۔ حالت مایوسی میں انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک طرف حضرت حاجی صاحب اور دوسری طرف حضرت جیو (حافظ ضامن صاحب) آگبوٹ کو شانہ دیئے ہوئے تباہی سے نکال رہے ہیں۔ صبح کو معلوم ہوا کہ آگبوٹ دو دن کا راستہ طے کر صحیح وسالم کنارے پر لگ گیا۔ (امداد المشتاق، ص ۱۴۱، شمائم امدادیہ، ص ۱۰۰)

حضرت حاجی صاحب کی طرف منسوب ہے کہ وہ جہاز کا اٹھا لینا...... ظاہر ہے کہ آپ کی کرامات عظیمہ کو نہ ماننا اقرب الی الشرک ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۸۳، امداد المشتاق، ص ۱۴۱)

اس طرح کے واقعہ کو کرامات امدادیہ میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

(کرامات امدادیہ، ص ۱۸)

دیوبندی مولوی عبدالصمد صارم نے بھی اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، ص ۲۵، طبع مکتبہ اشرفیہ لاہور)

اس واقعہ پر انہی کا تبصرہ میں ملاحظہ کر لیجئے۔ فرمایا کہ فاعل حقیقی خداوند کریم ہے۔ کیا عجیب ہے کہ صحیح ہو۔ دوسروں کے لباس میں آ کر خود مشکل آسان کر دیتا ہے اور نام ہمارا تمہارا ہوتا ہے۔

(امداد المشتاق، ص ۱۴۱، شمائم امدادیہ، ص ۱۱۰، حاجی امداد اللہ، ص ۳۵)

پیغمبرانہ صحبت:

کاش ہم حرماں نصیب حضرت قطب الاقطاب (احمد علی لاہوری) کی پیغمبرانہ صحبت سے مستفید ہوتے۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۲۰ اپریل ۱۹۶۲، ص ۹)

دیوبندی مولوی نوری فرشتے ہیں خاکی نہیں:

میں نے انسانیت سے بالا درجہ ان حضرت نانوتوی کا دیکھا۔ وہ ایک مقرب فرشتہ تھا جو انسانوں میں ظاہر کیا گیا۔ (ارواح ثلاثہ ص ۲۵۹)

دیوبندی اکابر تو ان کے ہاں نور ہیں۔ اس پر تفصیلی حوالہ جات فقیر راقم الحروف کی کتاب نورانیت وہ حاکمیت میں ملاحظہ فرمائیں۔

قارئین کرام غور کیجئے اپنے اکابر کے نور ہونے کا اقرار اور رسول کائنات ﷺ کے نور ہونے سے انکار کیا یقینی طور پر ان دیوبندی علماء کی رسول دشمنی پر دال نہیں ہے؟

نبوت کے سراج:

رخ علامہ احمد علی ہر تجلی میں
نبوۃ کے سراج علم کی تنویر دیکھی تھی

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور،

ہر وقت مریدوں کے حالات کی نگرانی:

توجہ مطلوب صرف یہی ہے کہ شیخ طالب کے حالات کی نگرانی اور ان کے حالات کے اقتضاء سے تعلیم کرتا ہے سو ایسی توجہ ہمارے بزرگوں کی دائمی طور پر رہتی ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۸' ص ۴۴)

دیوبندی مولوی کے لئے علم غیب:

دیوبندی مناظر امین اوکاڑوی کی سنیئے کہ:

ایک دن میں رسالہ خدام الدین میں حضرت (احمد علی) لاہوری کی مجلس ذکر کی تقریر پڑھ رہا تھا جس میں آپ کا فرمان تھا جسمانی آنکھیں تو اللہ تعالیٰ نے گدھوں اور کتوں کو بھی دی ہیں۔ آنکھیں تو اصل دل کی ہیں۔ اگر روشن ہو جائیں تو حرام وحلال کا امتیاز ہو جاتا ہے اور اگر وہ قبر کے پاس سے گزرے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ قبر جنت کا باغ یا دوزخ کا گڑھا۔ میں یہ پڑھ ہی رہا تھا کہ ایک ماسٹر صاحب جن کا نام رشید احمد تھا وہ ہال کمرہ میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں پانچ روپے کا نوٹ تھا اور کہتے آ رہے تھے کہ کس نے حرام نوٹ لینا ہے۔ یہ حرام ہے حرام۔ میں نے کہا کہ مجھے دے دو۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم کیا کرو گے۔ میں نے مجلس ذکر کی عبارت سنائی کہ لاہور چلتے ہیں اور پتہ لیتے ہیں کہ خود حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو حلال حرام کی تمیز ہے یا نہیں۔ اس پر چار پانچ ٹیچر اور تیار ہو گئے۔ ہم سب نے ایک ایک روپیہ اپنے پاس سے لے لیا۔ ایک روپے کے سیب اپنے روپے سے اور ایک کے حرام روپے سے۔ اس طرح پانچ پانچ پھل ہم نے خرید لئے اور ایک ایک پھل کی کوئی نشانی ایک ایک نے ذہن میں رکھ لی کہ یہ سب حرام روپے کا ہے' وہ حلال روپے کا ہے۔ یہ کینو حرام روپے کا ہے وہ حلال کا اور ہم لاہور پہنچ گئے۔ ضلع ساہیوال کے احباب کو آواز پڑی ہم حاضر ہوئے اور پھل

حضرت کے سامنے رکھ دیئے۔ ہماری طرف دیکھا فرمایا بھئی یہ کیا لائے ہو۔ میں نے عرض کیا حضرت زیارت کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ یہ کچھ ہدیہ ہے۔ فرمایا ہدیہ لائے ہو یا میرا امتحان لینے آئے ہو اور آپ نے سب پھل الگ الگ کر دیئے کہ یہ حلال ہیں یہ حرام ہیں۔ (تجلیات صفدر ج ۱' ص ۳-۱۲ طبع فیصل آباد)

آپ (احمد علی لاہوری) نے حضرت افغانی مدظلہ کے اس استفسار پر کہ کیا آپ بالاکوٹ حضرت سیّد صاحب اور مولانا شہید کے مزار پر تشریف لے گئے ہیں۔ فرمایا کہ ہاں...... علامہ افغانی نے دریافت فرمایا کہ حضرت کیا وجہ ہے کہ سیّد (احمد) صاحب جو شیخ و مرشد ہیں کی قبر پُر انوار مولانا (اسماعیل) شہید کی قبر کی نسبت کم معلوم ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا: ہاں واقعہ یہ ہے کہ میں نے صاحب قبر سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں سیّد احمد شہید نہیں ہوں۔ میرا نام سیّد احمد ہے میں مولانا شہید کا مرشد نہیں ہوں۔ لوگوں نے مولانا شہید کی قبر کے قریب ہونے کی وجہ سے غلط فہمی سے مجھے سیّد صاحب سمجھ لیا ہے۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۴)

دیوبندی پیر کی بیٹھک (جگہ) بابرکت اور نور ہے:

جب صبح کو حاجی صاحب تشریف لے گئے تو میں نے اس جگہ بیٹھ کر ذکر کیا جس جگہ حضرت ذکر کیا کرتے تھے تو انوار معلوم ہوتے تھے۔

(افاضات الیومیہ ج ۶' ص ۲۴۰)

دیوبندی مولوی جو چاہیں وہ ہو جاتا ہے:

جو ان حضرات نے چاہا وہ ہو گیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۳' ص ۳۴۱)

دیوبندی مولوی کے چہرے سے انوار کا برسنا:

مولانا خلیل احمد صاحب...... کی نرالی شان تھی۔ چہرے سے انوار برستے

تھے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۳۰)

دیوبندی مولوی کا نابینا کو بینا کر دینا:

ایک عورت ان کی خدمت میں اپنے ایک نابینا بچّے کو ساتھ لائی۔ اس کے منہ پر ہاتھ پھیر دیا اور آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ (ملخصاً ارواحِ ثلاثہ ص ۲۲۶)

لطافت ہی لطافت:

حضرت اقدس گویا بس سراپا لطافت ہی لطافت ہو گئے۔

(افاضات الیومیہ ج ۹، ص ۲۰۱)

دیوبندی مولوی بعد مرنے کے بھی تصرف کرتے ہیں:

ہم کو حق تعالیٰ نے مرنے کے بعد خلافت دے دی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ حق تعالیٰ نے افاضہ کا تصرف عطا فرمایا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴، ص ۱۰۶)

دیوبندی پیر نے بیمار کے منہ میں تھوک دیا شفا مل گئی:

حضرت میاں جی کی حکایت ہے کہ آپ سے ایک بیمار لڑکی پر دم کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپ نے اس کے منہ میں تھوک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفاء بھی عطا فرما دی اور اس بی بی نے خود بیان کیا کہ اس روز سے میرا ذہن اور حافظہ اور فہم سب سے بڑھ گیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۳، ص ۲۴۲)

دیوبندی مولوی کو جھک کر سلام کرنا:

بعض لوگ انہی اہل وطن میں سے ایسے بھی ہیں جو تحریکات کے زمانہ سے اختلاف رکھتے ہیں مگر ہمیشہ جب ملتے ہیں تو جھک کر سلام کرتے ہیں۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ (افاضات الیومیہ ج ۳، ص ۱۴۰)

دیوبندی مولوی کے عصا سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں:

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب طالب علموں کو مارتے وقت بڑی ظرافت سے کام لیتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس عصاء میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۲، ص ۳۷)

رشید احمد گنگوہی ہی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں:

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی

(مرثیہ، ص ۱۱، کلیات شیخ الہند، ص ۹)

دیوبندی مولوی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں:

فرمایا کہ بھائی کہ ہم تو قبر میں صرف نماز پڑھا کریں گے۔

(ارواحِ ثلاثہ، ص ۳۵۷)

دلی حالات پر مطلع:

مولوی محمد یعقوب صاحب دہلوی قلب کے اندر جو نہایت باریک چور ہوتے ہیں ان سے خوب واقف تھے۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۱۴۰)

دیوبندی پیروں کو سجدہ کرنے کا جواز:

یہ سب موقوف ہے صحبت کامل پر کسی کی جوتیاں سیدھی کرو ڈنڈے کھاؤ، اس کے سامنے ناک رگڑو اس سے حقیقت تک رسائی ہوتی ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۳، ص ۳۴۵)

غیر خدا کو سجدہ تعظیمی کرنے والے کو برا نہ کہو:

نعم لاایلام علیهم بعدم اشتغالهم بالتحقیقات العلمیة ... سجدہ

کرنے والے پر بھی بوجہ لغزش کے ملامت نہ کریں گے۔ (بوادر النوادر ص ۱۳۷)

رشید احمد گنگوہی بانی اسلام کا ثانی ہے:

رشید احمد گنگوہی کے مرنے پر مولوی محمود الحسن نے جو مرثیہ لکھا اس میں لکھتے ہیں کہ:

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعلِ ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ، ص ۴، کلیات شیخ الہند، ص ۷)

اشرف علی تھانوی کے نزدیک بانی اسلام تو اللہ تعالیٰ ہے لکھتے ہیں کہ خوب سمجھ لیجئے کہ بانی اسلام تو اللہ تعالیٰ ہیں۔ (مواعظ میلاد النبی، ص ۶۳ طبع لاہور)

دیوبندی مولوی کی موت وفات سرور عالم ﷺ کا نمونہ ہے:

قاسم نانوتوی کے مرنے پر دیوبندی علماء لکھتے ہیں کہ:

وفات سرور عالم کا یہ نمونہ ہے

(سوانح قاسمی ج ۳، ص ۱۳۷، تذکرہ مشائخ دیوبند، ص ۱۲۶)

دیوبندیوں کا ناجائز بھی جائز:

کسی خاص صورت میں کوئی ایسا فعل جو عام طور پر ناجائز سمجھا جاتا ہو وہ جائز بھی ہوتا ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱۰، ص ۱۲۳)

اللہ تعالیٰ دیوبندی پیر کی شکل میں آکر مدد کرتا ہے:

فرمایا مجھ کو کیا معلوم، فاعل حقیقی تو خداوند کریم ہے۔ کیا عجب کہ صحیح ہو۔ دوسروں کے لباس میں آکر خود مشکل آسان کر دیتا ہے اور نام ہمارا تمہارا ہوتا ہے۔ (امداد المشتاق، ص ۱۴۱، شمائم امدادیہ، ص ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے دیوبندی پیر کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے:

روزے حضرت جل وعلیٰ دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ وچیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام وچیزہائے دیگر خواہم داد الخ۔ (صراط مستقیم، ص ۱۶۴)

ایک دن حضرت حق جل وعلیٰ نے آپ کا داہنہ ہاتھ خاص اپنے دست قدرت میں پکڑ لیا اور کوئی چیز امور قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی آپ کے سامنے کر کے فرمایا ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے اور اور چیزیں بھی عطا کریں گے۔ (صراط مستقیم، ص ۲۲۱)

دیوبندی اپنے مولویوں سے مدد مانگتے ہیں:

اشرف علی تھانوی اپنے پیر سے مشکل کے وقت استغاثہ کرتے ہیں کہ

یا مرشدی یا مولیٰ یا مغزعی
یا ملجائی فی مبدئی و معادی

(اے میرے مرشد اے میرے مولا اے میری وحشت کے انیس اور اے میری دنیا و آخرت میں جائے پناہ)

ارحم علی یا غیاث فلیس لی
کھفی سوی حبکم من زاد

(اے میرے فریاد رس مجھ پر رحم کر، اس لئے کہ میں محبت کے علاوہ کوئی زاد راہ نہیں رکھتا)

فازالانام یکم وانی ھائم
فانظر الی برحمۃ یا ھاد

(مخلوق کو آپ کی بدولت کامیابی حاصل ہو اور میں حیران و پریشان رہوں۔ اے میرے ہادی مجھ پر بھی رحمت کی نظر ہو)

یاسیدی للّٰہ شیئا انہ

انتم لی المجدی وانی جادی

(اے میرے سردار اللہ کے لئے مجھے کچھ عطا کیجئے۔ آپ میرے معطی ہیں اور میں آپ کا سوالی ہوں)۔ (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۱۱۴)

دیوبندی مولوی کے پاؤں دھوکر پینا نجات اخروی کا سبب ہے:

واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھوکر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔
(تذکرۃ الرشید ج ا ص ۱۱۳)

دیوبندی کا اگالدان (بلغم والا) دھوکر پی لیا:

اعلیٰ حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہ پان نہیں نوش فرمایا کرتے تھے لیکن اگالدان رہتا تھا۔ کبھی کھانسی وغیرہ میں بلغم اس میں ہوتا تھا۔ سوکھ بھی جاتا تھا۔ حضرت شیخ الہند نور اللہ مرقدہ نے ایک مرتبہ اس اگالدان کو بہت چپکے سے کوئی نہ دیکھے اٹھایا اور باہر لے جا کر اس کو دھوکر پی لیا۔ (اکابر کا سلوک واحسان ص ۹۱)

دیوبندی پیر سے محبت عشق کے درجے سے بھی زیادہ:

میں نے اپنے اکابر کے حالات میں خود بھی دیکھا اور ان کی سوانحوں میں بہت کثرت سے پڑھا اور جو پڑھا وہ واقعی آنکھوں سے بھی دیکھا کہ اپنے شیخ محبت واقعی عشق کے درجے سے بھی زیادہ پائی۔ (اکابر کا سلوک واحسان ص ۹۱)

دیوبندی مولوی کی غیب دانی:

ایک دن حضرت (احمد علی لاہوری) صبح ہی صبح گھر سے کہیں تشریف لے گئے۔ آپ کی غیر موجودگی میں آپ کا ایک مرید سرگودھا سے مالٹوں کا ایک ٹوکرا

لے کر آیا۔ اس نے ٹوکرا دروازے پر رکھ دیا اور حضرت کے متعلق دریافت کیا۔ جواب ملا باہر گئے ہوئے ہیں۔ ظہر کے وقت آئیں گے۔ اس شخص نے ٹوکرا گھر میں رکھوا دیا اور خود مسجد میں جا کر بیٹھ گیا۔ حضرت تشریف لائے تو پوچھا کہ یہ ٹوکرا کیسا ہے۔ جواب ملا کہ ایک شخص لایا تھا جو مسجد میں بیٹھا ہے۔ حضرت سیدھے مسجد میں تشریف لے گئے۔ اس شخص نے اٹھ کر سلام کیا۔ آپ نے جواب دیا اور کہا یہ حرام میرے لئے لائے ہو۔ اس کو اور کوئی کھانے والا نہیں تھا۔ وہ شخص پریشان ہو گیا اور بولا کہ حضرت یہ حرام کا مال نہیں میں اپنے باغ سے توڑ کر لایا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ لائے تو اپنے باغ سے ہی ہو مگر تمہیں یاد ہے کہ ایک دفعہ پانی کی باری کسی اور باغ والے کی تھی مگر تم نے چوری چھپے اپنے باغ کو پانی دے دیا تھا۔ کیا اس کے بعد بھی یہ مال حلال ہے۔ وہ شخص خاموش ہو گیا اور عرض کی کہ حضرت آپ درست فرماتے ہیں۔ (مرد مومن ص ۱۶۸ طبع لاہور)

خواجہ نذیر احمد صاحب کا بیان ہے کہ میری لڑکی ماسکو میں تھی۔ اس کی خیرت کی اطلاع میں دیر ہوگئی۔ ہم کو بڑی تشویش تھی۔ حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا بفضل تعالیٰ خیریت ہے۔ خط بھی آجائے گا۔ بعد ازاں میری مزید پریشانی ملاحظہ فرما کر تھوڑی دیر بعد فرمایا لڑکی تندرست ہے۔ چارپائی پر آرام کر رہی ہے اور ٹیلیفون اس کی فلاں سمت پر ہے۔ حضرت کے ارشاد کے مطابق ایک دو دن بعد خیرت نامہ بھی آ گیا اور دوسرا واقعہ بھی حرف بحرف صحیح نکلا۔ (مقامات ولایت ص ۵-۲۲۴ طبع لاہور)

دیوبندی مولوی حاجت روا اور مشکل کشا ہیں:

ایک فارغ التحصیل طالب علم محمد صالح ولایتی...... اس مرض (طاعون) میں مبتلا ہوئے۔ حالت آخری ہوگئی۔ وفات سے کسی قدر پہلے انہوں نے ایسی گفتگو شروع کی کہ گویا شیطان سے مناظرہ کر رہے ہیں۔ اس کے دلائل کو توڑتے اپنے

استدلال پیش کرتے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے مناظرہ میں شیطان کو بخوبی شکست دے دی پھر کہنے لگے افسوس اس جگہ کوئی ایسا خدا کا بندہ نہیں ہے جو مجھ سے اس خبیث کو دفع کرے۔ یہی کہتے کہتے دفعتاً بول اٹھے واہ واہ سبحان اللہ دیکھو میرے استاد حضرت مولانا محمود الحسن صاحب تشریف لائے' دیکھو وہ شیطان بھاگا۔ ارے خبیث کہاں جاتا ہے۔ ایک ساعت کے بعد طالب علم صاحب کا انتقال ہو گیا۔ حضرت مولانا اس واقعہ کے وقت وہاں موجود نہ تھے مگر روحانی تصرف سے امداد فرمائی۔ (حیات شیخ الہند' ص ۲۵۵ طبع لاہور)

ہزاروں اہل حاجت (احمد علی لاہوری کے پاس) حاضر ہوتے۔ بفضل تعالیٰ بامراد جاتے۔ (مقامات ولایت' ص ۲۴۳)

حضرت سیدنا شاہ عبدالقادر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال میں ایک جگہ بیٹھ کر قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ جب انتقال ہوا تو شاہ عبدالعزیز صاحب نے فرمایا کہ شاہ عبدالقادر صاحب کو جس قبرستان میں دفن کیا گیا ہے اس کے اردگرد بارہ بارہ میل کے مردوں سے اللہ تعالیٰ نے عذاب اٹھا لیا ہے لہٰذا ہمارے حضرت شیخ التفسیر کا وجود مسعود جیلانی صاحب میں انشاء اللہ تعالیٰ آرام کرنے والوں کے لئے رحمت کا باعث ہے۔ (انوار ولایت' ص ۱۸۷)

دیوبندی بزرگ جامع کمالات اور بے نظیر تھے:

اپنے بزرگ بحمد اللہ بے نظیر جامع کمالات تھے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴' ص ۱۳۵)

حضرت مولانا گنگوہی صاحب تمام کمالات کے جامع تھے۔

(افاضات الیومیہ ج ۵' ص ۱۸۳)

دیوبندی خانقاہ میں موجود بچے دوسرے مشائخ سے افضل ہیں:

الحمدللہ! یہاں کے جو اطفال ہیں یعنی محض مبتدی ان میں جو دولت سمجھ کی اور

نیک نیتی کی ہے وہ اور جگہ کے بعض مشائخ کو بھی حاصل نہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۹' ص ۷۰)

دیوبندی بزرگوں کی امام غزالی اور امام رازی پر برتری و اکملیت:

میرے پاس اس کی سند متصل ہے کہ مولانا مظفر حسین صاحب ہمارے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ حاجی صاحب اس وقت کے بزرگوں میں سے نہیں ہیں بلکہ پہلے بزرگوں میں سے ہیں...... اور اس وقت کے بعض محققین کی بھی تحقیقات دیکھ لی جائیں معلوم ہو جائے گا کہ اب بھی رازی اور غزالی بلکہ ان سے اکمل موجود ہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۶' ص ۸۶)

یہ واقع ہے کہ ہمارے حضرات رازی وغزالی سے کسی طرح کم نہ تھے بلکہ بعض امور میں ان سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔

(افاضات الیومیہ ج ۱۰' ص ۲۵۶' ج ۳' ص ۳۶۵)

دیوبندی بزرگوں کے لئے غیب دانی' تصرف واستمداد کے ثبوت:

علمائے دیوبند ہرگز یہ نہیں کہتے کہ اللہ کے علاوہ غیب کی کوئی بات کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس طرح وہ اس بات کے بھی قائل نہیں ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں یا مرنے کے بعد سرے سے کوئی تصرف نہیں کر سکتا...... ہر انسان کو چاہے وہ اس دنیا میں ہو یا عالم برزخ میں اسے اللہ کی اجازت اور فیض ضروری ہے۔ جب تک اجازت ہے تب تک عالم برزخ سے بھی کچھ روحیں آ کر دنیا والوں کی مدد کرتی ہیں۔ (زلزلہ در زلزلہ' ص ۲-۱۰۱ طبع کراچی)

حقیقت یہ ہے کہ وفات یافتہ بزرگوں کی روحوں سے امداد کے مسئلہ میں علماء دیوبند کا خیال بھی وہی ہے جو عام اہل سنت والجماعت کا ہے۔ آخر جب ملائکہ جیسی روحانی ہستیوں سے خود قرآن ہی میں ہے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کی امداد

کرتے ہیں صحیح حدیثوں میں ہے کہ واقعہ معراج میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تخفیف صلوٰت کے سلسلہ میں امداد ملی...... تو اسی قسم کی ارواح طیبہ سے کسی مصیبت زدہ مومن کی امداد کا کام قدرت اگر لے تو قرآن کی کس آیت یا کس حدیث سے اس کی تردید ہوتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ آدمی کو عام طور پر جو امداد بھی مل رہی ہے حق تعالیٰ اپنی مخلوقات ہی سے تو یہ امدادیں پہنچا رہے ہیں۔ روشنی آفتاب سے ملتی ہے' دودھ ہمیں گائے اور بھینس سے ملتا ہے۔ یہ تو ایک (دیوبندی امام کا) واقعہ ہے۔ بھلا یہ بھی انکار کرنے کی کوئی چیز ہوسکتی ہے۔

(سوانح قاسمی ج ا' ص ۳۳۲)

خدا تعالیٰ کا حسین احمد مدنی کے روپ میں گلیوں میں پھرنا:

عبدالرزاق ملیح آبادی نے حسین احمد مدنی کے متعلق مضمون اس طرح شروع کیا کہ:

تم نے کبھی خدا کو بھی اپنی گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے۔ کبھی خدا کو اس کے عرش عظمت وجلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے۔ تم کبھی تصور بھی کر سکے کہ ربّ العالمین اپنی کبریائیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آ کر رہے گا۔ تم سے ہمکلام ہوگا' تمہاری خدمتیں کرے گا۔ نہیں ہرگز نہیں ایسا کبھی ہوا ہے نہ کبھی ہوگا تو پھر کیا میں دیوانہ ہوں۔ مجذوب ہوں کہ بڑھانک رہا ہوں۔ نہیں بھائیو یہ بات نہیں ہے۔ بڑی ہوں نہ سودائی جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ ہے حق ہے۔ حقیقت ومجاز کا فرق ہے۔ محبت کا معاملہ ہے اور محبت میں اشاروں اور کنایوں سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔ محبت بے پردہ سچائی کو گوارا نہیں کرتی۔ کچھ بند بند ڈھکی ڈھکی' چھپی چھپی باتیں ہی محبت کو راس آتی ہیں۔

(الجمیعۃ شیخ الاسلام نمبر ص ۳۱۳)

قارئین کرام حسین احمد مدنی کے متعلق یہ جملے لکھنے کا کیا مقصود ہے۔ بات واضح ہے پھر یہ جملہ ہوا ہے نہ ہوگا سے پیدا ابہام کو اگلے جملے نہ میں سڑی نہ سودائی' نہ مجذوب سے ابہام کو دور کر دیا ہے۔ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حسین احمد مدنی کے روپ میں گلی کوچوں میں چلتا پھرتا ہے' گھروں میں آ کر رہتا ہے' ہمکلام ہوتا ہے' لوگوں کی خدمتیں کرتا ہے۔

قدم چومنا

ایک دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی صاحب کو ملنے آیا تو انہوں نے سلام کیا اور قدم چوم لیے اور وہ روپیہ بندھا ہوا قدموں پر ڈال دیا۔

(ارواح ثلاثہ حکایت نمبر ۲۶۶ ص ۲۵۲)

بزرگوں کی جوتیاں سیدھی کرنا ہی سب کچھ ہے

مولوی قاسم نانوتوی نے کہا کہ

میں کچھ نہیں ہوں مگر میں نے جن کی جوتیاں سیدھی کی ہیں وہ سب کچھ تھے۔ (ارواح ثلاثہ ص ۲۵۱)

دیوبندی بزرگ کے استنجاء کرنے والے ڈھیلے متبرک ہو گئے

مولوی اشرف علی صاحب ایک مرتبہ مولانا احمد حسن امروہی کے گھر بیت الخلاء میں گئے تو مولانا احمد حسن نے اپنے ہاتھ سے استنجے کے ڈھیلے اور لوٹا بیت الخلاء میں رکھا مولوی اشرف علی نے بہت ''پس وپیش کی حالت میں فرمایا کہ یہ ڈھیلے تو تبرک ہو گئے اب استنجا کاہے سے کیا جائے۔ (اشرف السوانح جلد ا ص ۲۵۷)

دیوبندی مولوی مقام محمدی پر

جلال عشق معاف خودی جہاد و ستیز
حسین بقمام محمدی محکم

عشق کے جلال خودی کی جنگ جہاد اور لڑائی میں ہمارے حسین احمد مقامِ محمدی پر پختگی کے ساتھ قائم رہے۔ (ص ۴۴ شیخ الاسلام نمبر)

دعوت انصاف:

دیوبندی علماء کی اپنی پیر پرستی پر ہم نے اختصار کے ساتھ چند حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں۔ اگر اس پر تفصیلی حوالہ جات لکھوں تو ایک ضخیم دفتر تیار ہوسکتا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے زلزلہ، زیروزبر، گورکھ دھندا وغیرہ کتب ملاحظہ فرمائیں۔

دیوبندی اکابر کے ان حوالہ جات کے اختتام پر میں آپ کے ضمیر کا کھلا ہوا فیصلہ چاہتا ہوں۔ جو انصاف اور حقیقت پر مبنی ہو اور غیر جانبداری سے ہو۔ گزشتہ اوراق میں دیوبندی اکابر کے جو حوالہ جات وواقعات آپ نے پڑھے اس کے راوی بھی خود دیوبندی اکابر ہی ہیں اس لئے اب یہ الزام ناقابل تردید ہوگیا کہ جن عقائد کو یہی دیوبندی محبوب خدا نور مجسم شفیع معظم رحمت عالمیان ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء واولیاء کے متعلق شرک وکفر قرار دیتے ہیں انہی عقائد ونظریات کو اپنے اکابر دیوبند کے حق میں ایمان واسلام ٹھہرا لیتے ہیں اور وہ صرف ایک دو کے بارے میں ہمیں اس طرح کی روایت ملتی تو ہم اسے سوء اتفاق اور لغزش قلم پر محمول کر لیتے مگر اتنی کثرت کے ساتھ متعدد دیوبندی اکابر کے متعلق ایک ہی طرح کے واقعات کا تسلسل کیا ہمیں یہ سوچنے پر مجبور نہیں کرتا کہ جس طرح انبیاء واولیاء کے متعلق انہی عقائد کے نفی وانکار کے سوال پر سب دیوبندی علماء متفق بالکل اسی طرح اپنے دیوبندی اکابر کے حق میں انہی عقائد ونظریات کے اقرار واثبات کے سوال پر بھی سب دیوبندی علماء متحد ومتفق ہیں۔ یعنی یوں سمجھ لیجئے کہ ایک ہی طرح کے عقائد ونظریات کو انبیاء واولیاء کے حق میں دیوبندی اکابر نے کفر وشرک قرار دیا۔ انہی عقائد ونظریات کو

اپنے اکابر کے حق میں امر واقعہ مانا اور عین ایمان ٹھہرا لیا۔ اگر واقعی وہ عقائد ونظریات اور صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص نہیں تھے اور کسی مخلوق کے لئے ماننا کفر وشرک نہ تھا تو انبیاء واولیاء کے حق میں شرک کا حکم صادر کیوں کیا؟

اگر وہ عقائد ونظریات اور کمالات خدا تعالیٰ کے ساتھ مخصوص تھے اور کسی مخلوق کے حق میں ماننا کفر وشرک تھا تو انہی عقائد ونظریات کو اپنے اکابرین دیوبند کے لئے مان کر عین ایمان کیوں ٹھہرالیا گیا؟ یہ رسول دشمنی نہیں ہے؟

انہی سوالات کے جوابات کے لئے میں آپ کے ضمیر کا فیصلہ چاہتا ہوں۔

اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جواب ہوسکتا ہے تو بتایئے کہ جسے اپنا سمجھا اس کے فضائل وکمالات کے اعتراف کے لئے کوئی جگہ نہیں بھی تھی تو بھی بنالی گئی اور جسے بیگانہ سمجھا اس کے فضائل وکمالات کے کروڑوں شواہد ودلائل کے ہوتے ہوئے بھی ان کو چھپانے کی اور نہ ماننے کی بیماری کی وجہ سے ماننے پر کفر وشرک کے فتوے صادر کئے۔

فیصلہ دیتے وقت اس بات کو سوچ لیجئے گا کہ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور قبر وحشر میں آپ کو اپنے فیصلے پر پچھتانا نہ پڑے۔

اہل اسلام کے متعلق دیوبندی اکابر کے فتاویٰ کفر وشرک وغیرہ

اہل اسلام کو دیوبندی اکابر نے کافر ومشرک گردانا' ناپاک حملے کئے۔ چند ایک ان کے فتاویٰ درج ذیل ہیں۔ ان فتاویٰ کو درج کرنے سے اتنا مقصود ہے کہ عامۃ الناس باخبر ہوں کہ جو دیوبندی اپنے کو بڑا معصوم گردانتے ہوئے کہتے ہیں کہ بریلوی علماء نے سب کو کافر کہہ دیا ان کے فتاویٰ پڑھئے اور غور فرمائیے۔

کافر:

نبی کو جو حاضر ناظر کہے بلاشک شرع اس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن' ص ۷۳)

مشرک:

بعضے آدمی مزاروں پر چادریں اور غلاف بھیجتے ہیں اور اس کی منت مانتے ہیں۔ چادریں چڑھانا منع ہے اور جس عقیدہ سے لوگ ایسا کرتے ہیں وہ شرک ہے۔ (بہشتی زیور ج ۶' ص ۵۲)

یہودی:

ان میں کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے...... یہود ونصاری کی طرح۔ (تذکیر الاخوان مع تقویۃ الایمان' ص ۶۴)

غیر مسلم:

اگر بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی۔ (افاضات الیومیہ ج ۳' ص ۳۰)

بدعتی:

لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں۔ چند بدعتیں یہ ہیں۔ پختہ قبریں بنانا' قبروں پر گنبد بنانا' دھوم دھام سے عرس کرنا' قبروں پر چراغ جلانا' قبروں پر چادریں اور غلاف چڑھانا۔ (تعلیم الاسلام ج ۴' ص ۲۲)

دجال:

ہمارے رسالہ میں بیان ہے اس بریلوی کے استدلال کے بطلان کا جو کہ اس نے اپنے دعویٰ کے لئے قائم کیا۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ اس دجال کے استدلال ان کے نزدیک باطل ہیں۔ (شہاب ثاقب' ص ۴)

کمینہ:

کیا ایسی کمینہ حرکتیں ایک مسلمان ایک عالم دین کی شان ہے۔ (چراغ سنت' ص ۱۴۷)

کتے:

ان پیٹ کے کتوں نے شروع شروع میں اکبر کے دور میں بھی مزے کئے۔ (آئینہ صداقت' ص ۲۳)

مرزائیوں سے بھی برے:

یہ تو مرزائیوں سے بھی بڑھ گئے۔ (بریلوی مذہب' ص ۱۸)

کنجریوں سے تعلق:

اس پاک گروہ سے تعلقات کی استواری پر بھی غور فرمائیے۔ (بریلوی مذہب' ص ۹)

دیوبندی امام کے فتویٰ کی رو سے پوری دنیا کے مسلمان کافر ہیں:

اسماعیل دہلوی نے مشکوٰۃ شریف سے ایک حدیث نقل کی کہ ''اللہ پھر بھیجے گا ایک باؤ اچھی سو جان نکالے گی جس کے دل میں ہوگا' رائی کے دانہ بھر ایمان سو رہ جائیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جائیں گے اپنے باپ دادا کے دین پر'' دوسری حدیث یوں نقل کی '' نکلے گا دجال سو بھیجے گا' اللہ تعالیٰ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈھے گا اس کو تباہ کر دے گا اس کو پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کی طرف سے سو باقی نہ رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا مگر کہ مار ڈالے گی'' اس پر دہلوی امام دیوبند نے لکھا کہ سو پیغمبر خدا کے فرمان کے موافق ہوا۔ (تقویۃ الایمان' ص ۶-۴۵)

معلوم ہوا کہ مولوی مذکور کے مطابق اب وہ ہوا چل گئی اور سب کافر ہی کافر ہو گئے۔ (نعوذ باللہ)

دیوبندی اکابر کی پیٹ پرستی

آج کل علمائے اہل سنت پر دیوبندی کھانے پینے پیٹ پرستی کا پراپیگنڈا کرتے پھرتے ہیں حالانکہ علمائے اہل سنت پر ان کو تبرابازی سے پہلے ان دیوبندیوں کو خود اپنے اکابر کا حال بھی دیکھنا چاہیے۔ ہم دیوبندی اکابر کی پیٹ پرستی خود ان کی کتب معتبرہ سے نقل کر رہے ہیں۔

تھانوی کی ساری عمر مفت خوری میں کٹی ہے:

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا ارشاد:

میری ساری عمر مفت خوری میں کٹی ہے۔ پہلے تو باپ کی کمائی کھائی' بس بیچ میں بہت تھوڑے دنوں تنخواہ سے گزارا ہوا پھر اس کے بعد سے پھر وہی سلسلہ مفت خوری کا جاری ہے یعنی مدت سے نذرانوں پر گزر ہے۔ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے نہ کچھ کمانا۔ (افاضات الیومیہ ج ۱' ص ۴۵۸)

اللہ واسطے کا کھانا کھاتے کھاتے تھانوی کی ساری عمر گزر گئی:

اللہ واسطے کا کھاتے کھاتے ساری عمر گزر گئی۔ (افاضات الیومیہ ج ۲' ص ۱۱۱)

مال مفت دل بے رحم:

میں نے ابھی بیان کیا تھا کہ مال مفت دل بے رحم مطلب یہ تھا کہ جس رقم

سے دیا میری دست وبازی کی مکسوبہ تو نہ تھی۔ ہدایا عطایا بے مشقت ملتے ہیں۔

(افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۲۷، اشرف اللطائف ص ۲۹)

تھانوی کی لوگوں کے عطایا پر ہی گزر:

میری گزر آپ ہی لوگوں کے عطایا پر ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱۰ ص ۱۴۲)

تھانوی کے ہاں ہدیئے نذرانے:

ایک صاحب کا خط آیا ہے رنگون سے۔ لکھا ہے کہ کچھ چیزیں لانا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو اور جس چیز کو فرمائیں۔ میں نے جواب لکھا ہے کہ کس لاگت کی چیز لانا چاہتے ہو اور وہاں پر کیا کیا چیزیں ملتی ہیں معلوم ہونے پر تعین کروں گا۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۴۲)

خوب کھلاؤ پلاؤ:

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ نفس کو خوب کھلاؤ پلاؤ۔

(افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۲۸۸)

نذرانوں میں گنیاں:

آپ تھانہ بھون آئیں وہاں ہدیہ دیں گے تو میں لے لوں گا چنانچہ وہ تھانہ بھون میں آئے اور مجھے تین گنی دیں اور میں نے لے لیں۔

(اشرف المعمولات ص ۱۲)

عمدہ مقوی غذائیں:

اچھی عمدہ ومقوی غذائیں کھانا چاہئیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۴۱)

پھل وصول کرنے کا نرالا حیلہ:

بعض احباب ریلوے پارسل بعض اشیاء پھل وغیرہ کی قسم سے بکثرت

میرے نام بھیج دیتے تھے۔ میں نے لکھا کہ یہاں کے رہنے والوں میں سے خود کسی کو راضی کر لو اس کے نام بھیجو اور سٹیشن سے وصول کر کے مجھے یہاں پر بیٹھے ہوئے دے دیں۔ اگر یہ انتظام کر سکو تو اجازت ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۴-۲۸۳)

کھانا اور دودھ:

اگر کہیں سے مثلاً کھانا پکا ہوا آئے یا دودھ وغیرہ آئے سو اگر لانے والا شناسا اور معتمد ہے تو لیا جاتا ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۹ ص ۱۴)

مرغ خوری کے خواب:

مولانا کے ایک داماد تھے۔ انہوں نے میری دعوت کی اور بیان کیا کہ مولانا نے خواب میں ان سے فرمایا کہ یہ مرغ جو گھر میں پھر رہا ہے یہ ذبح کر کے اس کو دعوت میں کھلاؤ۔ انہوں نے مجھے کہا میں نے سن کر کہا کہ میں اب ضرور کھاؤں گا۔ یہ تو مولانا کی طرف سے دعوت ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۱۳۱)

میں نے مولانا کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ مولانا اشرف علی صاحب کانپور سے آئے ہیں (اس جملہ میں حضرت والا کو کس قدر شبہ ہے) ان کی دعوت کرو اور مرغ جو گھر میں پلا ہے وہ پکاؤ۔ آہ اس ارشاد کی تعمیل میں دعوت ہے۔

(اصدق الرؤیاء ج ۲ ص ۳۵)

تھانوی کی پیٹ پرستی: اس سے خواہ دوسرے کی دل شکنی ہو:

ایک شخص نے میری اور ان کی دعوت کی...... اس بھلے مانس نے چاول پکوائے وہ بھی کھانے کے قابل نہیں...... میں نے کہا کہ یہ تو کھانے کے قابل نہیں۔ اب کیا کھائیں...... کہیں سے روٹی لاؤ' کہا کہ روٹی تو نہیں پکائی میں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے۔ جب دعوت کی ہے تو کھلاؤ اور کہیں سے کھلاؤ بھوکے تھوڑا ہی جائیں گے اور کھائیں گے روٹی' کہا روٹی کہاں سے لاؤں؟ میں نے کہا کہ گھر

میں نہیں تو محلّہ سے مانگ کر لاؤ' مصیبت کا مارا اور دال روٹی لایا۔ خوب پیٹ بھر کر روٹی کھائی۔ میں نے مولوی محمد عمر صاحب سے روٹی کھانے کو کہا مگر دوست خلیق تھے۔ کہنے لگے کہ اس کی دل شکنی ہو گی۔ میں نے کہا کہ ہماری جو شکم شکنی ہو گی۔ (افاضات الیومیہ ج ۲' ص ۴-۲۳' اشرف اللطائف' ص ۱۴۹)

اچھا کھانا:

اگر خدا دے تو اچھا کھانا چاہیے کیوں کہ نہ کھانے سے مضمحل ہو جائے گا۔

(افاضات الیومیہ ج ۲' ص ۴۷)

حلوے کے لالچ میں دانتوں کو جواب:

ایک صاحب نے حضرت گنگوہی سے عرض کیا تھا کہ حضرت دانت بنوا لیجئے۔ فرمایا کہ کیا ہو گا دانت بنوا کر پھر بوٹیاں چبانی پڑیں گی۔ اب تو دانت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رحم آتا ہے اور نرم نرم حلوہ ملتا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۲' ص ۹۴' قصص الاکابر' ص ۱۴۲)

مٹھائی کے بغیر دعا نہیں چپکتی

سب نے مولانا سے دعا کی درخواست کی مولانا نے فرمایا: تم سب لوگ دعا کرو۔ میں بھی دعا کروں گا مگر میری دعا تو مٹھائی کے بغیر چپکتی نہیں۔

(ارواح ثلاثہ ص ۸۲)

نہ حلوے میں فرق آئے' نہ جلوے میں:

حال میرے یہاں اگر کوئی مہمان آتا ہے تو میں سادہ اور معمولی کھانا مہمان کے ساتھ کھاتا ہوں۔ اگر مہمان نہیں ہوتا تو معمول کے علاوہ کچھ ایسی غذا بھی کھاتا ہوں جس سے قوت حاصل ہو مثلاً دودھ یا حلوہ وغیرہ...... تحقیق ہم جیسوں کے لئے معصیت سے بچنا ہی بڑی دولت ہے...... لیجئے میں نے ان کا حلوہ بھی بچا

لیا...... بات یہ ہے کہ میں چونکہ خود ضعیف ہوں اس لئے میں دوسروں کو بھی سہل بات بتاتا ہوں تاکہ اس پر سہولت کے ساتھ عمل ہو سکے اور جس سے نہ حلوے میں فرق آئے نہ جلوہ میں نہ خلوہ میں۔ (افاضات الیومیہ ج ۹' ص ۱۷۱)

نذرانوں کی بھرمار اور بخل کا غلبہ:

بعض چیز (نذرانوں کی) تو خیر ایسی ہوتی ہے کہ آتے ہی کام میں آجاتی ہے لیکن بعض چیز ایسی آتی ہے کہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر اس کو کیا کروں؟ یا کسی کو دے دی جائے یا اگر بخل کا غلبہ ہو تو سوچا کہ اجی مفت کسی کو کیوں دوں لاؤ بیچو جی' چنانچہ بیچ کر دام کھرے کر لئے۔ (اشرف المعمولات' ص ۵)

مفت کے کھانے:

بحمد اللہ مجھے اس کا بہت ہی اہتمام رہتا ہے۔ جب تک دوسرے کا برتن واپس نہیں ہو جاتا مجھے چین نہیں آتا۔ (اشرف المعمولات' ص ۶)

حق تعالیٰ میرے پاس بہت کچھ بھیجتے ہیں میرے دوست احباب کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ بہت سی چیزیں بھیجتے ہیں۔ (اشرف المعمولات' ص ۳۳)

ہندو تہوار ہولی دیوالی کی پوڑیاں:

سوال: ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان پر درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ' ص ۵۶۱)

کنجری کی مٹھائی:

ایک رنڈی اپنی چھوکری کو جو سیانی تھی اپنے ہمراہ لائی اور مولانا محمد قاسم

صاحب سے...... عرض کیا کہ یہ میری چھوکری ہے اور مدت سے بیماری چلی جا رہی ہے۔ میری اوقات بسر اسی پر ہے۔ آپ اسے تعویذ یا دعا کر دیجئے۔ مولانا محمد قاسم صاحب نے فرمایا کہ اوپر ایک بزرگ ہیں تم ان کے پاس لے جاؤ۔ یہ اوپر پہنچی مولانا محمد یعقوب صاحب نے پوچھا کہ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ یہ میری لڑکی ہے۔ اس کو مرض ہے اور میری اس پر کمائی ہے۔ آپ دعا یا تعویذ کر دیجئے۔ مولانا محمد یعقوب صاحب نے نہ معلوم دعا کی یا تعویذ دیا...... خدا کے فضل سے اس چھوکری کو آرام ہو گیا تو وہ مٹھائی لائی اور سیدھی اوپر مولانا کے پاس پہنچی اور ہاتھ جوڑ کر کہا حضرت آپ کی دعا سے میری لڑکی کو صحت ہو گئی۔ یہ مٹھائی شکریہ میں لائی ہوں۔ مولانا نے فرمایا رکھ دو۔ چنانچہ وہ رکھ کر چلی گئی۔ مولانا نیچے تشریف لائے اور فرمایا حرام کمائی کی ہے۔ اس کا کھانا حرام ہے۔ مساکین کا حق ہے' اغنیاء کا حق نہیں جس کا دل چاہے لے لے۔

(ملفوظات حکیم الامت ج ۱۱' ص ۴-۱۲۳' ارواحِ ثلاثہ' ص ۳۴۰)

کنجریوں کا مال طیب و پاک:

مغنیہ اور فاحشہ کے مال میں بھی احتمال ہے کہ کچھ حلال ہو گو سب حرام سے حاصل ہوا ہو پھر یہ سب کلام خاص اس روپیہ میں ہے جو فاحشہ نے کسب حرام سے حاصل کیا۔ (فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج ۲' ص ۱۶۵)

لیکن اگر ایسا نہیں کیا بلکہ بغیر پیشگی دیئے ہوئے اور بغیر نسبت واشارہ کے مطلقاً خریدیں جیسا کہ عام طور پر یہی دستور ہے تو زمین اور ملبہ اس مال حرام کے حکم میں نہیں ہوا بلکہ پاک اور حلال ہے۔ (فتاوٰی دارالعلوم دیوبند ج ۲' ص ۱۶۵)

مفرحات:

بعد مغرب ایک مفرح نسخہ تجویز فرمایا۔ اس کو نوش فرماتے ہی سکون شروع ہو

گیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۹' ص ۲۰۴)

حضرت والا (تھانوی) کو سرد اور مفرح چیزیں زیادہ مرغوب ہیں...... دودھ کی برف' آئس کریم (از حاشیہ نہایت مرغوب ہے)۔ (معمولات اشرفی' ص ۲۸)

پچاس آموں کا نذرانہ:

ایک صاحب تشریف لائے اور بہت دور سے پچاس آم بڑے شوق سے لائے اور حضرت کی نذر کئے۔ حضرت نے لے لئے۔ (معمولات اشرفی' ص ۳۹)

فیرنی دہی کی:

(الطرائف والظرائف' ص ۸۰)

رس گلہ:

(الطرائف والظرائف' ص ۷۷)

گلگلے:

میں نے پرسوں رات کو خواب دیکھا۔ ایک شخص میرے پاس آئے اور نہ معلوم میں نے خود یا کسی نے مجھ سے کہا کہ حضرت مقبول خدا ہیں ان کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے۔ زیادہ یاد پڑتا ہے کہ گلگلے ہیں' مجھ سے کہتے ہیں لے مولانا اشرف علی تھانوی کھا لیں گے۔ خوب مجھ کو یہ بات یاد ہے کہ اس طرح کہا۔

(اصدق الرؤیاء ج ۲' ص ۲۳)

سنترہ:

سنترہ کیسی لطیف چیز ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۹' ص ۲۰۲)

دسترخوان بھی ہضم:

ایک صاحب نے دسترخوان کا ہی ہدیہ پیش کیا۔ عذر کرنے کے بعد اصرار پر قبول فرما لیا۔ (حسن العزیز' ص ۱۵۸)

ختم میں دعا کے لئے رقم:

آج ایک صاحب نے مد ختم میں دعا کے لئے کچھ رقم بھیجی ہے اور کوپن پر پتہ صاف نہیں لکھا۔ میں نے اس کو واپس کر دیا ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۹' ص ۱۱)

مقویات:

مشک خالص ماشہ زعفران عنبر اشہب ماشہ سائیدہ شش حب سازند و یکے ازاں ہر روز بخورند۔ (الطرائف والظرائف' ص ۶۳)

دیوبندی اکابر کی عیاشی:

طلاء ملذذ مشک خالص ۲ ماشہ و عطر عنبر حل کردہ شہد خالص ۲ تولہ آمیختہ طلاء ساختہ مشغول شود۔

طلاء ممسک وملذذ:

بیخ کنکر وندہ تخم شلغم مساوی گرفتہ باہم آمیختہ بآب دہنی برقضیب طلاء کردہ بجماع مشغول شود انزال نہ کند زن بستہ گردد۔

مقوی باہ:

ہر کہ ایں معجون را درسالے خورد میتو اند کہ وہ نسواں راہ ہر روز خورسند گرداندہ نخود بریاں مقشرہ تولہ زردی بیضہ مرغ ۵ عدد بآب جوش دادہ روغن مادہ گاؤ ۵ تولہ شہد ۵ تولہ بدستور معجون تیار سازند و ہر روز چار تولہ بخورند۔ (الطرائف والظرائف' ص ۶۲)

دیوبندیوں کو چندہ دینے سے روکنے والے سے جہاد کرو:

ایک صاحب نے عرض کیا کہ فلاں مقام پر بدعتی لوگ اہل حق کے مدرسہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور آئے دن چندہ دہندگان کو زبانی اور اشتہاروں کے ذریعے بہکاتے رہتے ہیں..... فرمایا اپنی قوت اور وسعت کے موافق مقابلہ کیجئے بلکہ اب تو

اس کو جہاد سمجھئے۔ (افاضات الیومیہ ج ۸' ص ۱-۲۲۰)

تھانوی کو اپنی وصیت موت میں چندہ اندوزی کی فکر:

میرے بعد بھی میرے تعلق کا لحاظ غالب ہو۔ وصیت کرتا ہوں کہ بیس آدمی مل کر اگر ایک ایک روپیہ ماہوار ان (تھانوی کی بیوی) کے لئے اپنے ذمہ رکھ لیں تو امید ہے کہ ان کو تکلیف نہ ہوگی۔

(تنبیہات وصیت تھانوی' ص ۲۰' اشرف السوانح ج ۳' ص ۱۱۸)

دیوبندی اکابر کو مرتے وقت بھی پیٹ ہی کی فکر تھی:

مولانا نانوتوی جب مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو آپ نے مولوی محمود الحسن صاحب سے فرمایا کہ کہیں سے ککڑی لاؤ۔ مولوی محمود الحسن صاحب فرماتے تھے کہ میں تمام کھیتوں میں پھرا مگر صرف ایک ککڑی چھوٹی سی ملی اس کی خبر کس ذریعے سے لکھنؤ مولوی عبدالحئی صاحب فرنگی محلی کو ہوگئی کہ مولانا نانوتوی کا جی ککڑی کو چاہتا ہے اس پر مولوی عبدالحئی صاحب نے لکھنؤ سے مولانا کی خدمت میں بذریعہ ریلوے ککڑیاں بھیجیں اور چند مرتبہ بھیجیں۔ (ارواح ثلاثہ' ص ۲-۲۴۵)

کچھ عجیب اتفاق ہے کہ عموماً تمام مشائخ (دیوبند) اور خصوصاً مولانا محمد قاسم صاحب نے آخر وقت میں پھل کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ مولانا محمد قاسم صاحب کے لئے لکھنؤ سے ککڑی منگوائی گئی تھی۔ حضرت (حسین احمد مدنی) نے بھی آخر میں سردے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور منجانب اللہ اسلاف کی سنت پر طبیعت اسی درجہ مجبور ہوئی کہ جب مولانا محمد قاسم صاحب اور مولانا محمد شاہد صاحب فاخری ملاقات کو تشریف لائے تو فرمایا کہئے کیا آج کل سردا نہیں مل سکتا۔ انہوں نے عرض کیا ضرور مل جائے گا۔ چونکہ اس سے قبل مولانا اسعد صاحب اور مولانا فرید الوحیدی صاحب وغیرہ نے دہلی سہارنپور میرٹھ ہر جگہ تلاش کیا مگر کہیں

دستیاب نہ ہوا۔ اس لئے حضرت نے فرمایا کہاں مل سکتا ہے۔ مولانا وحید الدین صاحب قاسمی نے عرض کیا انشاء اللہ دہلی سے مل جائے گا۔ مولانا شاہد صاحب نے عرض کیا جی ہاں تلاش کے بعد بہت امید ہے کہ مل جائے ...... یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ حضرت نانوتوی کے لئے لکھنؤ سے ککڑی منگوائی گئی تھی تو حضرت کے لئے مولانا سجاد حسین صاحب کی معرفت کراچی سے اور مولانا حامد میاں صاحب نے لاہور سے سردا بھیجا۔ (الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر/ص ٢١٩)

دیوبندی شیخ الاسلام کی مٹھائی کے لئے تگ ودو اور چھینا جھپٹی:

حضرت فرماتے کہ حاجی صاحب آپ مٹھائی کیوں نہیں لائے تو میں عرض کرتا کہ حضور میرے پاس پیسے ہی نہیں ہیں تو حضور طالب علموں کو حکم دیتے کہ ان کی تلاشی لی جائے پھر کیا تھا جتنے بھی طالب علم ہوتے سب کے سب میرے اوپر ٹوٹ پڑتے اور جو رقم میرے پاس ہوتی سب کی مٹھائی منگائی جاتی اور حصہ سے تقسیم ہوتی۔ کبھی کبھی تو حضرت میری شیروانی مذاق سے چھین کر اپنے پاس رکھ لیتے اور کہتے کہ جب واپس ہوگی جب مٹھائی کے واسطے پیسے دو گے۔ تب مجھ کو پیسے دینے پڑتے۔ حضرت کو بھلا کس بات کی کمی تھی۔ آپ کے پاس ہزاروں من مٹھائیاں تھیں۔ (الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر/ص ١٨٥)

دیوبندی اکابر کا اپنے پیرومرشد
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے سلوکِ بد

حاجی صاحب کے قول پر عمل کا نمونہ

(گنگوہی صاحب) نے یہ بھی فرمایا کہ ان مسائل (اسلامی) میں حضرت (حاجی صاحب) کو ہم سے فتویٰ لے کر عمل کرنا چاہیے نہ کہ ہم آپ کے قول پر عمل کریں، حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ میں انتظامی شان بڑی زبردست تھی۔ جس کو بعض بدفہموں نے نخوت سے تعبیر کیا۔ (افاضات الیومیہ ج ٢ ص ٢٧٩)

جیسا آیا ویسا ہی گیا

حضرت حاجی صاحب نے (گنگوہی صاحب سے) فرمایا کہ جو کچھ دینا تھا میں دے چکا، مولانا نے دل میں کہا کہ کیا دیا؟ میں تو جیسا پہلے تھا ویسا ہی اب بھی ہوں۔ (افاضات الیومیہ ج ٢ ص ٣٧٢)

علمی باتوں کا حاجی صاحب کو کیا پتہ

ایک مرتبہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم اور حضرت مولانا گنگوہی صاحب حج کو تشریف لے جا رہے تھے۔ جہاز میں ایک مسئلہ میں گفتگو ہوگئی۔ جب کچھ فیصلہ نہ ہوا تو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے فرمایا کہ اب گفتگو ختم کی جاوے۔ اس کا فیصلہ حضرت (حاجی صاحب) فرمائیں گے۔ حضرت مولانا گنگوہی صاحب نے فرمایا کہ حضرت فنِ تصوف کے امام ہیں۔ ان علوم کا فیصلہ حضرت کس طرح فرما سکتے ہیں؟ یہ علمی بحث ہے یہ رائے حکیمانہ تھی۔ حضرت گنگوہی کی۔ حضرت مولانا محمد قاسم

نے فرمایا کہ اگر حضرت ان علوم کو نہیں جانتے، تو ہم نے فضول ہی حضرت سے تعلق پیدا کیا۔ ہم نے تو حضرت سے تعلق ہی ان چیزوں کے جاننے کے واسطے کیا ہے۔ یہ رائے عاشقانہ تھی۔ کیا ٹھکانہ ہے اس عاشقانہ حالت کا، غرض مکہ معظّمہ پہنچ کر حضرت کے سامنے مسئلہ پیش بھی نہیں ہوا۔ مگر حضرت نے خود کسی تقریر میں پورا فیصلہ فرمادیا۔ (مسئلہ غیب بھی ثابت کر دیا۔) (افاضات الیومیہ ج ۳ ص ۱۸۰، ۲۶۶)

حاجی صاحب غلط کہتے ہیں

حاجی محمد علی انبیٹھوی نے حج سے واپس آ کر مشہور کر دیا کہ حضرت حاجی صاحب نے مجھ کو سماع کی اجازت دے دی ہے، کسی نے حضرت مولانا گنگوہی سے یہ روایت نقل کی، مولانا نے سن کر فرمایا کہ وہ غلط کہتے ہیں۔ اگر صحیح کہتے ہیں تو حاجی صاحب غلط کہتے ہیں۔ ایسے مسائل میں خود حاجی صاحب کے ذمے ہے کہ ہم سے پوچھ پوچھ کر عمل کریں۔ (افاضات الیومیہ ۱۰۸اص ۱۴، ۵۸ص ۱۷۳)

منافق مرید

حضرت مولانا گنگوہی نے ایک خط میں ایک مخلص کو ارشاد فرمایا کہ تم تو دوسرے درجے میں الحق کہ خود مرشدنا سے بھی مجھ کو جی سے اعتقاد و محبت نہیں (کیونکہ مولانا اس سے زیادہ کے پیاسے تھے) ایک بار خدمت میں حضرت (حاجی صاحب) کی بھی عرض کر دیا تھا۔ کہ آپ کے سب خادموں سے اس بات میں کم ہوں، ہر شخص کو کسی درجے کی آپ سے محبت ہے اور اعتقاد، مگر مجھ نالائق کو کچھ بھی نہیں اور یہ اس واسطے ذکر کیا تھا کہ نفاق اپنا ظاہر کر دوں۔

(امداد المشتاق ص ۱۹۰)

دیوبندی اکابر کے فتوؤں سے حاجی صاحب کا انکار

ہمارے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ اللہ اکبر رحمتِ مجسم تھے۔ کیسا ہی

کوئی بدحال ہو، جس پر ہم کفر کا فتویٰ لگا دیں۔ وہ اس کے فعل کی بھی تاویل فرماتے تھے۔ (امداد المشتاق ص ۱۶۳)

رشید احمد گنگوہی کا اپنے شیخ سے اختلاف

یہ واقعہ ہے کہ حضرت حاجی صاحب کے مشرب اور حضرت مولانا (گنگوہی) کے مسلک میں کسی قدر اختلاف تھا۔ (افاضات الیومیہ ج ۵ ص ۱۷۳)

حاجی امداد اللہ سے مخالف عقائد و نظریات رکھو

حاجی صاحب کا ارشاد: جب مثنوی شریف ختم ہو گئی، بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جاوے گی، گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی۔ اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں۔ ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ ناجائز و شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں۔ اس میں کیا خرابی ہے۔ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو اُن عوارض کو دور کرنا چاہیے، نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔ ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولود شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر اس سردار عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا؟ (امداد المشتاق ص ۸۸، شمائم امدادیہ ص ۶۸)

اشرف علی دیوبندی کا انکار

اقول: یہ حضرت (حاجی صاحب) رحمۃ اللہ علیہ کی اجتہادی تحقیق ہے۔ فقہ حنفی میں اس میں تفصیل ہے کہاس عمل کی مطلوبیت بالذات کے وقت تو یہی حکم

ہے، ورنہ صون عوام کے لیے اصل سے بھی منع کر دیا جائے گا۔ آگے تعریفات اسی تحقیق اجتہادی پر ہیں۔ جس میں تفصیل مذکور کا قائل متفق نہ ہوگا۔ مگر چونکہ حضرت کا اجتہاد بعض علماء کے موافق ہے اس لیے حضرت کو معذور رکھا جائے گا۔

(امداد المشتاق ص ۷۹)

نوٹ: غور کیجئے کہ اشرف علی نے کس قدر چالاکی سے حاجی صاحب کے اعتقاد اور فرمان کی تردید کی ہے۔ یہی اشرف علی حاجی صاحب کو فقیہ، مفسر، محدث کہتا ہے اور یہاں اپنی بد اعتقادی پر ضد کر کے حاجی صاحب کو فقہ حنفی کی تفصیل سے جاہل مانا اور حاجی صاحب کے اعتقاد کو جمہور اہل اسلام کے خلاف ثابت کیا، مگر یاد رہے کہ تھانوی جن کو بعض علماء کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے وہی جمہور اہل اسلام ہیں مگر کنوئیں کا مینڈک اپنی ہی دنیا کو بڑا تصور کرتا ہے۔ یہی تھانوی کا حال ہے کہ دیوبندیوں کے علاوہ سب پر بعض علماء ہونے کا فتویٰ صادر کیا۔

؎ الجھا ہے پاؤں یار کا زُلفِ دراز میں

دیوبندی اکابر کا اپنے پیر و مرشد سے ہمیشہ اختلاف رہا

البتہ یہ امر کہ اکثر مواقع میں یہ مفاسد موجود ہیں یا نہیں اس میں حضرت (حاجی صاحب) اور علمائے (دیوبند) کا اختلاف رہا۔ (بوادر النوادر ص ۱۹۸)

دیوبندی اکابر کی تحریروں سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی مخالفت

سوال: میری نظر سے ایک تحریر مولوی احمد حسن صاحب کانپوری (خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب) کی گزری ہے جس میں رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ (مصنفہ حاجی صاحب) کی بابت یہ الفاظ تحریر تھے۔ ہفت مسئلہ میں جو ضمیمہ (اشرف علی کی طرف سے) لگایا گیا ہے اس کی عدم رضا حضرت کی طرف سے ثابت ہے۔ مولوی محمد شفیع صاحب سے بتاکید آپ نے فرمایا کہ اشتہار دو اس امر کا کہ ضمیمہ ہمارے خلاف ہے۔

جواب...... : ممکن ہے، کہ حضرت کی خدمت میں ضمیمہ اس طرح اور ایسے عنوان سے پیش کیا گیا ہو کہ حضرت کو مظنہ انکار نفس اعمال یا مع القیود المباحہ بلا لزوم المفاسد کا ہو گیا ہو۔ اس بنا پر اظہارِ مخالفت مانعین کو مضر نہیں ہے۔ (بوادر النوادر، ص ۲۰۰، ص ۲۰۳)

اس سے معلوم ہوا کہ فیصلہ ہفت مسئلہ کے ساتھ جو اشرف علی تھانوی نے ضمیمہ لکھا اس سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بیزار تھے۔

دیوبندی اکابر کے ہاں اپنے پیر و مرشد کے عقائد کفریہ اور شرکیہ

حضرت حاجی صاحب کے خلفاء میں باعتبار اختلاف بعض معتقدات و معمولات معلومہ کے دو فریق ہیں اور ہر فریق علماء کا ہے۔ جن میں ایک فریق مولوی احمد حسن صاحب کانپوری اور شاہ عبدالحق مہاجر مکی، مولوی عبدالسمیع صاحب میرٹھی وغیرہ کا ہے، جن کے معتقدات و معمولات مثل حضرت حاجی صاحب و دیگر معتقدین صوفیہ کرام پیشوایانِ سلسلہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ ہیں اور دوسرا فریق مولوی رشید احمد صاحب، و مولوی اشرف علی صاحب و مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم وغیرہ کا ہے جو اِن معتقدات و معمولات کو بدعت و ضلالت بلکہ اس سے بھی زیادہ بدتر کہتے ہیں کہ نوبت بشرک و کفر پہنچاتے ہیں۔

(خط دیوبندی مندرجہ بوادر النوادر اشرف علی ص ۱۹۷، و مندرجہ کتاب ثلج الصدور تھانوی ص ۲۰۴)

حاجی صاحب کی غلط تحقیق

(حاجی صاحب نے) یہ سمجھ کر کہ لوگ ان مفاسد سے بچتے ہوں گے؟ یا بچ جاویں گے۔ اجازت دے دی، سو یہ اختلاف فی الواقع مسئلہ میں اختلاف نہ ہوا، بلکہ ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے۔ (معاذ اللہ) (بوادر النوادر، اشرف علی مطبوعہ دیوبند، ص ۱۹۷)

مشرک سے بیعت کہاں جائز؟

تم اس کو شرک سمجھتے ہو تو پھر مشرک سے بیعت ہونا کہاں جائز ہے؟

(افاضات الیومیہ' ج ۸ ص ۱۹۰)

دیوبندی اکابر کا اپنے شیخ کے رسالہ سے سلوک بد

دیوبندی مولوی قاضی مظہر حسین لکھتے ہیں' کہ

شیخ العرب والعجم (حسین احمد مدنی) سے کسی نے حضرت حاجی صاحب کے رسالے فیصلہ ہفت مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب دیا کہ یہ رسالے حضرت گنگوہی کی خدمت میں بھیجے گئے تھے۔ آپ نے مطالعہ کے بعد فرمایا: اچھا ہے چولہے جلانے کے کام آئے گا پھر اس کو جلوا دیا۔

(ماہنامہ حق چار یار لاہور ستمبر' اکتوبر ۱۹۹۶ء ص ۲۷)

دیوبندی مولوی حسین احمد مدنی کے مکتوبات میں بھی اس واقعہ کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ج ۳ مکتوب نمبر ۳)

دیوبندی مولوی قاری محمد طیب نے گنگوہی کے مذکورہ بالا واقعہ کو ان الفاظ سے بیان کیا ہے کہ رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ

اسے حمام میں جھونک دو۔

(مجالس حکیم الاسلام ص ۱۴۸ طبع ملتان تجلیات صفدر ج ۱ ص ۶-۴۵۵)

قاضی مظہر حسین دیوبندی نے مکتوبات و مجالس کے دونوں حوالہ جات کو نقل کیا ہے۔ (ماہنامہ حق چار یار لاہور' ستمبر' اکتوبر ۱۹۹۶ء ص ۲۸)

مجاہد ملت مولانا قاضی فضل احمد لدھیانوی صاحب نے بھی اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ (انوار آفتاب صداقت ج ۱ ص ۵۲۸)

ماخذ ومراجع

۱ قرآن مجید
۲ ردالمحتار
۳ مدارج النبوۃ
۴ حسام الحرمین
۵ حدائق بخشش
۶ انوار آفتاب صداقت
۷ فریاد المسلمین
۸ صمصام قادری
۹ الصوارم الہندیہ
۱۰ موت کا پیغام
۱۱ ماہنامہ کنز الایمان ختم نبوت نمبر
۱۲ التحقیقات
۱۳ رپورٹ تحقیقاتی عدالت
۱۴ مناظرہ بریلی
۱۵ انوار رضا
۱۶ تقدیس الوکیل
۱۷ بوارق اللمعہ
۱۸ التبشیر

١٩	التبشیر پر اعتراضات کے جوابات	
٢٠	التنویر	
٢١	جاء الحق	
٢٢	برق آسمانی	
٢٣	تاریخ محاسبہ تقویۃ الایمان	
٢٤	راد المہند	
٢٥	تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء	

کتب دیوبندیہ ووہابیہ:

٢٦	کلیات امدادیہ	حاجی امداداللہ مہاجر مکی
٢٧	فیصلہ ہفت مسئلہ	// //
٢٨	شمائم امدادیہ	// //
٢٩	امداد المشتاق	اشرف علی تھانوی
٣٠	قصص الاکابر	// //
٣١	حفظ الایمان	// //
٣٢	بسط البنان	// //
٣٣	ارواحِ ثلاثہ	// //
٣٤	بوادر النوادر	// //
٣٥	بہشتی زیور	// //
٣٦	امداد الفتاویٰ	// //
٣٧	ملفوظات کمالات اشرفیہ	// //
٣٨	افاضات الیومیہ	// //
٣٩	حوادث الفتاویٰ	// //
٤٠	الکلام الحسن	// //

٤١	اشرف اللطائف	اشرف علی تھانوی
٤٢	نشر الطیب	// //
٤٣	اصلاحی نصاب	// //
٤٤	مزید المجید	// //
٤٥	تعلیم الدین	// //
٤٦	شجرہ	// //
٤٧	اصدق الرؤیاء	// //
٤٨	الخطوب المذیبہ	// //
٤٩	ملفوظات حکیم الامت جلد ١١	// //
٥٠	ملفوظات حکیم الامت جلد ١٥	// //
٥١	حسن العزیز	// //
٥٢	احکام اسلام عقل کی نظر میں	// //
٥٣	القطائف من اللطائف	// //
٥٤	ہفت اختر	// //
٥٥	اشرف التنبیہ	// //
٥٦	مواعظ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	// //
٥٧	مجالس حکیم الامت	مفتی محمد شفیع
٥٨	وحدت امت	// //
٥٩	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند	// //
٦٠	اشرف السوانح	عزیز الحسن مجذوب
٦١	اشرف المعمولات	// //
٦٢	کشکول مجذوب	// //
٦٣	حکیم الامت	عبدالماجد دریا آبادی
٦٤	سچی باتیں	// //

نمبر	کتاب	مصنف
۶۵	اشرف الافادات	عبدالاحد مدسورتی
۶۶	حضرت تھانوی کے حیرت انگیز واقعات	// //
۶۷	ترجمۃ القرآن	احمد علی لاہوری
۶۸	ترجمۃ القرآن	اشرف علی تھانوی
۶۹	ترجمۃ القرآن	محمود الحسن
۷۰	ترجمۃ القرآن	عبدالماجد دریا آبادی
۷۱	تفسیر عثمانی	شبیر احمد عثمانی
۷۲	تفسیر بے نظیر	حسین علی واں بھچراں
۷۳	فتاویٰ رشیدیہ	رشید احمد گنگوہی
۷۴	امداد السلوک	// //
۷۵	سبیل الرشاد	// //
۷۶	تالیفات رشیدیہ	// //
۷۷	تقویۃ الایمان	اسماعیل دہلوی
۷۸	صراط مستقیم فارسی	// //
۷۹	صراط مستقیم اردو	// //
۸۰	ایضاح الحق الصریح	// //
۸۱	منصب امامت	// //
۸۲	یک روزہ	// //
۸۳	امداد الفتاویٰ	// //
۸۴	تذکیر الاخوان	// //
۸۵	تحذیر الناس	قاسم نانوتوی
۸۶	انوار النجوم	// //
۸۷	آب حیات	// //
۸۸	تصفیۃ العقائد	// //

نمبر	کتاب	مصنف
۸۹	افادات قاسمی	قاسم نانوتوی
۹۰	مباحثہ شاہجہان پور	// //
۹۱	تذکرۃ الرشید	عاشق الٰہی میرٹھی
۹۲	تذکرۃ الخلیل	// //
۹۳	المہند علی المفند	خلیل احمد انبیٹھوی
۹۴	براہین قاطعہ	// //
۹۵	فتوحات نعمانیہ	منظور احمد نعمانی
۹۶	فیصلہ کن مناظرہ	// //
۹۷	شیخ محمد بن عبدالوہاب اور علمائے حق	// //
۹۸	صحبتے با اولیاء	تقی الدین مظاہری
۹۹	سوانح مولانا محمد یوسف	سید محمد حسنی
۱۰۰	ملفوظات طیبات	احمد علی لاہوری
۱۰۱	حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب	// //
۱۰۲	مرد مومن	// //
۱۰۳	انوار ولایت	حاجی لال دین
۱۰۴	مقامات ولایت	// //
۱۰۵	ملفوظات مولانا شاہ محمد الیاس	منظور احمد نعمانی
۱۰۶	تبلیغی جماعت پر عمومی اعتراضات	محمد زکریا
۱۰۷	اکابر کا تقویٰ	// //
۱۰۸	اکابر کا سلوک و احسان	// //
۱۰۹	نقش حیات	حسین احمد مدنی
۱۱۰	شہاب ثاقب	// //
۱۱۱	سلاسل طیبہ	// //

۱۱۲	ملفوظات شیخ الاسلام	حسین احمد مدنی
۱۱۳	وحدت امت	مفتی محمد شفیع
۱۱۴	ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں	// //
۱۱۵	کفر و اسلام کی حقیقت	// //
۱۱۶	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند	// //
۱۱۷	سیف رحمانی	محمد یوسف رحمانی
۱۱۸	آئینہ صداقت	فیروز الدین روحی
۱۱۹	الجہد المقل	محمود الحسن
۱۲۰	مرثیہ	// //
۱۲۱	ایضاح الادلہ	// //
۱۲۲	کلیات شیخ الہند	// //
۱۲۳	بلغۃ الحیران	حسین علی واں بھچراں
۱۲۴	تفسیر بے نظیر	// //
۱۲۵	مسدس	الطاف حسین حالی
۱۲۶	کلیات نظم حالی	// //
۱۲۷	مکاتیب الیاس	ابوالحسن ندوی
۱۲۸	سیرت سید احمد	// //
۱۲۹	مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت	// //
۱۳۰	سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوری	// //
۱۳۱	فیض الباری	انور شاہ کشمیری
۱۳۲	اکفار الملحدین	// //
۱۳۳	تفسیر الہام الرحمٰن	عبید اللہ سندھی
۱۳۴	افادات و ملفوظات مولانا عبید اللہ سندھی	محمد سرور
۱۳۵	مقالات سرسید	اسماعیل پانی پتی

۱۳۶	جواہر القرآن	غلام اللہ خان
۱۳۷	سیرت نبوی	عبدالشکور لکھنوی
۱۳۸	فتح حقانی	// //
۱۳۹	تحفہ لاثانی	// //
۱۴۰	سوانح قاسمی	مناظر احسن گیلانی
۱۴۱	احاطہ دارالعلوم دیوبند میں بیتے ہوئے دن	// //
۱۴۲	سوانح عمری نانوتوی	// //
۱۴۳	باغ جنت	عنایت علی شاہ
۱۴۴	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند	مفتی عزیز الرحمٰن
۱۴۵	عزیز الفتاویٰ	مفتی عزیز الرحمٰن
۱۴۶	تذکرہ مشائخ دیوبند	// //
۱۴۷	اشد العذاب	مرتضیٰ احسن چاند پوری
۱۴۸	علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی	عبدالحق خان بشیر
۱۴۹	دلائل السلوک	اللہ یار خان چکڑالوی
۱۵۰	مبشرات	// //
۱۵۱	سید عطاء اللہ شاہ بخاری	شورش کاشمیری
۱۵۲	الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر	متعدد دیوبندی علماء
۱۵۳	فصل الخطاب	نصیر الدین میرٹھی
۱۵۴	چمنستان	ظفر علی خان
۱۵۵	مولانا احسن نانوتوی	ایوب قادری
۱۵۶	مکالمۃ الصدرین	حفظ الرحمٰن
۱۵۷	خطبہ صدارت	شبیر احمد عثمانی
۱۵۸	رشید ابن رشید	محمد دین بٹ

نمبر	کتاب	مصنف
۱۵۹	امداد الاحکام	ظفر احمد عثمانی
۱۶۰	فتاویٰ قادریہ	محمد لدھیانوی
۱۶۱	خیر الفتاویٰ	خیر محمد جالندھری
۱۶۲	عقائد الاسلام	ادریس کاندھلوی
۱۶۳	کفایت المفتی	مفتی کفایت اللہ دہلوی
۱۶۴	تعلیم الاسلام	// //
۱۶۵	آزاد کی کہانی	عبدالرزاق ملیح آبادی
۱۶۶	ملفوظات آزاد	ابو الکلام آزاد
۱۶۷	یاران کہن	عبدالمجید سالک
۱۶۸	نوازش نامے	// //
۱۶۹	خطبات حکیم الاسلام	قاری محمد طیب
۱۷۰	آفتاب نبوت	// //
۱۷۱	حیات طیبہ	مرزا حیرت دہلوی
۱۷۲	سوانح احمدی	جعفر تھانیسری
۱۷۳	علماء ہند کا شاندار ماضی	محمد میاں
۱۷۴	تذکرہ حسن	وکیل احمد
۱۷۵	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	عبدالصمد صارم
۱۷۶	تجلیات صفدر	امین اوکاڑوی
۱۷۷	حیات شیخ الہند	اصغر حسین
۱۷۸	زلزلہ در زلزلہ	نجم الدین احیائی
۱۷۹	بریلوی مذہب	// //
۱۸۰	چراغ سنت	فردوس قصوری
۱۸۱	طریقۃ الحدید	یحییٰ گوندلوی
۱۸۲	حنفیت و مرزائیت	عبدالغفور اثری

نمبر	کتاب	مصنف
۱۸۳	تحفہ حنفیہ	داؤد ارشد
۱۸۴	امین اوکاڑوی کا تعاقب	زبیر علی زئی
۱۸۵	بیاناتِ جمیل	قاری محمد احمد
۱۸۶	حیرت انگیز کارگزاریاں	فضل الرحمن رشدی

رسائل و اخبارات:

نمبر	رسالہ / اخبار	تاریخ
۱۸۷	ہفت روزہ خدام الدین لاہور	۲۴ مئی ۱۹۶۲ء
۱۸۸	// //	۱۸ ستمبر ۱۹۶۲ء
۱۸۹	// //	۴ جولائی ۱۹۸۰ء
۱۹۰	// //	۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء
۱۹۱	// //	۸ نومبر ۱۹۷۴ء
۱۹۲	شیخ الاسلام حسین مدنی نمبر	
۱۹۳	ماہنامہ القاسم دیوبند	محرم ۱۳۳۱ھ
۱۹۴	ماہنامہ الامداد تھانہ بھون	ماہ صفر المظفر ۱۳۳۵ھ
۱۹۵	// //	ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ
۱۹۶	ماہنامہ تجلی دیوبند	ماہ اپریل ۱۹۵۶ء
۱۹۷	// //	نقد و نظر نمبر
۱۹۸	// //	ماہ جنوری ۱۹۵۷ء
۱۹۹	// //	نومبر ۱۹۶۲ء
۲۰۰	ہفت روزہ الہلال کلکتہ	۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء
۲۰۱	// //	۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء
۲۰۲	ماہنامہ البلاغ کراچی	ماہ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ
۲۰۳	ماہنامہ فاران کراچی	ماہ نومبر ۱۹۵۳ء
۲۰۴	ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور	ماہ فروری ۱۹۹۶ء

۲۰۵	ماہنامہ شوٹائم کراچی	ماہ اپریل ۱۹۸۸ء
۲۰۶	ماہنامہ الھدیٰ	ماہ رجب ۱۳۲۸ء
۲۰۷	ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور	۱۷ جون ۱۹۶۶ء
۲۰۸	ماہنامہ الدعوۃ الی اللہ' لاہور	دسمبر ۲۰۰۵ء
۲۰۹	ہفت روزہ شہاب لاہور	۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء
۲۱۰	// //	۲۱ مئی ۱۹۷۰ء
۲۱۱	روزنامہ نوائے وقت لاہور	۷ اگست ۱۹۷۶ء
۲۱۲	// //	۲۶ مارچ ۱۹۸۰ء
۲۱۳	// //	۲۳ اپریل ۱۹۸۰ء
۲۱۴	// //	۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء
۲۱۵	// //	۲۱ جون ۱۹۷۶ء
۲۱۶	// //	۴ مارچ ۱۹۹۴ء
۲۱۷	روزنامہ مشرق لاہور	۲۳ اپریل ۱۹۸۰ء
۲۱۸	روزنامہ جنگ کراچی ٭	۱۳ اپریل ۱۹۸۰ء
۲۱۹	روزنامہ امروز لاہور	۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء
۲۲۰	روزنامہ آفتاب ملتان	۳ نومبر ۱۹۸۴ء
۲۲۱	روزنامہ انجام کراچی	۲۰ اگست ۱۹۵۷ء
۲۲۲	روزنامہ کوہستان ملتان	۲۹ نومبر ۱۹۶۸ء
۲۲۳	روزنامہ جنگ لاہور	۲۸ جولائی ۲۰۰۷ء
۲۲۴	روزنامہ انقلاب لاہور	۲۶ جولائی ۲۰۰۷ء
۲۲۵	روزنامہ ایکسپریس' لاہور	۳۱ مارچ ۲۰۰۷ء

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
بیس ۲۰ تراویح
دارالغوثیہ سمندری شریف
شیعہ کے ۲۲ سوالات کا
تحقیقی محاسبہ
دارالغوثیہ سمندری شریف
وہابیت کے بطلان کا
انکشاف
دارالغوثیہ
دارالغوثیہ سمندری شریف